المِنهَاجُ السَّوِيّ

مِنَ

الحَدِيثِ النَّبَوِيّ

تالیف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تخریج

حافظ ظہیر احمد الاسنادی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.minhaj.org - www.minhaj.biz

نام کتاب	:	الْمِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی
نظرِ ثانی	:	مفتی عبد القیوم خان ہزاروی، محمد فاروق رانا
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اپریل 2005ء (1,100)
اِشاعتِ دُوم	:	جون 2005ء (1,100)
اِشاعتِ سوم	:	اکتوبر 2005ء (1,100)
اِشاعتِ چہارم	:	دسمبر 2005ء (2,200)
اِشاعتِ پنجم	:	مارچ 2006ء (1,100)
اِشاعتِ ششم	:	جون 2006ء (1,100)
اِشاعتِ ہفتم	:	ستمبر 2006ء (1,100)
اِشاعتِ ہشتم	:	نومبر 2006ء (3,300)
اِشاعتِ نہم	:	مارچ 2007ء
تعداد	:	2,200
قیمت پیکجز کاغذ	:	-/610 روپے

ISBN 969-32-0565-0

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

نام کتاب	:	المِنهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق وتخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی
نظرِ ثانی	:	مفتی عبد القیوم خان ہزاروی، محمد فاروق رانا
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اپریل 2005ء (1,100)
اِشاعتِ دُوُم	:	جون 2005ء (1,100)
اِشاعتِ سوم	:	اکتوبر 2005ء (1,100)
اِشاعتِ چہارم	:	دسمبر 2005ء (2,200)
اِشاعتِ پنجم	:	مارچ 2006ء (1,100)
اِشاعتِ ششم	:	جون 2006ء (1,100)
اِشاعتِ ہفتم	:	ستمبر 2006ء (1,100)
اِشاعتِ ہشتم	:	نومبر 2006ء (3,300)
اِشاعتِ نہم	:	مارچ 2007ء
تعداد	:	2,200
قیمت آرٹ پیپر	:	-/850 روپے

ISBN 969-32-0565-0

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

مَولَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلٰى حَبِيبِكَ خَيرِ الْخَلقِ كُلِّهِمِ

نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَولِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴾

فہرس

الأبواب والفصول

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٣	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾	٤٤٥
٤	فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ ﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾	٤٥٣
٥	فَصْلٌ فِي الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَ إِنْشَادِهَا ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح اور نعت خوانی کا بیان﴾	٤٦٠
٦	فَصْلٌ فِي فَضْلِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ﴿زیارتِ قبور کی فضیلت کا بیان﴾	٤٧٦
٧	فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَاتِ ﴿فوت شدگان کو ثواب پہنچانے کی فضیلت کا بیان﴾	٤٨٠
٩	اَلْبَابُ التَّاسِعُ:	
	عَظْمَةُ الرِّسَالَةِ وَ شَرَفُ الْمُصْطَفَى ﷺ ﴿عظمتِ رسالت اور شرفِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٤٨٩
١	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَجْسَادِهِمْ ﴿انبیاءِ کرام علیہم السلام کا اپنے مزارات میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴾	٤٩٣
٢	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعْرِفَتِهِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ علم اور معرفت کا بیان﴾	٥٠٠

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٢	فَصْلٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿آخری زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾	٧٢٨
٣	فَصْلٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ ﴿اِس اُمت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾	٧٣٥
٤	النَّبِيُّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ ﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾	٧٣٩
٥	فَصْلٌ فِي بَعْثِ الْأَئِمَّةِ الْمُجَدِّدِينَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿اس اُمت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾	٧٤٢
١٣	اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ: الِاعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ ﴿سنتِ نبوی ﷺ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا﴾	٧٤٧
١	فَصْلٌ فِي التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مطہرہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا بیان﴾	٧٥١
٢	فَصْلٌ فِي التَّجَنُّبِ عَنِ الْبُدْعَةِ السَّيِّئَةِ ﴿بُری بدعت سے بچتے رہنے کا بیان﴾	٧٥٧

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٣	فَصْلٌ فِي الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ وَإِثْبَاتِ أَصْلِهَا مِنَ السُّنَّةِ ﴿بدعتِ حسنہ اور سنت سے اس کی اصل کے ثبوت کا بیان﴾	٧٦٢
١٤	اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ:	
	اَلْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْحُقُوْقُ ﴿نیکی، صلہ رحمی اور حقوق﴾	٧٦٩
١	فَصْلٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ ﴿حسنِ اَخلاق کا بیان﴾	٧٧٣
٢	فَصْلٌ فِي ثَوَابِ مَنْ قَضَى حَوَائِجَ النَّاسِ ﴿مشکلات میں لوگوں کے کام آنے پر اجر کا بیان﴾	٧٧٨
٣	فَصْلٌ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ ﴿والدین کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی کا بیان﴾	٧٨٢
٤	فَصْلٌ فِي حُقُوْقِ الْأَكَابِرِ وَالْأَصَاغِرِ ﴿بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق کا بیان﴾	٧٨٧
٥	فَصْلٌ فِي حُقُوْقِ الْأُسْرَةِ وَالْأَوْلَادِ ﴿خاندان اور اولاد کے حقوق کا بیان﴾	٧٩٢
٦	فَصْلٌ فِي جَامِعِ الْحُقُوْقِ ﴿جامع حقوق کا بیان﴾	٧٩٨

تَقْدِيمَاتُ الْعُلَمَاءِ الْعَرَبِ الْأَجِلَّاءِ الْأَفَاضِلِ

﴿علماءِ عرب اور مشائخِ کبار کی تقدیمات﴾

١۔ فضيلة الشيخ الإمام الأكبر الدكتور محمد سيد طنطاوي

(شيخ الأزهر)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الحمد لله الولي المولى، العلي الأعلى، الذي خلق فسوى، والذي قدّر فهدى، والصلاة والسلام على سيدنا محمد، الذي لم ينطق عن الهوى، إن هو إلا وحي يوحى، صلّى الله وسلّم وبارك عليه وعلى آله وصحبه، ومن بسنته اقتدى، وبهديه اهتدى ...... أما بعد:

فقد ناولني الدكتور محمد طاهر القادري كتاب ﴿المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ﴾ لأقدّم له، وقد اطّلعت على الكتاب فوجدت الكاتب قد جمع فيه بعض أحاديث الرسول الكريم ﷺ. جاوز عددها الألف حديث، وصنّفها في أبواب، جمع في كل باب عددًا من الأحاديث المتناسبة مع موضوع الباب، وهكذا، وقد أورد في بعض الأبواب أقوال بعض الصحابة زيادة في الفائدة، واهتم بتخريج ما أورده من الأحاديث في الهامش، وترجم معانيها إلى اللّغة الأردية.

ولا شك أن الكاتب – جزاه الله خيرًا – قد بذل جهدًا كبيرًا في إخراج هذا الكتاب بهذه الصورة المضيئة، ليدلى بدلوه في إحياء سنّة رسول الله ﷺ. وتقديمها في صورة سهلة للعلماء والباحثين و المحبّين.

عزت مآب الامام الاکبر ڈاکٹر محمد سید طنطاوی

(شیخ الأزہر)

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو مالک، نگہبان، اور سب سے بلند ہے، جس نے (کائنات کی ہر چیز کو) پیدا کیا پھر اسے (جملہ تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ) درست توازن دیا اور ہر چیز کے لئے قانون مقرر کیا پھر (اسے اپنے اپنے نظام کے مطابق رہنے اور چلنے کا) راستہ بتایا اور درود و سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے اپنی خواہشِ نفس سے کوئی کلام نہ فرمایا بلکہ جو بھی کلام فرمایا وحی الٰہی سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ درود و سلام اور برکت نازل فرمائے آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہ اور ہر اس شخص پر جس نے آپ ﷺ کی سنت کی اقتداء کی اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت سے ہدایت پکڑی...... **اما بعد!**

محترم ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مجھے تقدیم لکھنے کے لیے اپنی کتاب ''المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ'' ارسال کی۔ میں نے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک ہزار سے زائد احادیث جمع کی ہیں، اور ان کو متفرق ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ہر باب میں اُسی باب سے متعلقہ احادیث ہیں۔ بعض ابواب کے فائدہ میں اضافہ کی غرض سے آثارِ صحابہ و تابعین کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں دی گئی احادیث کے حوالہ جات کی تخریج اور تمام احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ بھی اس کتاب کا خاصہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مؤلف نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے) اس کتاب کو اس دیدہ زیب شکل میں لانے کے لئے محنتِ شاقہ سے کام لیا ہے تاکہ سنتِ رسول ﷺ کے احیاء میں اپنا حصہ ڈال سکیں اور اس کو آسان صورت میں علماء، محققین اور محبین کے لیے پیش کر سکیں۔

وإنني – إذ أقدّم لهذا الكتاب – أدعو الله ﷻ أن يجزي الدكتور محمد طاهر القادري خير الجزاء على ما بذله من جهد، وأن يجعله في ميزان حسناته و أن ينفع به، إنه ولي ذلك والقادر عليه.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

تحريراً في: ٢٩ جمادي الأولى ١٤٢٧هـ

٢٥ من يونية ٢٠٠٦م

الأزهر الشريف
مجمع البحوث الإسلامية
مكتب الأمين العام

شيخ الأزهر

د/ محمد سيد طنطاوي

میں اللہ ﷻ سے دعا گو ہوں کہ وہ ذاتِ حق ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کو اس محنتِ شاقہ پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کی حسنات میں اضافہ کا سبب بنانے کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اس کتاب کے ذریعے نفع عطا فرمائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کا نگہبان اور اس پر قادر ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

الأزهر الشريف	ڈاکٹر محمد سید طنطاوی
مجمع البحوث الإسلامية	شیخ الأزہر (مصر)
مكتب الأمين العام	۲۹ جمادی الأول ۱۴۲۷ھ
	25 جون 2006ء

٢۔ فضيلة الشيخ علي جمعة

(مفتي الديار المصرية)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين وبعد:

فلا يخفى مدى عناية علماء هذه الأمة بحديث النبي ﷺ الذي هو أحد الوحيين، كما في حديث المسند: "ألا إني أوتيت القرآن ومثله معه". فتنوعت تصانيفهم في ذلك في جانبي الرواية والدراية خدمة لهذا الموروث النبوي، بجمعه ونقله، وتمييز صحيحه من سقيمه، والكلام على رجاله ونقلته جرحًا وتعديلاً، وشرح غريبه، وبيان فقهه، وغير ذلك، ولما صُنّفت الدووين لجمع السنّة، تنوّعت أيضًا طريقة العلماء في تصنيفها فمنهم من اشترط الصحة فيما يجمع مرتباً إياه على الأبواب الفقهية كصحيح البخاري، ومنهم من فعل ذلك دون اشتراط الصحة كما فعله أصحاب السنن الأربعة، ومنهم من جمع مروياته مرتبًا إياها على مسانيد الصحابة كالإمام أحمد في مسنده، وغير ذلك من طرق التصنيف المعهودة عندهم.

بعد انتهاء عصر الرواية بوفاة الحافظ أبي بكر البيهقي سنة ٤٥٨ ھ، ازدهرت أنواع أخرى من التصنيف في الحديث من خلال دووين السنة المسندة، فجرّدت طائفة منها أحاديث الأحكام، وطائفة ثانية جمعت منها ما يتعلق بالآداب والزهد والرقائق، وثالثة

عزت مآب الشیخ علی جمعہ

(مفتیِ اَعظم، مصر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردِگار ہے اور درود وسلام ہو تمام رسولوں سے معزز ترین ہستی ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی تمام آل واصحاب پر...... اما بعد!

اس امت کے علماء کا حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے جمع کرنے میں شدتِ اہتمام کا سلیقہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث، وحی کی دو اقسام میں سے ایک پر مشتمل ہیں جیسا کہ مسند کی حدیث میں ہے۔ ’’خبردار مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل (یعنی احادیث) عطا کی گئی ہیں‘‘۔ چنانچہ تنظیم و تدوینِ حدیث اور آئندہ نسلوں تک علم حدیث کو منتقل کرنے کے سلسلے میں اہل اسلام کی طرف سے روایت اور درایت پر مبنی مختلف تصانیف منظر عام پر آئیں اور اخذِ حدیث کا طریقِ کار متنوع ہوتا چلا گیا۔ بعض نے جمع احادیث میں صحت کی شرط عائد کی اور انہیں فقہ کے ابواب کے مطابق جمع کیا جیسے صحیح البخاری، اور ان میں سے بعض نے صحت کی شرط کے بغیر ایسا کیا جیسا کہ اصحابِ سنن اربعہ، جبکہ ان میں سے بعض نے اپنی مرویات کو صحابہ کرام کی مسانید کے مطابق مرتب کیا جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند اور دوسرے طرق تصنیف کے دوران کیا۔

حافظ ابوبکر بیہقی (م ۴۵۸ھ) کی وفات کے ساتھ روایت کا دور ختم ہو گیا اور اس کے بعد احادیث نبوی کی دوسری انواعِ تالیف بھی منظر عام پر آئیں۔ اس دور میں کچھ علماء نے فقط احکام پر مبنی احادیث الگ کیں، کچھ نے آداب، زہد اور رقائق کے

أفردت الأحاديث القدسية، ورابعة تتبعت المتواتر من الحديث، وهكذا.

ومن سمت همته إلى السير على خطى السابقين وخدمة سنّة سيّد الأولين والآخرين صاحب الفضيلة الدكتور محمد طاهر القادري، فسبر كتب السنة وانتقى منها طائفة صالحة من الأحاديث الشريفة مرتبًا إياها على الأبواب المختلفة في العقائد والعبادات، والآداب، والرقاق، والمناقب، والملح الإسنادية كثنائيات الإمام الأعظم وثلاثيات البخاري، وترجم مشكورًا ما جمعه باللغة الأردية لينتفع به أبناء هذه اللغة، ثم ختم كتابه المبارك بذكر أسانيده عن شيوخه إلى دواوين السنة وأئمة العلم كما هي عادة المسندين الكبار من المتأخرين، فهذا جهد مشكور وعمل مبرور نسأل الله تعالى أن يجزي جامعه ومؤلفه خير الجزاء، وينفع به قارئه والناظر فيه، إنه ولي ذلك والقادر عليه، والحمد لله رب العالمين.

علي جمعة

مفتي الديار المصرية

حوالے سے احادیث جمع کیں اور کچھ نے متواتر احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا۔

محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سابقین کے طریق پر چلتے ہوئے سید الاولین والآخرین ﷺ کی احادیث کی خدمت کے لیے کمر ہمت باندھی۔ انہوں نے نہ صرف احادیث کا ذخیرہ کھنگال کر اس میں سے ایک بہترین مجموعہ مرتب کیا بلکہ اسے عقائد، عبادات، آداب، رقائق، مناقب، احادیات و ثنائیات الامام الاعظم رضی اللہ عنہ اور ثلاثیات البخاری رضی اللہ عنہ وغیرہ کی صورت میں احادیث کو مختلف ابواب کی شکل میں مرتب کیا۔ اس کے علاوہ ان تمام احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا تاکہ یہ زبان جاننے والے اس سے کما حقہٗ نفع اٹھا سکیں۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے شیوخ تک اپنی اسانید کا ذکر بھی کیا ہے جیسا کہ متاخرین میں سے بڑے بڑے مسندین (أئمہ) کی عادت ہے۔ بلاشبہ یہ قابلِ تحسین اور مقبول کام ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کتاب کے مؤلف کے حق میں دعا گو ہیں کہ وہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو پڑھنے اور اس میں غور و فکر کرنے والوں کو حقیقی نفع عطا فرمائے۔ بے شک وہ اس کام کا نگہبان اور قادر ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے ہی لیے ہیں۔

علی جمعہ

مفتی اعظم، مصر
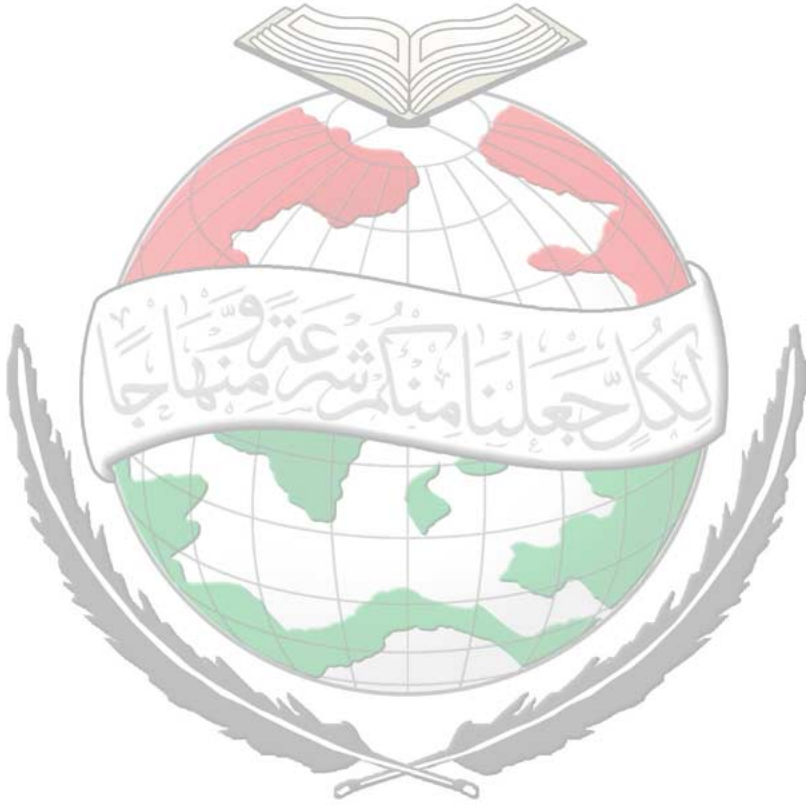
٣۔ فضيلة الشيخ الأستاذ الدكتور أحمد عمر هاشم

(الرئيس السّابق لجامعة الأزهر)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الحمد لله ربّ العالمين والصّلاة والسّلام على أشرف المرسلين، سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين...... أما بعد:

فقد اطّلعت على كتاب ’’المنهاج السّوي من الحديث النّبوي ﷺ‘‘ لمؤلّفه الدكتور محمد طاهر القادري، وهو كتاب عظيم القدر لاشتماله على مجموعة كبيرة من الأحاديث النّبوية الشّريفة الصحيحة التي تخدم الإسلام والمسلمين وتشتمل على أبواب متعدّدة من العقيدة والعبادة والأخلاق وفيه جهد مشكور لمؤلفه الفاضل الذي أسهم به في خدمة أشرف تراث في الوجود، وهو حديث صاحب الحوض المورود، واللواء المعقود، والمقام المحمود سيّد الخلق وشفيعنا وسيّدنا محمّد ﷺ.

ومما لاشكّ فيه أنّ نشر أحاديث النّبي ﷺ فيها خدمة للدين والدنيا، وللعقيدة والعبادة والتشريع والأخلاق.

وهذا الكتاب واحد من الكتب الهامّة التي تخدم الإسلام في أصل أصوله وهو المصدر الثاني للتشريع بعد القرآن وهو السنّة النبويّة الشّريفة على صاحبه أفضل الصّلاة وأتمّ السّلام فجزى الله مؤلف هذا الكتاب الأستاد الدكتور محمّد طاهر القادري رئيس

عزت مآب الشیخ پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم

(سابق وائس چانسلر جامعہ الأزہر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردِگار ہے اور درود و سلام ہو تمام رسولوں سے معزز رسول ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل اور تمام صحابہ کرام پر۔

میں نے ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی کتاب "**المنهاج السوي من الحديث النبوي** ﷺ" کا مطالعہ کیا ہے، بے شک یہ ایک عظیم کتاب ہے۔ اس لئے بھی کہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث کے قابلِ ذکر مجموعہ پر مشتمل ہے اور اس لئے بھی کہ یہ مجموعہ حدیث عقیدہ، عبادات اور اخلاقیات کے متعدد ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کام میں فاضل مؤلف کی کوشش قابلِ تحسین ہے جس کے ذریعہ انہوں نے اس کائنات کے معزز ترین ورثے کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ اور وہ ورثہ حضور نبی اکرم ﷺ صاحب الحوض اور مقام محمود، سید الخلق اور ہمارے شفیع و سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو پھیلانے میں دین و دنیا کی بھلائی، عقیدہ و عبادت کی بہتری اور اخلاق و شریعت کی بہترین خدمت ہے۔

یہ کتاب ان اہم ترین کتابوں میں سے ایک ہے جو اسلام کے اصل الاصول (جو کہ قرآن کے بعد دوسرا مصدر ہے) یعنی سنتِ نبویہ علی صاحبها افضل الصلاة واتم السلام پر مشتمل ہونے کی وجہ سے خدمتِ اسلام کا بڑا ذریعہ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری چانسلر جامعہ منہاج القرآن کو اس محنت شاقہ پر جو انہوں نے اس کتاب کی تیاری میں صرف کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

جامعة منهاج القرآن خير الجزاء على ما بذله من جهود كبيرة فتشكر في خدمة سنّة سيّدنا محمّد ﷺ وأسأل الله تعالى أن يغفر لي وله ولسائر المسلمين وأن ينفع بهذا الكتاب كل قارئ وصلّى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين.

كتبه

أ/د/أحمد عمر هاشم

(مصر)

الأزهر الشريف

مجمع البحوث الإسلامي

ان کی خدمتِ سنت کی یہ سعی ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازی جائے۔ میں اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوں کہ وہ میری، آپ سب کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے، اس کتاب کے ہر قاری کو نفع بخشے اور ہمارے آقا و مولی حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی اہل بیت اَطہار سلام اللہ علیہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود و سلام بھیجے۔

کتبہ

پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم

(مصر)
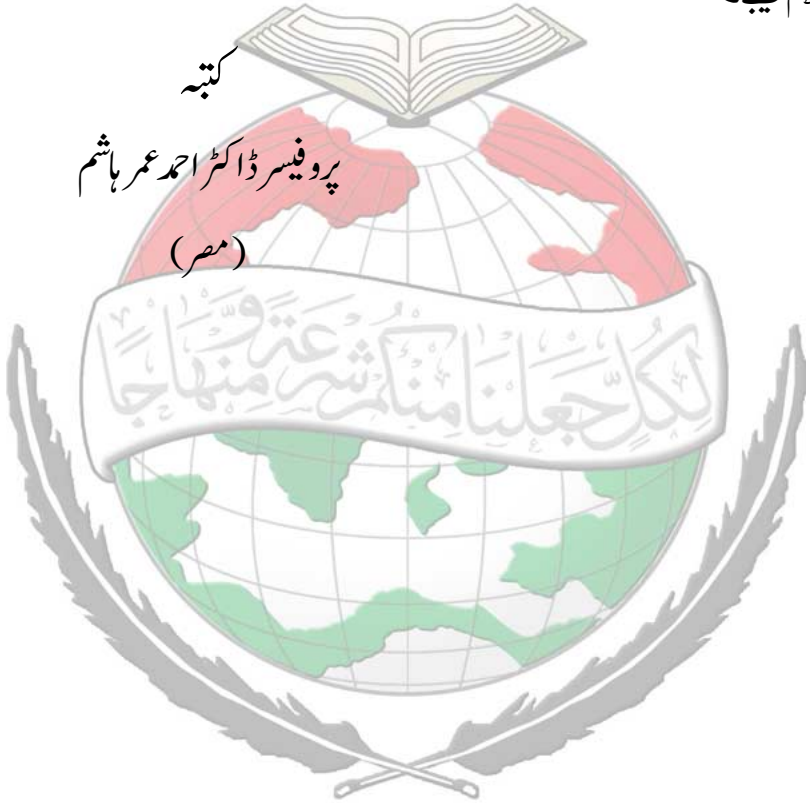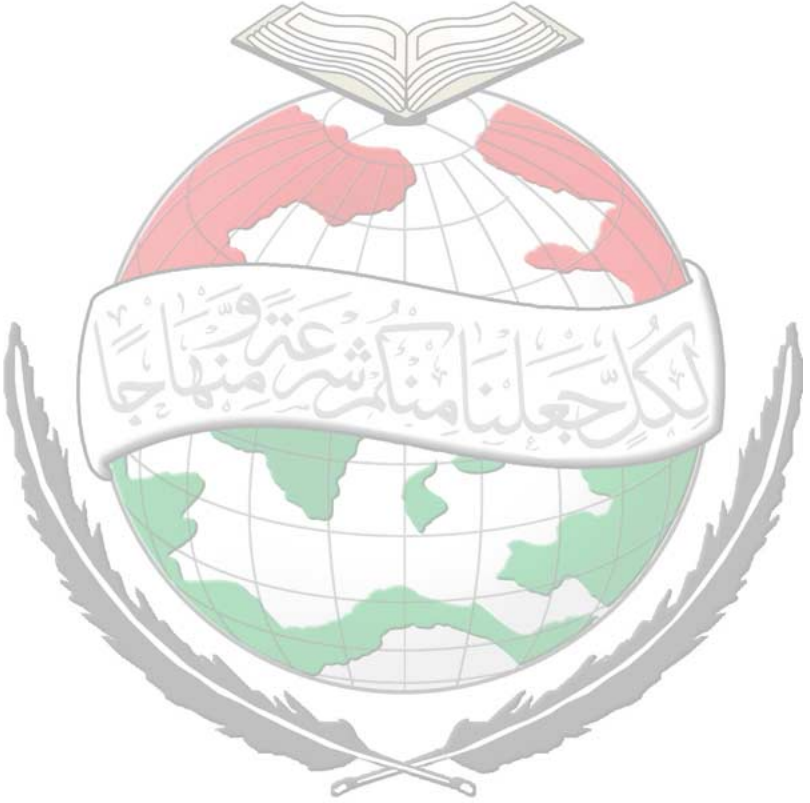
٤۔ فضيلة الشيخ أسعد محمد سعيد الصاغرجي

(مفتي الحنفية بالشام)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

عناية شيخ الإسلام الدكتور محمد طاهر القادري المحترم حفظہ اللّٰہ تعالیٰ

الحمد لله الكبير المتعال الذي شرح صدور أوليائه لذكره وشكره وحسن عبادته، والفضل له وحده الذي وعد بحفظ دينه إلى يوم القيامة بقوله تعالى: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ﴾. والثناء له تعالى أن جعلنا من المنتسبين لهذا النبي الكريم ﷺ ومن أمته التي جعلها خير أمة أخرجت للناس وزيّنها في كل حقبة من الحقب بعلماء عاملين مخلِصين مخلَصين لتكون حجّته على خلقه على الدوام. قال عليه الصلاة والسلام: ’’أمتي كالمطر لا يُدرى أولها خير أم آخرها.‘‘

والصلاة والسلام الأكملان على سيدنا ومولانا محمد شمس المعارف الربّانية ونور أنوار الحقائق العرفانية النائب الأول عن الحق الذي وسع خّلُقه جميع الخلَق ووقفهم على المِحجَّة البيضاء التارك فيهم ما لا يضلوا بعده إن تمسكوا به كتاب الله سبحانه وعِترتَه أهل بيته ﷺ الطيبين الطاهرين.

جمع الله تعالى عليه أئمة هداة رضي الله عنهم ورضوا عنه فكانوا في العالم مصابيح الهدى لمن اهتدى، أحيانا الله تعالى على حُبّهم وحُبّ نبيّه وآل بيته. (آمين).

عزت مآب الشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی

(مفتی اعظم حنفیہ، شام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری حفظہ اللہ تعالیٰ کی نذر

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو بلند ترین مرتبہ کا حامل اور تمام عیوب سے پاک ہے۔ اسی نے اپنے اولیاء کے سینوں کو اپنے ذکر، شکر اور حسنِ عبادت کے لیے کھولا اور تمام عظمت و فضیلت فقط اسی کو زیبا ہے۔ وہی ہے جس نے قیامت تک کے لیے اپنے دین کی حفاظت کا وعدہ ان الفاظ میں فرمایا: ’’بے شک یہ ذکر (یعنی قرآن کریم) ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔‘‘ اور اسی کے لیے ثنا ہے جس نے ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی نسبت عطا کی اور بہترین امت کا فرد بنایا۔ اس امت کو علمائے عاملین سے مُزَیَّب اور اولیائے مخلصین سے مزین کیا تاکہ اس کی مخلوق پر اس کی حجتِ استمراراً پوری ہوتی رہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی لئے فرمایا: ’’میری امت کی مثال بارش (کے قطروں) کی مانند ہے لہٰذا نہیں معلوم اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخری۔‘‘

اس کے بعد کامل ترین درود و سلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، جو معارف الٰہیہ کے آفتاب، انوارِ حقائق کا نور، ذاتِ حق کے نائب اول اور حسنِ اخلاق میں تمام مخلوقات پر فوقیت رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف نسل انسانی کو روشن ترین راہ دکھائی بلکہ اپنے بعد دو ایسی چیزیں بھی چھوڑ کر گئے جن کو تھامے رکھنے سے انسانیت کبھی گمراہ نہیں ہوسکتی اور وہ دو چیزیں ہیں: کتاب اللہ اور آپ ﷺ کی عترت (اہلِ بیت)، جو پاکیزہ ترین ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعوتِ حق کو آگے بڑھانے کے لیے ایسے ائمہ عظام کا تسلسل قائم فرمایا جو تمام طالبان ہدایت کے لیے روشن چراغ تھے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی محبت، اپنے نبی کریم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت پر زندہ (اور قائم و دائم) رکھے۔ (آمین)۔

أما بعد، فإن علم الحديث النبوي من أشرف العلوم قدرًا وأرفعها منزلة وذكرًا حيث يَشرف بشرف معلومه الذي يلي كتاب الله ﷻ ولم لا وهو المبيّن لمجمل القرآن المفصّل لأحكامه وقد هيّأ الله تعالى له على مرّ الدهور والعصور من أعلاهم الله تعالى بجمعه وتصحيحة وضبط حروفه وشواهده كإمام الأئمة البخاري رحمه الله تعلى وغيره من علماء الإسلام الذين سنّوا لمن بعدهم سنّة جمع الأحاديث النبوية منهاجًا سويًا وصراطًا مستقيمًا نالوا به دعوة الحبيب المصطفى نضَّر الله امرءًا سمع مقالتي فوعاها فأداها كما سمعها فربّ مبلَّغ أوعى من سامع.

وقفت على تأليف جليل لمولانا شيخ الإسلام الجهبذ الجَحجاح أوحد زمانه وفريد عصره وأوانه البروفسور العلامة والشيخ الحبر الفهّامة بحر العلوم صاحب التصانيف ومؤلف المؤلفات العارف بالله والدال عليه بالحال والقال العالم العامل عماد الدوحة القادرية الأستاذ الدكتور محمد طاهر القادري الموسوم بـ: "المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ" قد حوى على ما يحتاجه المسلم في بناء نفسه وروحه وسلوكه ومجتمعه وإقامة العلاقة بربه.

نظمه المؤلف في ستة عشر بابًا مع "مختصر الجواهر الباهرة في الأسانيد الطاهرة" و "الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة:"

اما بعد! بے شک حدیث نبوی کا علم قرآنی علوم سے ہم آہنگی کے سبب دیگر تمام علوم سے قدر و منزلت میں افضل ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہی تو قرآنی اجمال کی تفصیل اور قرآنی احکام کی شرح ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں اس علم کی ترویج کے لیے ایسے رجالِ کار پیدا کیے جنہوں نے مختلف ادوار میں اس علم کے نظم و ضبط کے حوالے سے شاندار کارنامے سرانجام دیئے، جن میں امام بخاری و دیگر ائمہ شامل ہیں۔ ان تمام ائمہ اسلام نے اپنے بعد آنے والوں کے لیے احادیث نبوی ﷺ کی جمع و ترتیب کے لیے ایک صراط مستقیم وضع کیا اور اس طرح وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کے مستحق ٹھہرے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میرا فرمان سنا اور اسے اچھی طرح سمجھا اور پھر اسی طرح آگے پہنچایا جس طرح اس نے سنا۔ پس بہت سارے لوگ جنہیں وہ فرمان پہنچایا گیا (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔“

مجھے شیخ الاسلام، علامّہ زماں، فریدِ دوراں، نابغہ عصر، رہنمائے اسرارِ حال و قال، عالم باعمل، عارف باللہ، شوکتِ سلسلۂ قادریہ، صاحب تصانیف کثیرہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بلند پایہ تالیف ”**المنهاج السوي من الحديث النبوي** ﷺ“ دیکھنے کا موقع ملا، یہ کتاب ایسی احادیث پر مشتمل ہے جن سے ہر مسلمان اپنے نفس و روح کی اصلاح، تعمیرِ شخصیت و اصلاح معاشرہ اور اپنے رب کے ساتھ تعلقِ بندگی قائم کرنے میں رہنمائی لے سکتا ہے۔

اس کتاب میں مؤلف نے ”**مختصر الجواهر الباهرة في الأسانيد الطاهرة**“ (ائمہ حدیث وتصوف کے طرق سے مؤلف کی مختصراً متصل اسانید) اور ”**الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة**“ (مقدمۂ اُصولِ حدیث و فروعاتِ عقیدہ) سمیت سولہ (۱۶) اَبواب قائم کیے ہیں (جن کی تفصیل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں)۔

الباب الأول في علامات الإيمان والإسلام والإحسان وحقيقة الإيمان وعلامات المؤمن وأوصافه وعلامات المسلم وأوصافه وعلامات المحسن وأوصافه وعلامات النفاق والمنافق وغيرها.

الباب الثاني في حكم الخوارج والمرتدين والمتنقصين النبي ﷺ.

الباب الثالث في العبادات والمناسک وفي فضل الصلاة المكتوبة وفي السنن والنوافل والصيام وقيام رمضان وفضائل مكة والمدينة وفضل الصدقة على الأقارب.

الباب الرابع في كيفية صلاة النبي ﷺ.

الباب الخامس في صلاة التراويح.

الباب السادس في الدعاء بعد الصلوات المكتوبة.

الباب السابع في الإخلاص والرقائق والزهد في الدنيا والصدق والإخلاص وثواب الحب في الله تعالى وحسن الظن به والبكاء من خشية الله تعالى والقناعة وترک الطمع والتوبة والاستغفار والأذكار والتسبيحات.

الباب الثامن في فضل العلم والأعمال الصالحة وفضل الدعاء وفضل العلم والعلماء وفضل الصلاة والسلام على النبي ﷺ وزيارة القبور وفضل الذكر والذاكرين وفضل قيام الليل وفي المدائح النبوية و إنشادها وفضل إيصال الثواب إلى الأموات.

الباب التاسع في عظمة الرسالة وشرف المصطفى ﷺ وأن الأنبياء أحياء في قبورهم بأجسادهم وأن الأمة تسأل عن مكانة النبي ﷺ في القبور وثواب حبّ النبي ﷺ والتبرّك بآثاره والتوسّل بالنبي ﷺ والصالحين وفي شرف النبوة المحمدية ﷺ.

الباب العاشر في مناقب النبي ﷺ وأهل البيت والخلفاء الراشدين والصحابة الأجلاء والإمام المهدي ومناقب الأئمة الفقهاء والأولياء والصالحين.

الباب الحادي عشر في معجزات النبي ﷺ وكرامات الأولياء والصالحين رضي الله عنهم.

الباب الثاني عشر في فضل آخر الأئمة المحمدية وعدم اجتماعها على ضلالة وبعث المجددين في هذه الأمة وشرف الأمة المحمدية.

الباب الثالث عشر في الاعتصام بالسنّة وتجنّب البدعة السيّئة.

الباب الرابع عشر في البِرّ والصلة والحقوق وبرّ الوالدين وصلة الأرحام.

الباب الخامس عشر في آداب اللقاء وحسن الكلام وحفظ اللسان وآداب المجالس والسفر والطعام والشراب.

الباب السادس عشر في الأحاديات والثنائيات والثلاثيات.

وقد تُوِّجَتِ الأبواب بباب مديح رسول الله ﷺ امتثالاً لأمر الله تعالى وتعزّروه وتوقّروه فجاء بلسمًا لأحباب رسول الله ﷺ الذين لا يفترون عن الصلاة على النبي ﷺ فكان كتابًا جامعًا ما وجدت له نظيرًا إلا ما كان من رياض الصالحين لإمام الأئمة أبي زكريا النووي قدس الله سره الذي ليس له نظير في الدنيا فإنه يشابهه في كثير من أبوابه ويزيد عليها وبخاصة مقدمته الجديدة التي هي الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة فغدا في حلة قشيبة جمعت بين أقواله وأفعاله وأحواله ﷺ وجاء العنوان حاويًا لجميع مضامينه حيث سمّاه المؤلف حفظه الله تعالى وأمدّ في عمره المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ والله أسأل ونبيه الحبيب أتوسّل أن يجعله نبراسًا لكل من أراد الاهتداء لهديه إنه سميع مجيب.

ملاحظة: ما وصفت إلا ما عاينت ولا أزكي على الله أحدًا.

دمشق ٢٤ محرم الحرام ١٤٢٨ أسعد محمد سعيد الصاغرجي

١٢ شباط ٢٠٠٧ خادم العلم الشريف

مندرجہ بالا تمام ابواب کو اللہ تعالیٰ کے امر ''وتعزّروہ وتوقّروہ'' کی پیروی کرتے ہوئے، مدحتِ رسول ﷺ کا تاج پہنایا گیا ہے بایں طور یہ کتاب جہاں عاشقانِ رسول اور آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے والوں کے لیے باعثِ مسرت ہے وہاں ایک جامع مجموعۂ احادیث بھی ہے۔ امام الائمہ ابو زکریا نووی قدس سرہٗ کی ''**رياض الصالحين**'' کے علاوہ اس مرقعِ حدیث کی کوئی اور نظیر مجھے نہیں ملی۔ گو یہ کتاب بہت سارے ابواب میں ریاض الصالحین سے مشابہت رکھتی ہے بلکہ بعض ابحاث کے لحاظ سے اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ خاص طور پر اس کا مقدمہ جو کہ ''**الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة**'' کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کتاب جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے اقوال، افعال و احوال کی جامع ہے اسی طرح اس کا نام بھی اس میں موجود تمام احادیثِ رسول ﷺ کا جامع ہے جس سے مولف (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور انہیں درازی عمر عطا فرمائے) نے اسے موسوم کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے نبی مکرم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو ہر اس شخص کے لیے ہدایت کا چراغ بنائے جو اس کی ہدایت کا طالب ہے۔ بے شک وہ تمام دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

نوٹ: میں نے (کتاب اور صاحبِ کتاب سے متعلق) جو دیکھا ہے وہی بیان کیا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کی صفائی نہیں پیش کرتا۔

اسعد محمد سعید الصاغرجی

خادم العلم الشریف

دمشق ۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

12 فروری 2007ء

مختصر الجواهر الباهرة في الأسانيد الطاهرة

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ تک ائمہ حدیث وتصوف کے طرق سے مؤلف کی مختصراً متصل اسانید

١۔ إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة رضی اللہ عنہ

﴿امام اعظم ابوحنیفہ النعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

٢۔ إسنادي إلى الإمام مالک بن أنس الأصبحي رضی اللہ عنہ

﴿امام مالک بن انس اصبحی رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

٣۔ إسنادي إلى الإمام محمد بن إدريس الشافعي رضی اللہ عنہ

﴿امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

٤۔ إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضی اللہ عنہ

﴿امام احمد بن حنبل الشیبانی رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

٥۔ إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام البخاري رضی اللہ عنہ

﴿امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ تک ''صحیح البخاری'' کی متصل اَسانید﴾

٦۔ إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم رضی اللہ عنہ

﴿امام مسلم بن حجاج قشیری رضی اللہ عنہ تک ''صحیح مسلم'' کی متصل اَسانید﴾

۷۔ **إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود والتّرمذي والنّسائي وابن ماجه رضي الله عنهم**

﴿امام ابوداود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رضی الله عنہم تک ''سنن اربعہ'' کی متصل اَسانید﴾

۸۔ **إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض رضي الله عنه**

﴿قاضی عیاض مالکی رضی الله عنہ تک ''الشفاء'' کی متّصل اَسانید﴾

۹۔ **إسنادي إلى سيّدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه بعلوم التصوّف والطّريقة والمعرفة**

﴿علوم تصوف اور طریقت ومعرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم ابومحمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنہ تک متّصل اَسانید﴾

۱۰۔ **إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي رضي الله عنه**

﴿الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن العربی رضی الله عنہ تک متّصل اَسانید﴾

اَلْحَمْدُ ِللهِ الْوَلِيِّ الْحَمِيْدِ، الْمُتكَفِّلِ بأَرْزَاقِ الْعَبِيْدِ، الْمُتصَرِّفِ فِيْهِمْ بِمَا يُرِيْدُ، وَالْمُخَصِّصِ مِنْهُمْ بِمَا يَزِيْدُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِ نِالَّذِي هَدَانَا إِلَى مَعَارِفِ التَّوْحِيْدِ، وَأَرْشَدَنَا إِلَى رِوَايَةِ قَوْلِهِ السَّعِيْدِ، وَأَمَرَنَا إِلَى مُتَابَعَةِ عَمَلِهِ السَّدِيْدِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَبْعِهِ الَّذِيْنَ جَعَلَهُمُ اللهُ لَنَا الثِّقَاتَ لِإِسْنَادِ الرِّوَايَةِ وَإِبْلَاغِ الدِّيْنِ، لأَنَّ الإِبْلَاغَ وَالإِسْنَادَ مِنْ خُصُوْصِيَاتِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، فَمَا مِنْ أُمَّةٍ مِّنْ أُمَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ كَانَتْ لَهَا هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ الْعِلْمِيَّةُ الرَّفِيْعَةُ تَبْلُغُ دِيْنَهَا بِالإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ بَيْنَ نَبِيِّهَا وَبَيْنَ عُلَمَائِهَا، قَدْ فَضَّلَ اللهُ تَعَالَى بِهَا خَيْرَ أُمَّةٍ وَشَرَّفَ أَئِمَّتَهَا بِآدَابِهَا مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَى الْمُحَدِّثِيْنَ.

وَقَدْ رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا. وفي رواية: سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. رواه الترمذي. وفي رواية: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللَّهُمَّ

ارْحَمْ خُلَفَائِي قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ. رواه الطبراني في الأوسط.

وَقَالَ الْأَئِمَّةُ الْكِبَارُ مِنَ التَّابِعِيْنَ: الإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ، وَلَا يُحَدِّث عَنْ رَسُوْلِ اللهِ إِلَّا الثِّقَاتُ، وَلَوْلَا الإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ، وَأَنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ. أمّا بعد: فيقول أسير ذنبه وراجي عفو ربّه، الدكتور محمد طاهر القادري بن المحدّث المُسنِد الدكتور فريد الدين القادري هَذِهِ أَسَانِيْدِي فِي الْحَدِيْثِ الْمُبَارَكِ وَالسُّنَّةِ النَّبوِيَّةِ الشَّرِيْفَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالَّتِي عَدَدُهَا مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَدًا وَأَذْكُرُ مِنْ بَعْضِهَا شَهَادَةً وَبَرَكَةً بِالاِتِّصَالِ مَعَ الْمَشَائِخِ وَالْأَكَابِرِ، مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَهِيَ مُحَقَّقَةٌ وَمُتَّصِلَةٌ بِطَرِيْقِ الضَّبْطِ وَالتَّسَلْسُلِ وَالاِتِّصَالِ إِلَى أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ الْأَعْلَامِ، وَالْأَشْيَاخِ الْقَادَةِ الْكِرَامِ، وَإِنَّهَا مُوْصِلَةٌ إِلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَكْرَمِ الْخَلْقِ وَأَفْضَلِ الْأَنَامِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَبْعِهِ أَزْكَى الصَّلَاةِ وَأَبْقَى السَّلَامِ.

﴿إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة رضي الله عنه﴾

﴿امام اعظم ابوحنیفہ النعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ تک متّصل اَسانید﴾

أروي **عن** سيّدي الإمام الأعظم أبي حنيفة رضي الله عنه من ثمانية الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي **عن** والدي المحدّث المُسنِد الدكتور فريد الدين القادري الحنفي **عن** الشيخ عبد الهادي الأنصاري اللكنوي و أخيه الأكبر الشيخ عبد الباقي بن علي محمد الأنصاري المحدّث اللكنوي الحنفي **عن** الشيخ أبي الحسنات محمد عبد الحي بن عبد الحليم اللكنوي الحنفي و الشيخ السيّد علي بن ظاهر الوتري الحنفي كلاهما **عن** الشيخ عبد الغني بن أبي سعيد الدهلوي المدني الحنفي **عن** الشيخ عثمان بن محمد الميرغني المكّي الحنفي ومحدث الحجاز الشيخ محمد عابد بن أحمد السندي المدني الحنفي كلاهما **عن** الشيخ يوسف بن محمد المزجاجي الحنفي **عن** أبيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي الحنفي **عن** أبيه الشيخ علاء الدين بن محمد الحنفي **عن** الشيخ حسن بن علي العُجَيمي الحنفي **عن** الشيخ خير الدين بن أحمد بن علي الرملي الحنفي (صاحب الفتاوى الخيرية) **عن** الشيخ محمد بن السراج الحانوتي الحنفي (صاحب الفتاوى) **عن** الشيخ أحمد بن الشلبي الحنفي **عن** الشيخ إبراهيم بن عبد الرحمن

الكركي الحنفي **عن** الشيخ يحيى بن محمد الأقصرائي الحنفي **عن** الشيخ محمد بن محمد البخاري الحنفي **عن** الشيخ حافظ الدين محمد بن محمد بن علي الطاهري الحنفي **عن** صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن محمود البخاري الحنفي **عن** جده تاج الشريعة محمود بن أحمد الحنفي **عن** والده صدر الشريعة أحمد الحنفي **عن** أبي جمال الدين عبيد الله إبراهيم المحبوبي الحنفي **عن** الشيخ محمد بن أبي بكر البخاري عرف بإمام زاده الحنفي **عن** أبي الفضائل شمس الأئمة بكر بن محمد الزَرَنْجَري الحنفي **عن** شمس الأئمة أبي بكر محمد بن أبي سهل السرخسي (صاحب المبسوط) **عن** شمس الأئمة عبد العزيز أحمد الحلوائي الحنفي **عن** أبي علي الخضر بن علي النسفي الحنفي **عن** أبي بكر محمد بن فضل البخاري الحنفي **عن** الأستاذ عبد الله بن محمد الحارث الحنفي **عن** أبي حفص الصغير محمد الحنفي **عن** أبيه أبي حفص الكبير أحمد بن حفص البخاري الحنفي **عن** الإمام محمد بن حسن الشيباني الحنفي **عن الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت** رضي الله عنه (٨٠ـ١٥٠هـ).

وَقَالَ أَبُوحَنِيفَةَ رضي الله عنه: **سَمِعْتُ** أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ.(١)

وَأَيْضًا قَالَ أَبُوحَنِيفَةَ رضي الله عنه: **سَمِعْتُ** عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيسٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ:

(١) مسند الإمام أبي حنيفة.

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ.

وَأَيْضًا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضي الله عنه **سَمِعْتُ** عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ رضي الله عنه **يَقُوْلُ:** **سَمِعْتُ** رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

وَأَيْضًا رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضي الله عنه **عَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه **عَنْ** رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

وَأَيْضًا رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضي الله عنه **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه **عَنْ** رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

﴿إسنادي إلى الإمام مالک بن أنس الأصبحي رضی الله عنه﴾

﴿امام مالک بن انس اصبحی رضی الله عنه تک متصل اَسانید﴾

أروي عن الإمام مالک بن أنس الأصبحي رضی الله عنه من ثمانية الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و أحد منها: **أروي عن** السيّد محمد بن علوي المالكي المكّي **عن** أبيه الإمام علوي بن عباس المالكي المكّي **عن** أبيه الإمام عباس بن عبد العزيز المالكي المكّي **عن** محمد عابد المالكي الأزهرى **عن** السيد أحمد بن زيني دحلان **عن** عثمان بن حسن الدمياطي **عن** الإمام محمد الأمير الكبير المصري **عن** علي بن محمد العربي السقاط **عن** الشيخ محمد الزرقاني (شارح الموطأ) **عن** أبيه الشيخ عبد الباقي **عن** الشيخ علي الأجهوري **عن** الشيخ محمد بن أحمد الرملي **عن** القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني **عن** الشيخ نجم الدين محمد بن علي البالسي **عن** محمد بن علي المكفي **عن** محمد بن الدلاصي **عن** عبد العزيز بن عبد الوهاب الطرطوشي **عن** سليمان بن خلف الباجي **عن** يونس بن عبد الله بن مغيث **عن** أبي عيسي يحيى بن يحيى **عن** عم أبيه عبيد الله بن يحيى **عن** أبيه الإمام يحيى بن يحيى الليثي الأندلسي **عن إمام دار الهجرة الإمام مالک بن أنس الأصبحي** (٩٣-١٧٩ﻫ) قدس الله سره العزيز.

﴿إسنادي إلى الإمام محمد بن إدريس الشافعي رضي الله عنه﴾

﴿امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

أروي **عن** الإمام محمد بن إدريس الشافعي رضي الله عنه من **عدة** الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و منها: أروي **عن** الشيخ علوي بن عباس المالكي المكّي **عن** محدّث الحرمين عمر بن حمدان المحرسي **عن** الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي **عن** الشيخ أحمد بن زيني دحلان **عن** الشيخ عثمان بن حسن الدمياطي **عن** الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد الأمير الكبير المصري **عن** الشيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري **عن** الشيخ محمد بن عقيلة المكّي **عن** الشيخ حسن بن علي العُجَيمي **عن** الشيخ صفي الدين أحمد بن محمد القشاشي المدني **عن** الشيخ شمس الدين محمد بن أحمد الرملي **عن** الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** الصلاح بن أبي عمر المقدسي **عن** فخر الدين على بن أحمد البخاري **عن** القاضي أبي المكارم أحمد بن محمد اللبان و أبي جعفر محمد بن أحمد الصيدلاني كلاهما **عن** أبي علي الحسن بن أحمد الحداد **عن** الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني **عن** أبي العباس

محمد بن يعقوب الأصم عن الربيع بن سليمان المرادي عن الإمام أبي عبد الله محمد بن إدريس الشافعي رضي الله عنه (١٥٠-٢٠٤هـ).

﴿إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه﴾

﴿امام احمد بن حنبل الشیبانی رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

أروي **عن** الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه من **عدة الأسانيد** المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و منها: أروي **عن** الشيخ علوي بن عباس المالكي **عن** محدّث الحرمين عمر بن حمدان المحرسي **عن** الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي **عن** الشيخ أحمد بن زيني دحلان **عن** الشيخ عثمان بن حسن الدمياطي **عن** الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد الأمير الكبير المصري **عن** الشيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري **عن** الشيخ محمد بن عقيلة المكّي **عن** الشيخ حسن بن علي العُجَيْمي **عن** الشيخ صفي الدين أحمد بن محمد القشاشي المدني **عن** الشيخ شمس الدين بن أحمد الرملي **عن** الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** الشيخ الصلاح بن أبي عمر المقدسي **عن** الشيخ فخر الدين علي بن أحمد البخاري **عن** الشيخ أبي علي حنبل بن عبد الله بن الفرج المكبر **عن** أبي القاسم هبة الله بن محمد بن عبد الواحد الشيباني **عن** أبي علي الحسن بن علي التميمي **عن** أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القَطِيعي **عن** عبد الله بن أحمد بن حنبل **عن** أبيه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضي الله عنه (١٦٤-٢٤١هـ).

﴿إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام البخاري رضي الله عنه﴾

﴿امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ تک ''صحیح البخاری'' کی متصل اَسانید﴾

أروي الجامع الصحيح للإمام البخاري رضي الله عنه من خمسين سندًا متصلًا وطريقًا موصلًا إليه، و أحد منها: أروي **عن** الشيخ علوي بن عباس المالكي المكّي **عن** الشيخ أحمد بن الملاّ صالح السويدي البغدادي **عن** الحافظ السيّد محمد مرتضٰى الزبيدي الحسيني **عن** الشيخ محمد بن سنّة الفلاني **عن** الشيخ أحمد بن محمد العَجِل اليمني (عاش ١٤٧ سنة) **عن** الشيخ المعمّر قطب الدين محمد بن أحمد النهروالي **عن** الشيخ أبي الفتوح الطاووسي **عن** الشيخ المعمّر يوسف الهروي (عاش ٣٠٠ سنة) **عن** الشيخ محمد بن شاذ بخت الفارسي الفرغاني (عاش ١٣٠ سنة) **عن** الشيخ أبي لقمان يحيى بن عمار بن مقبل بن شاهان الختلاني (عاش ١٤٣ سنة) **عن** الإمام أبي عبد الله محمد بن يوسف الفربري **عن الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري** (١٩٤-٢٥٦هـ) قدس الله سره العزيز.

﴿وهذا أعلى سند في العلو والغرابة بغاية القرب من رسول الله ﷺ يوجد الآن في الدنيا إلى الجامع الصحيح، لأنه بيني وبين الإمام البخاري إحدى عشرة واسطةً وجاءت الرواية في هذا السند بالإجازة الخاصة مشافعة و بالإجازة العامّة لأهل العصر﴾.

فإنّ بين الإمام البخاري وبين النّبي ﷺ ثلاث واسطاتٍ باعتبار الثلاثيات:

كما روى البخاري قال: **حَدَّثَنَا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه قَالَ: **سَمِعْتُ النَّبِيَّ** ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (۱)

وأيضا قال البخاري: **حَدَّثَنَا** أَبُوعَاصِمٍ الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه **عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ. (۲)

وأيضًا قال البخاري: **حَدَّثَنَا** عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ **حَدَّثَنَا** حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضی الله عنه **عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ. (۳)

فإنّي أتّصل بالنّبي الحبيب المصطفٰی ﷺ عن طريق البخاري بست عشرة واسطة فالحمد لله على ذالک.

---

(۱) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: العلم، باب: إثم من كذب على النّبي ﷺ۔

(۲) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: المظالم، باب: هل تكسر الدِّنان التي فيها الخمر.

(۳) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: المناقب، باب: صفة النّبي ﷺ۔

﴿إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم رضي الله عنه﴾

﴿امام مسلم بن حجاج قشیری رضی اللہ عنہ تک ''صحیح مسلم'' کی متصل اَسانید﴾

أروي الجامع الصحيح للإمام مسلم رضي الله عنه من عشرة الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه و أحد منها: أروي **عن** والدي المحدث المُسنِد الدكتور فريد الدين القادري **عن** الشيخ محمد المكّي بن محمد بن جعفر الكتّاني **عن** الشيخ عمر بن حمدان المحرسي **عن** الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي **عن** والده الشيخ إسماعيل بن زين العابدين البرزنجي **عن** الشيخ صالح بن محمد الفلاني ﴿ ح ﴾ ويروي الوالد **عن** الشيخ عبد الهادي الأنصاري اللكنوي و أخيه الأكبر الشيخ عبد الباقي بن علي محمد الأنصاري المحدّث اللكنوي **عن** صالح بن عبد الله العباسي **عن** محمد بن علي السنوسي **عن** الشيخ صالح بن محمد الفلاني **عن** الشيخ محمد بن سنّة الفلاني **عن** الشريف محمد بن عبد الله الولاتي **عن** محمد بن خليل بن أركماش **عن** الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** أبي محمد عبد الله بن محمد النيسابوري **عن** أبي الفضل سليمان بن حمزة المقدسي **عن** أبي الحسن علي بن الحسين بن علي الهاشمي و أبي الفضل محمد بن ناصر السلامي كلاهما **عن** الحافظ أبي القاسم عبد الرحمن بن محمد بن إسحاق بن منده **عن** الحافظ أبي بكر محمد بن عبد الله الشيباني **عن** الإمام مكّي بن عبدان النيسابوري و الإمام أبي حامد الشرقي كلاهما

عن الإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (٢٠٦۔٢٦١ھ) قدس الله سره العزيز.

فهذا السند معظم العلو والغرابة بغاية الاتّصال لأنّه بيني وبين الإمام مسلم أربع عشرة واسطة وبين الإمام مسلم وبين النّبي ﷺ أربع واسطاتٍ:

كما روى الإمام مسلم عن عبد الله بن مَسلَمة قال **حدثنا** مالك **عن** إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة **عن** أنس بن مالك رضی الله عنه، أن أعرابيا قال: لرسول الله ﷺ متى الساعة؟ قال له رسول الله ﷺ: ما أعددت لها؟ قال: حبّ الله ورسوله ﷺ قال: أنت مع من أحببت.[1]

وأيضًا روى مسلم **عن** حسن بن الربيع وأبي بكر بن أبي شيبة قالا: **حدثنا** أبوالأحوص **عن** سِماک **عن** جابر بن سَمُرة رضی الله عنه **عن** رسول الله ﷺ.[2]

وأيضًا روى مسلم **عن** عون بن سلام الكوفي **عن** زهير **عن** سِماک **عن** جابر بن سَمُرة رضی الله عنه **عن** رسول الله ﷺ.[3]

فإنّي أتّصل بالنّبي الحبيب المصطفٰى ﷺ عن طريق الإمام مسلم بتسع عشرة واسطة فالحمد لله على ذالک.

(١) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب.
(٢) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: الجمعة، باب: تخفيف الصّلاة والخطبة.
(٣) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: الجنائز، باب: ترك الصلاة على القاتل نفسه.

﴿إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود والتّرمذي والنّسائي وابن ماجه ﷺ﴾

﴿امام ابوداود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ ﷺ تک "سنن اربعہ" کی متصل اَسانید﴾

أروي السنن الأربعة للإمام أبي داود والتّرمذي والنّسائي وابن ماجه ﷺ من ثلاثين سندًا متصلًا وطريقًا موصلًا إليهم، ومنها: أروي **عن** الشيخ حسين بن أحمد عسيران **عن** الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني ﴿ح﴾ و أروي **عن** والدي الدكتور فريد الدين القادري **عن** الشيخ محمد المكّي بن محمد الكتّاني **عن** والده الإمام محمد بن جعفر الكتّاني **عن** الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني﴾ **عن** الشيخ إبراهيم بن حسن السقا المصري **عن** الشيخ محمد بن محمود الجزائري **عن** الشيخ علي بن عبد القادر بن الأمين الجزائري **عن** الشيخ الشهاب أحمد بن محمد الجوهري **عن** الإمام عبد الله بن سالم المحدّث البصري **عن** الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي **عن** الشيخ عيسى بن محمد المغربي **عن** الشيخ سالم بن محمد السنهوري **عن** الشيخ النجم محمد بن أحمد الغيطي **عن** شيخ الإسلام القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **بأسانيده** إلى **الإمام أبي داود**

سليمان بن الأشعث السجستاني (٢٠٢-٢٧٥هـ) **والإمام أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي** (٢١٠-٢٧٩هـ) **والإمام أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي** (٢١٥-٣٠٣هـ) **والإمام ابن ماجه القزويني** (٢٠٩-٢٧٣هـ) قدس الله سرّهم العزيز.

﴿ ح ﴾ أروي **عن** أبي البركات السيّد أحمد القادري **عن** إمام الهند الشاه أحمد رضا خان البريلوي ﴿ ح ﴾ **عن** السيّد أحمد سعيد الكاظمي الأمروهي **عن** الشيخ مصطفى رضا خان البريلوي **عن** إمام الهند الشاه أحمد رضا خان البريلوي ﴿ **عن** الشاه آل رسول أحمد المارهروي **عن** الشاه عبد العزيز المحدّث الدهلوي **عن** محدّث الهند الشّاه أحمد ولي الله الدهلوي **عن** الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم الكوراني المدني **عن** أبيه البرهان إبراهيم بن حسن الكوراني المدني **عن** الشيخ أحمد بن محمد القشاشي المالكي المدني **عن** أحمد بن علي الشناوي المصري المدني **عن** شمس الدين محمد بن أحمد الرملي الشافعي **عن** شيخ الإسلام القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **بأسانيده إلى الإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني والإمام أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي والإمام أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي والإمام ابن ماجه القزويني** قدس الله سرهم العزيز.

﴿إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض رضي الله عنه﴾

﴿قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ تک ''الشفاء'' کی متّصل اَسانید﴾

أروي الشفاء للقاضي عياض رضي الله عنه من ستة الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي **عن** والدي الشيخ الدكتور فريد الدين القادري **عن** الشيخ محمد عبد الشكور المهاجر المدني **عن** الشيخ أحمد علي المحدث السهارنفوري **عن** الشيخ محمد إسحاق الدهلوي المكّي **عن** الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوي **عن** أبيه محدث الهند الشاه أحمد ولي الله الدهلوي **عن** الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم الكوراني المدني **عن** أبيه البرهان إبراهيم بن حسن الكوراني المدني ﴿ ح ﴾ أروي **عن** الشيخ حسين بن أحمد عسيران **عن** الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني **عن** محمد أبي الخير عابدين **عن** محمد بن عمر ابن عابدين الشامي (صاحب ردّ المحتار) **عن** الشيخ محمد شاكر العقّاد **عن** الشيخ محمد التافلاتي **عن** الشيخ محمد الحفني **عن** الشيخ محمد البديري **عن** الشيخ إبراهيم بن حسن الكوراني **عن** الشيخ أحمد بن محمد القشاشي المالكي المدني **عن** الشيخ شمس الدين محمد بن أحمد الرملي **عن** الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الشيخ محمد بن علي القاياتي **عن** السراج عمر بن علي بن الملقّن الأنصاري **عن** النجم أبي الفتوح

يوسف بن محمد الدلاصي **عن** الشيخ يحيى بن أحمد بن محمد اللواتي **عن** أبي الحسن يحيى بن محمد الأنصاري الشهير بابن الصانع **عن الإمام القاضي أبي الفضل عياض بن موسى اليحصُبي الأندلسي المالكي** (٤٧٦-٥٤٤هـ) قدس الله سره العزيز.
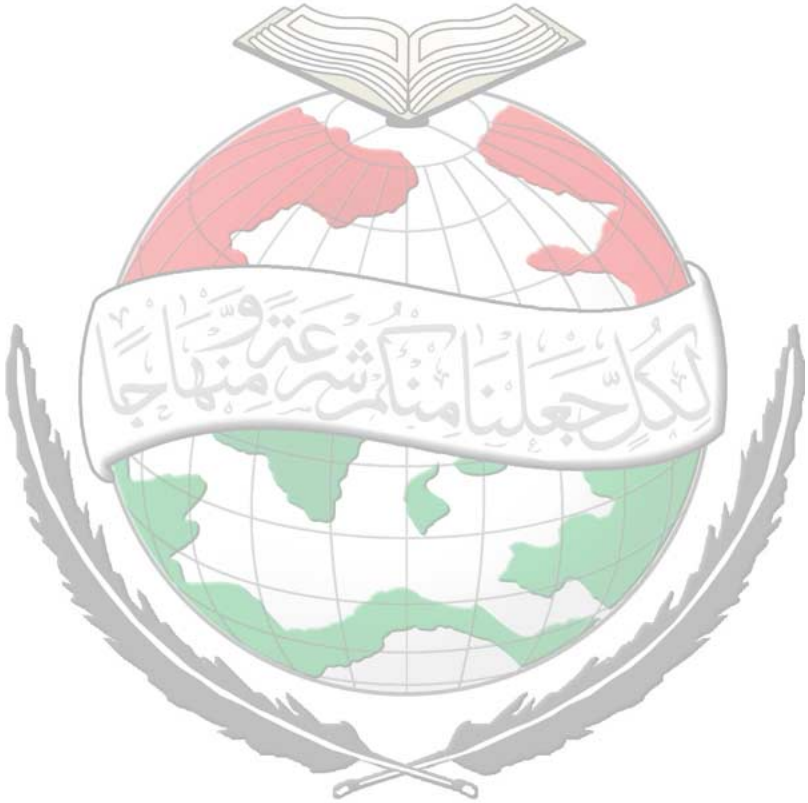
﴿إسنادي إلى سيّدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه بعلوم التصوّف والطّريقة والمعرفة﴾

﴿علوم تصوف اور طریقت ومعرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه تک متّصل اَسانید﴾

أروي **عن** سيّدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه من عدة الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، ومنها: أروي **عن** شيخي وسيّدي طاهر علاء الدين الآفندي الجيلاني البغدادي **عن** النقيب الشيخ السيّد محمود حسام الدين الجيلاني البغدادي **عن** شيخه قطب العارفين السيّد عبد الرحمن المحض النقيب البغدادي **عن** أبيه وشيخه إمام الأولياء السيّد علي بن سلمان النقيب البغدادي **عن** شيخه السيّد عبد القادر الجيلاني **عن** شيخه السيّد أبي بكر الجيلاني **عن** شيخه السيّد إسماعيل الجيلاني **عن** شيخه السيّد عبد الوهاب الجيلاني **عن** شيخه السيّد نور الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد محمد درويش الجيلاني **عن** شيخه السيّد حسام الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد أبي بكر الجيلاني **عن** شيخه السيّد يحيى الجيلاني **عن** شيخه السيّد نور الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد ولي الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد زين الدين الجيلاني **عن**

شيخه السيّد شرف الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد شمس الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد محمد الهتاک الجيلاني **عن** شيخه السيّد عبد العزيز بن الشيخ عبد القادر الجيلاني **عن شيخه سيّدنا الغوث الأعظم الشيخ أبي محمد محي الدين عبد القادر الحسني الحسيني الجيلاني** (٤٧٠-٥٦١هـ) **عن** شيخه السيّد أبي سعيد المبارک المخرمي **عن** شيخه أبي الحسن علي بن محمد القرشي الهنكاري **عن** شيخه أبي الفرج الطرطوسي **عن** شيخه أبي الفضل عبد الواحد التميمي **عن** شيخه أبي بكر الشبلي **عن** شيخه أبي القاسم الجنيد البغدادي **عن** شيخه السَري السَقطي **عن** شيخه معروف الكرخي **عن** شيخه سيّدنا الإمام أبي الحسن علي بن موسى الرضا **عن** شيخه سيّدنا الإمام موسى الكاظم **عن** شيخه سيّدنا الإمام جعفر الصادق **عن** شيخه سيّدنا الإمام محمد الباقر **عن** شيخه سيّدنا الإمام زين العابدين علي الأوسط **عن** شيخه سيّدنا الإمام الحسين بن علي المرتضى **عن** شيخه سيّدنا الإمام أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه و أخذ الشيخ معروف الكرخي أيضًا **عن** شيخه الإمام داود الطائي **عن** شيخه حبيب العجمي **عن** شيخه الإمام حسن البصري **عن** شيخه الإمام سيّدنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: **حدثني** حبيبي وقرة عيني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: **حدثني** جبرئيل عليه السلام قال: **سمعت** ربّ العزة عز وجل يقول: لا إله إلا الله حصني فمن قالها دخل حصني و من دخل حصني أمن من عذابي.(١)

(١) الديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب

إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي رضي الله عنه

الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن العربی رضی اللہ عنہ تک متّصل اَسانید

أروي **عن** الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي رضي الله عنه من ثلاثة الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و أحد منها:

أروي **عن** الشيخ حسين بن أحمد عسيران **عن** الشيخ السيّد أحمد بن محمد السنوسي **عن** والده الشيخ السيّد محمد بن محمد السنوسي **عن** والده قدوة العارفين الشيخ محمد بن علي السنوسي الطرابلسي **عن الشيخ المعمّر السّيد الشريف عبد العزيز الحفيد الحبشي**[1] **عن** الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي رضي الله عنه (٥٦٠-٦٣٨هـ).

(١) إنه عاش من العمر ٥٢٠ سنة وفي روايةٍ أخرى التي ذكرها الشيخ المحدث عبد الحي الكتّاني وحقّقها في كتابه "فهرس الفهارس والأثبات" كانت ولادة الشيخ السيد عبد العزيز الحفيد الحبشي في اليوم الثالث ربيع الأوّل عام ٥٨١هـ وهو عاش سبعمائة سنة إلّا خمس سنين (٦٩٥هـ) و أخذ في بغداد عن الشيخ السيد عبد الرزاق ابن الغوث الأعظم سيّدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه مباشرةً وأخذ أيضًا في دمشق عن الشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي مباشرةً وأخذ في مصر عن الإمام ابن حجر العسقلاني مباشرةً. (☆)

☆ عبد الحي الكتّاني، فهرس الفهارس والأثبات، ٢:٩٢٨

فَإِنِّي قَدْ أُوْصِي كُلَّ مَنِ اقْتَرَأَ وَاكْتَسَبَ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ بِصَلَاحِ النِّيَّةِ وَحِفْظِ الْحُرْمَةِ وَضَبْطِ الْعَمَلِ وَحُسْنِ الْأَدَبِ، فَلْيَتَمَسَّكْ بِالإِخْلَاصِ وَالتَّقْوَى وَصَفَاءِ السِّيْرَةِ وَجَلَاءِ السَّرِيْرَةِ وَلْيَجْتَهِدْ فِي تَصْحِيْحِ التَّوْبَةِ وَتَحْقِيْقِ الْأَوْبَةِ وَلُزُوْمِ الْبَابِ وَالسَّعْيِ فِي كَشْفِ الْحِجَابِ فَإِنِّي أُوْصِيهِ لِيَكُوْنَ لَهُ شَهَادَةً وَتَذْكِرَةً وَنَصِيْحَةً لِتَبْلِيْغِ أَحْكَامِ الدِّيْنِ وَإِعْلَاءِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ وَأَدْعُو اللهَ لَهُ بِجَمِيْعِ مَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ وَأُلَقِّنُهُ بِالإِخْلَاصِ فِي عَقِيْدَةِ التَّوْحِيْدِ وَالرُّسُوْخِ فِي مَحَبَّةِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَتَعْظِيْمِهِ ﷺ وَاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ ﷺ وَنُصْرَةِ دِيْنِهِ ﷺ وَحُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ الْأَطْهَارِ وَإِكْرَامِ الصَّحَابَةِ الْأَخْيَارِ وَمُحَابَّةِ الْأَوْلِيَاءِ وَمُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَأَنْصَحُهُ بِحِمَايَةِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَهِيَ السَّوَادُ الْأَعْظَمُ وَمُجَانَبَةِ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالْغَوَايَةِ وَالتَّمَسُّكِ بِمِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ.

فَالْحَمْدُ ِللهِ عَلَى تَوْفِيْقِهِ وَخِدْمَةِ سُنَّةِ حَبِيْبِهِ ﷺ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْمُصْطَفَى وَعَلَى آلِهِ الْمُرْتَضَى وَصَحْبِهِ الْمُجْتَبَى وَتَبَعِهِ الْمُنْتَقَى الَّذِيْنَ شَرَّفَهُمُ اللهُ بِالْفَضْلِ وَالِاصْطِفَاءِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

الراجي إلى الرّبّ الغفور العلى

والفقير إلى حضرة النّبيّ المصطفى ﷺ

خادم العلم والحديث

الدكتور محمد طاهر القادري

ابن المحدِّث المُسنِد الدكتور فريد الدين القادري

(باكستان)

١ ربیع اوّل ١٤٢٨هـ

الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة

مقدمۂ اُصولِ حدیث و فروعاتِ عقیدہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الأحد الصّمد، الماجد الحميد المتحمّد الّذي لا تحيط به الأفكار ولا تنتهي إليه الأسرار، ولا تدركه البصائر والأبصار، والصّلاة والسّلام على عبده الأعبد وحبيبه الأوحد ورسوله الأمجد وأمينه الأجود سيّدنا ومولانا محمّد ﷺ المرسل الأكمل الأجمل الأفضل الأعظم الأكرم الأسلم الأحلم الأعلم، مصدر الأمر والخلق، ومبدأ الرتق والفتق، ومنبع الجمع والفرق، ومنظر النّور والبرق، هو الّذي أخذ منه ونطق عنه وشهد الله به: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى○﴾ [النجم، ٥٣: ٣-٤].

فقال رسول الله ﷺ: ”ألا إنّي أُعطيت القرآن ومثله معه.“ رواه أحمد وأبوداود والدارمي وابن ماجه عن المقدام بن مَعْدي رضي الله عنه. وروى أبوداود والترمذي عنه: قال رسول الله ﷺ: ”ألا وإنّ ماحرّم رسول الله ﷺ كما حرّم الله.“ وفي رواية ابن ماجه: ”مثل ما حرّم الله.“ فبيّن النّبي ﷺ أنّه قد أعطاه الله تعالى وَحْيَيْنِ، هما: وحي القرآن العظيم و وحي السنّة النبوية، فالقرآن وحي متلوٌ متعبَّد بتلاوته وأمّا السنّة فهي وحي غير متلوٍّ وغير متعبَّد بتلاوته. ولذالک جاء في الحديث النبوي ﷺ بأن الحديث هو من الوحي لأنّه لا يمكن أن يصدر منه ﷺ كالوقائع البشرية كما جاء في الحديث عن أسماء بنت أبي

بكر الصديق رضي الله عنهما: فخطب رسول الله ﷺ الناس، فقال: ''وإنّه قد أوحي إليّ أنّكم تفتنون في القبور، قريباً. أو مثل فتنة المسيح الدجال.'' الحديث بطوله، متفق عليه. وعن عياض بن حمار رضي الله عنه قال: قام فينا رسول الله ﷺ ذات يوم خطيباً، فقال: ''وإنّ الله أوحى إليّ أن تواضعوا، حتى لا يفخر أحد على أحدٍ......'' الحديث، رواه مسلم وعن عائشة رضي الله عنها قالت: ''وقد أوحي إلى رسول الله ﷺ أن يبشرها ببيت لها في الجنّة من قصب......'' الحديث. متفق عليه. وقال الإمام الحسن البصري رضي الله عنه: ''أي قوم خذوا عنّا (سنّة النّبي ﷺ) فإنّكم والله إلا تفعلوا لتضلنّ.'' رواه البيهقي في مدخل الدلائل، وروى الإمام الأوزاعي عن حسان بن عطية قال: ''كان جبريل عليه السلام ينزل على النّبي ﷺ بالسّنّة كما ينزل عليه بالقرآن.'' رواه الدارمي في السنن. وعن الأوزاعي قال: أيوب السختياني: ''إذا حدّثت الرجل بالسّنّة فقال: دعنا من هذا وحدّثنا من القرآن، فاعلم أنّه ضالٌ مضلٌ.'' أخرجه الحاكم والبيهقى والخطيب. وقال الأوزاعى ومكحول ويحي بن أبي كثير وغيرهم: ''القرآن أحوج إلى السّنّة من السّنّة إلى الكتاب، والسّنّة قاضية على الكتاب وليس الكتاب قاضياً على السّنّة.'' رواه الدارمي في السنن.

وصرّح الإمام الشافعي رحمه الله تعالى في كتابيه ''الأم'' و ''الرسالة'' بأنه ما فرض رسول الله ﷺ شيئًا قطّ إلا بوحي، فمن الوحي ما يُتلى، ومنه مايكون وحياً إلى رسول الله ﷺ فيستن به

وقال: فأمر الله تعالى إيّاه وجهان: أحدهما: وحي ينزل، فيتلى على الناس. والثاني: رسالة تأتيه عن الله تعالى، بأن افعل كذا فيفعله......، وكذالک قال الإمام ابن حزم الظاهري رحمه الله تعالیٰ في ''الإحكام'' فصحّ لنا أنّ الوحي من الله ﷻ إلى رسوله ﷺ ينقسم إلى قسمين: أحدهما: وحيٌ متلُوٌّ. والثاني: وحيٌ مرويٌّ، وهما شيء واحد في أنّهما من عند الله تعالى وحكمهما حكمٌ واحدٌ، ونقل الإمام السيوطي عن الإمام أبي المعالي الجُوَيني رحمه الله تعالیٰ قال: كلام الله المنزّل قسمان: قسمٌ: قال الله ﷻ لجبريل علیہ السلام: قل للنّبي أنت مرسلٌ إليه: إن الله تعالى يقول: افعل كذا وأمر بكذا؟ ففهم جبريل ماقاله ربّه، ثم نزل بذلک على النّبي ﷺ ولم تكن تلک الكلمة عبارته، وقسمٌ آخر: قال الله تعالى لجبريل علیہ السلام: اقرأ على النّبي علیہ السلام هذا الكتاب، فنزل جبريل علیہ السلام بكلمة من الله تعالى، من غير تغيير فثبت أنّ جبريل علیہ السلام كان ينزل بالسّنّة كما ينزل بالقرآن، فالقرآن هو رواية كلام الله تعالى لفظاً والسّنّة هي رواية كلام الله تعالى معناً فأمّا المقصود من الأوّل هو التلاوة والتعبّد والمقصود من الثّاني هو الرواية والتنقّل.

فإنّ الوحيين، القرآن والسّنّة، بعضهما مضاف إلى بعضٍ فكلّ واحدٍ من هذين يستلزم الآخر فإثبات القرآن يقتضي إثبات السّنّة وإنكار السّنّة يقتضي إنكار القرآن.

فإنّ هذا الأصول بيّن وثابت من قوله تعالى: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ اِذْ قَالُوْا مَا اَنْزَلَ اللهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ﴾ [الأنعام، ٦:٩١]. هذه

الآية دالّة على أنّه لا يوجد ولا يقبل الاعتراف بقدر الله تعالى ولا بعظمة ألوهيّته قطعاً إلّا بإقرار الرّسالة والنّبوّة. لأنّ الرّسالة والنّبوّة هي واسطةٌ وحيدةٌ ووسيلةٌ فريدةٌ لمعرفة وجوده تعالى وألوهيّته ولتبليغ شريعته إلى عباده ولتشكّل طاعته لأحكامه وأوامره، حيث اجتبى الله ﷻ الرّسل العظام واختارهم للأخذ من الخالق والإيصال إلى الخلق، واصطفاهم للقبول من الخالق والإفضال على الخلق. واختصّهم للعطاء من الخالق والقسم بين الخلق، وشرّفهم بالسّماع من الخالق والرّواية للخلق. وعزّزهم بالوحي من الخالق والهدي للخلق. وأكرمهم بالكتاب من الخالق والسّنّة للخلق.

فلا بدّ أن نؤمن بالله تعالى ونقرّ التّوحيد ونعرف قدر الألوهيّة بواسطة الرّسالة ومعرفة عظمتها وحجيّة أسوتها واتّباع سنّتها كما قال الله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ [الشورى، ٤٢:٥١]. فإنّ هذه الآية صرّحت بأنّ الله تعالى لا يعطى أمره ولا يوصل كلامه مباشرة إلى عالم البشريّة والإنسانيّة إلّا بواسطة النّبوّة والرّسالة.

فإنّه يصطفي من عباده أحدا فيجعله نبـيًا ورسولا ويشرّفه بخطابه وينزل عليه كلامه وهو، أي النّبيّ عليه السلام يخطب الإنسان رسالة عنه تعالى ويكلّم البشر نيابة عنه تعالى ويخبرهم عن أمره ونهيه. فيقرّر الله تعالى خطاب النّبيّ عليه السلام خطابه، وكلام النّبيّ عليه السلام كلامه،

وإخبار النّبيّ ﷺ إخباره، وبيان النّبيّ بيانه، وطاعة النّبيّ ﷺ طاعته، ومعصيّة النّبيّ ﷺ معصيته، وسنّة النّبيّ ﷺ سبيله، واتّباع النّبيّ ﷺ دليله، فأعلنت الملائكة بنفس الأمر كما روى جابر بن عبد الله رضي الله عنهما: ''فمن أطاع محمّدا فقد أطاع الله، ومن عصى محمّدا فقد عصى الله، ومحمّدٌ فرّق بين النّاس.'' أخرجه البخاري.

وقال رسول الله ﷺ، كما روى أبوهريرة رضي الله عنه: ''من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله.'' متفق عليه. وقال الله تعالى: ﴿اَللهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ [الأنعام، ٦:١٢٤]. هذه الآية دلّت على أنّ الرّسالة نعمةٌ عظيمةٌ، ومنزلةٌ رفيعةٌ، ولا يعلم إلّا الله تعالى بمن يُكرمه بهذه المكانة وبمن يجعله محل الرّسالة، لأنّ قول الرّسول ليس كمثل قول أحد من البشر إنّما هو قول من عند الله تعالى كما قال الله عزّ وجلّ: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰیo﴾ [النجم، ٥٣:٣].

❁ وَفِعْلُ الرَّسُوْلِ ليس كمثل فعل أحد من البشر إنّما هو فعل بإذن الله تعالى كما قال الله عزّ وجلّ: ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللهَ رَمٰی﴾ [الأنفال، ٨:١٧].

❁ وَصِرَاطَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل صراط أحد مّن البشر، إنّما هو صراط الله تعالى كما قال الله عزّ وجلّ: ﴿وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّکَ مُسْتَقِيْمًا﴾ [الأنعام، ٦:١٢٦].

❁ وَرِضَا الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل رضا أحد مّن البشر إنّما هو رضا الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿اللهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ۝﴾ [التوبة، ٩:٦٢].

❁ وَعَطَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل عطاء أحد مّن البشر إنّما هو عطاء الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩:٥٩].

❁ وَفَضْلُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل فضل أحد مّن البشر إنّما هو فضل الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ سَيُؤْتِيْنَا اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّآ اِلَى اللهِ رٰغِبُوْنَ۝﴾ [التوبة، ٩:٥٩].

❁ وَإِغْنَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل إغناء أحد مّن البشر إنّما هو إغناء الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [التوبة، ٩:٧٤].

❁ وَإِنْعَامُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل إنعام أحد مّن البشر إنّما هو إنعام الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٧].

❁ وَالْأَدَبُ مَعَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل أدب أحد مّن البشر إنّما هو الأدب مع الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۝﴾ [الحجرات، ٤٩:١].

۞ وَتَعْظِيمُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل تعظيم أحد مّن البشر إنّما هو تعظيم الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿إِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ٥ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ٥﴾ [الفتح، ٤٨:٨-٩].

۞ وَالْبَيْعَةُ عَلَى يَدِ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل بيعة أحد مّن البشر إنّما هي بيعة الله تعالى كما قال ﷻ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج﴾ [الفتح، ٤٨:١٠].

۞ وَدُعَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل دعاء أحد مّن البشر إنّما هو دعاء الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط﴾ [النور، ٢٤:٦٣]. وقوله: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال، ٨:٢٤].

۞ وَمِلْکُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل ملک أحد مّن البشر إنّما هو ملک الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ج﴾ [الأنفال، ٨:١].

۞ وَإِطَاعَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل إطاعة أحد مّن البشر إنّما هي إطاعة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ٥﴾ [النساء، ٤:٨٠]. وقوله: ﴿تِلْکَ حُدُوْدُ اللهِ ط وَ مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥﴾

[النساء، ٤:١٣]. وقوله: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ٥﴾ [محمد، ٤٧:٣٣].

❁ وَمَعْصِيَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل معصيّة أحد مّن البشر إنّما هي معصيّة الله تعالى كما قال الله عزوجل: ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ٥﴾ [النساء، ٤:١٤]. وقوله: ﴿اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا٥﴾ [الجن، ٧٢:٢٣].

❁ وَمَشَاقَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل مشاقّة أحد مّن البشر إنّما هي مشاقّة الله تعالى كما قال الله عزوجل: ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ٥﴾ [الأنفال، ٨:١٣]. وقوله: ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ج وَمَنْ يُّشَآقِّ اللهَ فَاِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ٥﴾ [الحشر، ٥٩:٤].

❁ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل براءة أحد مّن البشر إنّما هي براءة الله تعالى كما قال الله عزوجل: ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ٥﴾ [التوبة، ٩:١].

❁ وَأَذَانٌ مِنَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل أذان أحد مّن البشر إنّما هي أذان من الله تعالى كما قال الله عزوجل: ﴿وَاَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَي النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩:٣].

❁ وَأَذِيَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل أذيّة أحد من البشر إنّما هي أذيّة الله تعالى، كما قال الله ﷻ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۝﴾ [الأحزاب، ٣٣:٥٧].

❁ وَغَضُّ الْأَصْوَاتِ عِنْدَ الرَّسُوْلِ ﷺ تعظيماً له ليس كمثل إكرام أحد مّن البشر إنّما هي عبادة الله وتقوى القلوب كما قال الله ﷻ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۝﴾ [الحجرات، ٤٩:٣].

❁ وَمَحَبَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل محبة أحد مّن البشر إنّما هي محبة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِيْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْکُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی يَاْتِیَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۝﴾ [التوبة، ٩:٢٤].

❁ وَاتِّبَاعُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل اتّباع أحد مّن البشر إنّما هي محبة الله ومغفرة منه كما قال الله ﷻ: ﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْکُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝﴾ [آل عمران، ٣:٣١].

❁ وَالدَّعْوَةُ إِلَى الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل الدعوة إلى أحد مّن البشر إنّما هي الدعوة إلى الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا﴾ [النساء، ٤:٦١]. وقوله: ﴿اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾ [النور، ٢٤:٥١].

❁ وَمُحَادَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل محادّة أحد مّن البشر إنّما هي محادّة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِکَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة، ٩:٦٣]. وقوله: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِکَ فِي الْاَذَلِّيْنَ﴾ [المجادلة، ٥٨:٢٠].

❁ وَتَحْرِيْمُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل تحريم أحد مّن البشر إنّما هو تحريم الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩:٢٩].

❁ وَقَضَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل قضاء أحد مّن البشر إنّما هو قضاء الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٦].

❁ وَالْمُحَارَبَةُ مَعَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل المحاربة مع أحد مّن البشر إنّما هي المحاربة مع الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿اِنَّمَا

جَزَآؤُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْيُصَلَّبُوْٓا اَوْتُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌo﴾ [المائدة، ٥:٣٣].

ونقل القاضي أبوالفضل عياض اليحصبي في ”الشفا“ عن الإمام جعفر بن محمد الصادق رضي الله عنه: ”علم الله عجز خلقه من طاعته فعرّفهم ذالک، لکي يعلموا أنّهم لا ينالون العفو من خدمته، فأقام بينهم وبينه مخلوقاً من جنسهم في الصّورة، وألبسه من نعته الرأفة والرحمة وأخرجه إلى الخلق سفيرًا صادقًا وجعل طاعته، طاعته، وموافقته، موافقته فقال الله تعالى: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج﴾ [النساء، ٤:٨٠]. وقال الله تعالى: ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo﴾ [الأنبياء، ٢١:١٠٧].

وقال العلامة ابن تيمية في ”الصارم المسلول“: ”وفي هذا وغيره بيان لتلازم الحقّين وأن جهة حرمة الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم جهة واحد فمن آذى الرّسول صلى الله عليه وآله وسلم فقد آذى الله عزوجل، ومن أطاعه فقد أطاع الله، لأنّ الأمّة لا يصلون ما بينهم وبين ربهم إلّا بواسطة الرّسول، ليس لأحدٍ منهم طريق غيره، ولا سبب سواه، وقد أقامه الله مقام نفسه في أمره ونهيه وإخباره وبيانه، فلا يجوز أن يفرّق بين الله ورسوله في شيء من هذه الأمور. وقال: فيبيّن ذالک أنّ الله تعالى جعل محبته و محبة رسوله صلى الله عليه وآله وسلم وإرضاء الله و إرضا رسوله صلى الله عليه وآله وسلم وطاعته وطاعة

رسوله ﷺ شيئًا واحدًا وكذالک جعل شقاقه و شقاق رسوله ﷺ ومحادّته ومحادة رسوله ﷺ وأذاه وأذى رسوله ﷺ ومعصيته ومعصية رسوله ﷺ شيئًا واحدًا حتّى وحّد الضمير له ولرسوله ﷺ في مواضع متعدّدةٍ وقال: ﴿وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ﴾ [التوبة، ٦٢:٩]. وقال: ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰـهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [التوبة، ٧٤:٩]. فثبت أنّ في توحيد الضمير لله ورسوله ﷺ حكمةٌ بالغةٌ وهي رفع التغاير في الحكم، فإذا رُفِعَ التغاير بينهما في الحكم تبيّن لنا الأمر بوحدة المصدرية والمرجعية في الأحكام كلها، وهذا كما صرّح به القاضي أبو الفضل عياض رحمه الله تعالى تقدير من الله تعالى لنبيّه ﷺ على عظيم نعمه لديه وشريف منزلته عنده وكرامته عليه وتنويهه بجليل مكانه ورتبته ورفع شأنه بقِرَانِ ذكره مع ذكره واسمه مع اسمه وطاعته مع طاعته وأمره مع أمره حتى بجمع بينهما بواو العطف المشرّكة أو بالضمير الواحد ولا يجوز الجمع مثله في غير حقه ﷺ إنّ الله تعالى ذَكَرَه ﷺ في كلامه ﴿بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ﴾ كما روى عن أبي العالية والحسن البصري وعبد الرحمٰن بن زيد، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ كما رُوي عن أبي عبد الرحمٰن السُّلميّ، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِنِعْمَةِ اللّٰهِ﴾ كما رُوي عن سهل بن عبد الله، وذكره في كلامه ﴿بِمَثَلِ نُوْرِهٖ﴾، كما رُوي عن ابن عباس رضي الله عنهما وكعب الأحبار رضی اللہ عنہ وسعيد بن جبير، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ كما رُوي عن مجاهد، وذكره ﷺ في كلامه

﴿بِقَدَمِ صِدْقٍ﴾ كما رُوي عن مجاهد والحسن البصري وزيد بن أسلم، حتى ذكره ﷺ بجملة أوصافٍ من العزّة والمِدحة والعظمة والرّفعة والكرامة والرّتبة وجعله ﷺ شاهدا على أمّته لنفسه بالرّسالة وألبسه ﷺ من صفاته لأمتّه ﷺ بالطاعة.

لمّا بيّنا أنّ القرآن والسّنّة هما وحيان، فوجدنا في القرآن إيجاب السنّة، لأنّ كلام النّبيّ ﷺ كُلَّهُ وحيٌ، والوحي كلّ ما نطق به النّبيّ ﷺ بقوله تعالى: ﴿وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰیo اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰیo﴾ لأنّ الله تعالى ما جعل لنا قدرةً وصفةً وسعةً أن نسمع كلامه إلّا بواسطة فم الرّسول ﷺ ونعرف بيانه إلّا بواسطة نطق الرّسول ﷺ ونفهم أمره إلّا بواسطة حكم الرّسول ﷺ ونجعل طاعته إلّا بواسطة سنّة الرّسول ﷺ.

لأنّه لم يتكلّم ﷺ بفمه عن هواه بل سمع كلام الله تعالى مميّزا فصحّ سماعه فحدّثه الله تعالى وأخبره ونبّأه وقال له وذكر له ما كان وما يكون بقوله تعالى: ﴿وَعَلَّمَکَ مَالَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًاo﴾ [النساء، ٤:١١٣] وقوله: ﴿اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِہًا﴾ [الزمر، ٣٩:٢٣]، وقوله: ﴿وَہَلۡ اَتٰکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی﴾ [طٰه، ٢٠:٩]، وقوله: ﴿سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی﴾ [الأعلى، ٨٧:٦] وقوله: ﴿إِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَہٗ وَ قُرۡاٰنَہٗo فَاِذَا قَرَاۡنٰہُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَہٗo ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗo﴾ [القيامة، ٧٥:١٧-١٩] وقوله: ﴿قَالَ نَبَّاَنِیَ الۡعَلِیۡمُ الۡخَبِیۡرُo﴾ [التحريم، ٦٦:٣] وقوله: ﴿وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الۡقُرۡاٰنَ مِنۡ

لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍo﴾ [النّمل، ٦:٢٧] وقوله: ﴿وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اِنْ هُوَا اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌo﴾ [يٰسٓ، ٦٩:٣٦] وقوله: ﴿اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْکَ قَوْلًا ثَقِيْلًاo﴾ [المزّمل، ٥:٧٣] وقوله: ﴿ذٰلِکَ نَتْلُوْهُ عَلَيْکَ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِيْمِo﴾ [آل عمران، ٥٨:٣] وقوله: ﴿وَاَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰی﴾ [طٰه، ١٣:٢٠].

وأمر الله تعالى أمّته ﷺ بالسّماع عنه ﷺ بقوله: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط﴾ [البقرة، ١٠٤:٢] وقوله: ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا﴾ [آل عمران، ١٩٣:٣]، وقوله: ﴿الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ﴾ [الزمر، ١٨:٣٩]، فتحمّل خطابه من رؤيةٍ باعتمادٍ واثقٍ وبفهمٍ كاملٍ وادّاه ﴿عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰیo ذُوْ مِرَّةٍ ط فَاسْتَوٰیo﴾ [النجم، ٥:٥٣-٦]. ثم قرأ النّبي ﷺ ما قرأ وعرض على الله تعالى ما عرض طلبًا وتعلّمًا وتحدّثًا وتفهّمًا للتوثيق والتصديق بقوله تعالى: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِيْ خَلَقَo خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ﴾ [العلق، ١:٩٦-٢] وقوله: ﴿اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُo الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِo عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْo﴾ [العلق، ٣:٩٦-٥] وقوله: ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَکَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ بِالآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا o﴾ [الإسراء، ٤٥:١٧] وقوله: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِکَانَ مَشْهُوْدًا o﴾ [الإسراء، ٧٨:١٧] وقوله: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾ [المزمل، ٤:٧٣].

فأجازه إجازةً خاصّةً وعامّةً ليأذن لأمّته ﷺ إذناً خاصّا لخاصٍ وإذناً خاصاً لعامٍ وإِذناً عامّاً لعامٍ وإذناً معيّناً لغير معيّنٍ وإذنًا غيرَ معيّن لجميع المسلمين والموجودين من الشاهدين والغائبين بقوله تعالى: ﴿أَنْزَلْنٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ﴾ [إبراهيم، ١:١٤] وقوله: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا○ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا○﴾ [الأحزاب، ٣٣:٤٥-٤٦] وقوله: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ [النساء، ٤:٦٤] وقوله: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ [الضحى، ٩٣:١١] وقوله: ﴿فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ○﴾ [الغاشية، ٨٨:٢١] وقوله: ﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ○﴾ [ق، ٥٠:٤٥] وقوله: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ﴾ [النساء، ٤:١٠٥] وقوله: ﴿وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا○﴾ [الإسراء، ١٧:١٠٥-١٠٦]. وهٰكذا إذناً للأطفال بقوله: ﴿وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ [مريم، ١٩:١٢] وإذناً للمعدومين الّذين وُلِدُوا بعده ﷺ ويُولدون في آخر أمّته ﷺ وآخر زمانه ﷺ بقوله تعالى: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○﴾ [الجمعة، ٦٢:٢-٣].

وروى أبوهريرة رضي الله عنه قال: "كنّا جلوسا عند النّبيّ ﷺ

فأنزلت عليه سورة الجمعة: ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ [الجمعة، ٦٢:٣] قال: قلت: من هم يا رسول الله؟ فلم يراجعه حتى سأل ثلاثا، وفينا سلمان الفارسي، وضع رسول الله ﷺ يده على سلمان، ثم قال: لو كان الإيمان عند الثريا لناله رجال أو رجل من هؤلاء.'' متفق عليه وهذا لفظ البخاري.

وعنه رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ''لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من فارس أو قال: من أبناء فارس، حتى يتناوله.'' رواه مسلم. وعنه رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ''لو كان الدِّين عند الثريا لذهب رجل من فارس أو أبناء فارس حتى يتناوله.'' رواه أحمد. وعنه رضي الله عنه: ''يوشک أن يضرب الناس (الرجل) أكباد الإبل يطلبون العلم.'' وفي رواية: ''يخرج الناس من المشرق والمغرب، فلا يجدون أحداً أعلم من عالم المدينة.'' رواه الترمذي والنسائي والحاكمُ.

وعن عبد الله رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ''لا تسبوا قريشاً، فإنّ عالمها يملأ طباق الأرض علمًا.'' وفي رواية: ''اللّهم اهد قريشًا.'' رواه الطيالسي وابن أبي عاصم والخطيب. وعن معاوية رضي الله عنه قال: سمعت النّبي ﷺ يقول: ''لا يزال من أمتي أمة قائمة بأمر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى يأتيهم أمر الله وهم على ذلک.'' متفق عليه وهذا لفظ البخاري.

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ''والّذي نفس محمّد ﷺ بيده، ليأتينّ على أحدكم يوم ولا يراني، ثم لأن يراني أحب

إليه من أهله وماله معهم.“ متفق عليه وهذا لفظ مسلم. وعن أنس بن مالک ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: ”وددتُ أني لقيت إخواني، قال: فقال أصحاب النّبي ﷺ: أو ليس نحن إخوانک؟ قال: أنتم أصحابي، ولکن إخواني الذين أمنوا بي ولم يروني.“ رواه أحمد. وعن أبي أمامة ﷺ أنّ رسول الله ﷺ قال: ”طوبى لمن رآني وآمن بي وطوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي.“ رواه أحمد وابن حبّان. وعن أبي جمعة ﷺ قال: ”تغدينا مع رسول الله ﷺ ومعنا أبوعبيدة بن الجراح ﷺ، قال: قال: يا رسول الله، هل أحد خير منّا؟ أسلمنا معک، وجاهدنا معک، قال: نعم، قوم يکونون من بعدکم يؤمنون بي ولم يروني.“ رواه أحمد والدارمي والطبراني وقال الهيثمي: رجاله ثقات. وعن عبد الرّحمن بن العلاء الحضرميّ ﷺ قال: حدثني من سمع النّبي ﷺ يقول: ”إنّه سيکون في آخر هذه الأمّة قوم لهم مثل أجر أولهم، يأمرون بالمعروف وينهون عن المنکر، ويقاتلون أهل الفتن.“ رواه البيهقي في الدلائل والسيوطي في المفتاح.

وعن أبي هريرة ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: ”مِن أشدّ أمّتي لي حبًّا، ناس يکونون بعدي، يودّ أحدهم لو رآني، بأهله وماله.“ رواه مسلم وأحمد.

وعنه ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: ”إنّ أناسًا من أمّتي يأتون بعدي يودّ أحدهم لو اشترى رؤيتي بأهله وماله.“ رواه الحاکم. وقال الحاکم: هذا حديث صحيح الإسناد. وعن أنس ﷺ قال: قال رسول

الله ﷺ: ”مثل أمّتي مثل المطر، لا يُدرى أوّله خير أم آخره.“ رواه الترمذي وحسّنه وأحمد والبزار وإسناده أحسن.

فَأَخبرَ الْعِبادَ بِهِ ﷺ عَنْ جَمِيعِ الْوَسَائِطِ وَالْوَسَائِلِ لِلإِيْصَالِ وَالإِعْطَاءِ وَالتَّحمُّلِ وَالْأَدَاءِ مِنَ الْمُنَاوَلَةِ وَالْمُكَاتَبَةِ وَالإِعْـلامِ وَالْوَصِيَّةِ وَالْوِجَادَةِ. فأمّا المناولة مع الإجازة فلها إشارة في قوله تعالى: ﴿يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ [مريم، ١٢:١٩] وقوله: ﴿وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ○ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ○﴾ [التوبة، ١٢٠:٩ـ١٢٢].

فيشير الحديث النبوّي ﷺ في المناولة مع الإجازة الّذي روى ابن مسعود رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ: ”كان الدّين معلّقًا بالثريّا لتناوله ناس من أبناء فارس.“ رواه الطبراني وابن أبي شيبة. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”لو كان العلم بالثريا لتناوله ناس من أهل (أبناء) فارس.“ رواه أحمد وابن حبان. وقال الهيثمي: رواه أبويعلى والبزار والطبراني ورجالهم رجال الصحيح.

وعنه رضي الله عنه عن النّبي ﷺ قال: ”ويل للعرب من شرٍ قد اقترب، أفلح من كفّ يده، تقرّبوا يابني فرّوخ إلى الله، فإنّ العرب قد

أعرضت، ووالله إنّ منكم لرجالاً لو كان العلم بالثريا لنالوه.“ رواه الطحاوي. وعنه ﷺ عن النّبي ﷺ قال: ”اقتربوا يا بني فرُّوخ إلى الذِّكر، والله، إنّ منكم لرجالاً لو أنّ العلم كان معلقًا بالثّريّا لتناولوه.“ رواه البيهقي. وعنه ﷺ عن النّبي ﷺ قال: ”ادنوا يا معشر الموالي، إلى الذكر، فإن العرب قد أعرضت وإن الإيمان لو كان معلقًا بالعرش كان منكم من يطلبه.“ رواه أبو نعيم في تاريخه.

والمناولة من غير الإجازة: بقوله تعالى: ﴿اُولٰٓئِکَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ط﴾ [الأعراف، ٣٧:٧] وسنّ النّبي ﷺ المناولة لأمته حينما كتب لأمير السرية كتابًا وقال: لا تقرأه حتى تبلغ مكان كذا وكذا فلما بلغ ذالک المكان قرأه على الناس وأخبرهم بأمر النّبي ﷺ. رواه البخاري عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما.

فعلمه الله تعالى بالمكاتبة بقوله تعالى: ﴿ذٰلِکَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ [البقرة، ٣:٢]. وقوله: ﴿كَتَبَ اللهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ط اِنَّ اللهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾ [المجادلة، ٢١:٥٨]، وقوله: ﴿وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً﴾ [الأعراف، ٢١:٧]، وقوله: ﴿وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللهُ﴾ [البقرة، ٢٨٢:٢]، وقوله: ﴿اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ [البقرة، ٢٨٢:٢]، وقوله: ﴿فَمَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِکَ يَقْرَءُوْنَ كِتَابَهُمْ﴾ [الإسراء، ٧١:١٧] وقوله: ﴿اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ﴾ [النمل، ٢٨:٢٧].

وسنّ النّبيّ ﷺ المكاتبة لأمّته حينما قال ﷺ: "اكتبوا لأبي شاهٍ." رواه البخاري ومسلم والترمذي عن أبي هريرة. وأمر ﷺ لرجل من الأنصار الّذي كان يسمع من النّبي ﷺ الحديث فيعجبه ولا يحفظه فقال له رسول الله ﷺ: "استعن بيمينک وأومأ بيده الخط." رواه الترمذي عن أبي هريرة وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قلت: "يا رسول الله! إنّي أسمع منک الشيء أفأكتبه؟ قال: نعم. قال: وفي الغضب والرّضا؟ قال: نعم. فإنّي لا أقول فيهما إلا حقّاً." رواه أبوداود والحاكم وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: "ليس أحدٌ من أصحاب النبي ﷺ أكثر حديثًا عنه منّي إلا ما كان من عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما فإنّه كان يكتب ولا أكتب." رواه البخاري وعن أنسٍ رضي الله عنه موقوفاً: "قيّدوا العلم بالكتاب." رواه الحاكم وعن رافع بن خديج رضي الله عنه قال: قلت: يا رسول الله ﷺ: إنّا نسمع منک أشياء أفأكتبها؟ قال: "اكتبوا ذالک ولا حرج." أسند الرامهرمزي بسنده في المحدث الفاضل وبعث رسول الله ﷺ بكتابه إلى كسرى مع عبد الله بن حذافة رضي الله عنه السّهمي فأمره أن يدفعه إلى عظيم البحرين فدفعه عظيم البحرين إلى كسرى. رواه البخاري عن ابن عباس رضى الله عنهما.

وقال أبوسفيان: كتب النّبي ﷺ إلى هرقل: "تعالوا إلى كلمةٍ سوآءٍ بيننا وبينكم." رواه البخاري. وكان النّبيّ ﷺ يكتب إلى ولاته وقضاته وعماله بالأحكام ومن ذالک رسالته إلى قيصر الروم، وإلى أمير بصرى، وإلى الحارث بن أبي شمر أمير دمشق من قبل

هرقل، وإلى المقوقس أمير مصر من قبل هرقل، يدعوهم إلى الإسلام كما وجّه كتبه إلى النّجاشي ملك الحبشة وإلى كسرى ملك الفارس وإلى المنذر بن ساوي ملك البحرين وأرسل كتبه ورسله إلى اليمن وعمان واليمامة وغيرها من الملوك والأمراء ورؤساء القبائل ليبيّن لهم الإسلام ويدعوهم إليه.

فعلمه الله تعالى بالإعلام بقوله: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ﴾ [محمد، ٤٧: ١٩]، وقوله: ﴿فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَکَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ط﴾ [القصص، ٢٨: ٥٠]، وقوله: ﴿وَاتَّقُوْا اللهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○﴾ [البقرة، ٢: ٢٠٣]، وقوله: ﴿مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَا اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ط﴾ [هود، ١١: ٤٩]، وقوله: ﴿وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ○﴾ [ص، ٣٨: ٨٨]، وقوله: ﴿وَيُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَالتَّوْرٰتَهَ وَالْاِنْجِيْلَ﴾ [آل عمران، ٣: ٤٨]، وقوله: ﴿اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰـهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○﴾ [الكهف، ١٨: ٦٥] وقوله: ﴿قَالَتْ مَنْ أَنْبَاَکَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ○﴾ [تحريم، ٦٦: ٣] وقوله: ﴿قُلْ لَا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللهُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ ط﴾ [التوبة، ٩: ٩٤].

وعلمه الله تعالى بالوصيّة بقوله: ﴿شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْ اَوْحَيْنَآ اِلَيْکَ﴾ [الشورى، ٤٢: ١٣] وقوله: ﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِيَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوْا اللهَ﴾

[النساء، ٤:١٣١] وقوله: ﴿وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرَاهِيْمُ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ﴾ [الشورى، ٤٢:١٣] فأمّا الوصية حين يحضر الموت فجعل إشارتها في قوله تعالى: ﴿وَ وَصّٰى بِهَا اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ط يٰبَنِىَّ اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ م بَعْدِیْ ط قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ج وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ○﴾ [البقرة، ٢:١٣٢-١٣٣] وقوله: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا نِالْوَصِيَّةُ﴾ [البقرة، ٢:١٨٠] وقوله: ﴿شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ [المائدة، ٥:١٠٦].

وسنّ النّبيّ ﷺ الوصيّة لأمّته ﷺ لتحمّل حديثه ﷺ وأدائه حينما وصّى لمعاذ بن جبل رضی الله عنه ولأبي موسى الأشعري رضی الله عنه عندما وجّههما إلى اليمن فقال عليه الصلاة والسلام: ”يسِّرا ولا تعسّرا وبشّرا ولا تنفِرا.“ رواه البخاري. كان ذالک في السّنة التاسعة للهجرة.

وقال رسول الله ﷺ لمعاذ رضی الله عنه: ”إنّک ستأتي قوما من أهل كتاب، فادُعهم إلى شهادة أن لا إله إلّا الله وأنّي رسول الله، فإن هم أطاعوا لذالک فاعلمهم أنّ الله افترض عليهم خمس صلوٰت في كلّ يوم وليلة، فإن هم أطاعوا لذالک، فأعلمهم أنّ الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم فترُدّ في فقرائهم، فإن هم أطاعوا لذالک، فإيّاک

وكرائم أموالهم، واتّق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله حجاب.“ رواه مسلم. وأقبلت وفود العرب من سائر أطراف الجزيرة يبايعون الرّسول ﷺ بعد فتح مكة وحجّة الوداع وكانت بعض الوفود تقيم عنده ﷺ أيامًا وكان رسول الله ﷺ يجعل لهم الوصيّة والنّصيحة ثم تعود إلى قبائلها تبلّغهم وصيّة النّبي المصطفى ﷺ وتعليمات الدين المجتبى. ومن هذه الوفود كان وفد ضمام بن ثعلبة، ووفد عبد القيس ووفود بني حنيفة وطيء وكِندة، ووفد رسول ملوک حمير فبعث إليهم النّبي ﷺ كتابًا يخبرهم عن الإسلام ويحثّهم على طاعة الله والرّسول والتّمسک بدِينه وفيه وصيّته ﷺ لهم برسله وبعوثه ويوصيهم الخير في الرعية وقدمت وفود همدان ووفود ثعلبة وبني سعد وغيرها كثيرة ووصّى بها رسول الله ﷺ قولاً وكتابة.

وأكرمه الله تعالى بالوِجادَةِ بقوله: ﴿اَلَّذِيۡنَ يَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِىَّ الۡاُمِّىَّ الَّذِىۡ يَجِدُوۡنَهٗ مَكۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِى التَّوۡرٰٮةِ وَ الۡاِنۡجِيۡلِ﴾ [الأعراف، ١٥٧:٧] وقوله: ﴿مَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرًا وَّاَعۡظَمَ اَجۡرًا﴾ [المزمل، ٢٠:٧٣] وقوله: ﴿لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى﴾ [طه، ١٠:٢٠] وقوله: ﴿وَوَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظۡلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾ [الكهف، ٤٩:١٨] وقوله: ﴿قُلۡ لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطۡعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا﴾ [الأنعام، ١٤٥:٦] وقوله: ﴿وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِىۡ

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا﴾ [الكهف، ١٨:٨٦] وقوله: ﴿اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ [النمل، ٢٧:٢٣].

وسنّ النّبي ﷺ الوجادة لأمّته حينما قال رسول الله ﷺ لأصحابه: ”أيُّ الخلق أعجب إليكم إيمانًا؟ قالوا: الملائكة. قال: ومالهم لا يؤمنون وهم عند ربهم؟ قالوا: فالنّبيّون. قال: وما لهم لا يؤمنون والوحي ينزل عليهم، قالوا: فنحن. قال: ومالكم لا تؤمنون وأنا بين أظهركم؟ فقال رسول الله ﷺ: إنّ أعجب الخلق إليّ إيمانًا لقوم يكونون من بعدي يجدون صحفًا فيها كتاب يؤمنون بما فيها.“ رواه عمرو ابن شعيب عن أبيه عن جدّه عن النّبي ﷺ أخرجه أحمد والحاكم والبزّار والطّبراني. وفي رواية: ”أولئک أعظم أجرًا منكم.“ وفي رواية: ”فهؤلاء أفضل أهل الإيمان إيمانا.“

وشرّفه بأعلى الطّرق حين عرج به ﷺ من المكان النّازل إلى المقام العالي حتّى ظهر لمستوى يسمع فيه صرير الأقلام. رواه البخاري ومسلم من طريق ابن شهاب الزّهري عن ابن عباس رضي الله عنهما. ورفعه إليه حتّى راٰه وفاز من اللّقاء والسّماع بالأماني والأمالي فرجع محدثًا لأمته بما أخذه في رحلته عن العليم الخبير في العاجل والآجل وجعل الله أخبار إسرآئه ومعراجه ﷺ متواترة مشهورة وآثار دنوّه ودلوه عزيزة مستفيضة وأحوال لقائه ورؤيته غريبة وحيدة لأنّه تعالى دنا وقَرُب من حبيبه الأولى ﷺ فتدلّى على المقام الأجلى وزاد في قرب الإبانة والكرام لعظيم منزلته ولتشريف رتبته وإشراق أنوار معرفته

ومشاهدة أسرار غيبه وقدرته من الله تعالى له مبرّة وتأنيسًا وبسطًا وإكرامًا وفضـلًا وإنعامًا: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى﴾ [النجم، ٥٣:٩] حتّى فارقه جبريل وانقطعت عنه الأصوات وسمع كلام ربّه عزّوجلّ وهو يقول: ”ليهدأ روعک يا محمد، اُدْنُ، اُدْنُ.“ رواه ابن أبي حاتم وابن جرير. وعن أنس رضي الله عنه: ”ودنا الجبّار ربّ العزّة فتدلّى حتّى كان منه قاب قوسين أو أدنى.“ رواه البخاري في الصحيح من طريق مسلم بن إبراهيم عن هشام عن قتادة عن أنس. ومكّنه صلى الله عليه وآله وسلم من المقام الأعلى، حيث انعدم هناک الحال والمقام، ولم تبق هناک النفوس والقلوب والعقول والأوهام، وفنيت جميع الظّلم والأنوار وذهب الفوق والتحت، والجنة والنار، وعدم كل قاب ورفرف، ولم يبق جناح ولا ملک أشرف، واتحد هناک السؤال والجواب، وزال المكتوب والكتاب، والحضور والغياب، وصار المجيب هو المجاب: ﴿فَأَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى﴾ [النجم، ٥٣:١٠] فكلّم الربّ عبده صلى الله عليه وآله وسلم بلا واسطة حين شرّفه بروئيته بلاحجاب كما قال تعالى: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّكَلِّمَهُ اللهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ﴾ [الشورى، ٤٢:٥١].

ذكر عزّوجلّ ثلاثة أقسامٍ من كلامه، فالأوّل: من وراء حجاب، هٰذا كتكليم موسى، والثاني: بإرسال الملائكة رسلا، هذا كحال جميع الأنبياء وأكثر أحوال نبيّنا صلى الله عليه وآله وسلم. والثالث: قوله: وحيًا فلم يبق من صور الكلام إلّا المشافهة مع المشاهدة فهذا كحال النّبي

المصطفى ﷺ ليلة الإسراء والمعراج كما روى ابن عبّاس رضي الله عنهما: ''إنّه ﷺ رآه بعينه.'' أخرجه أحمد بإسنادٍ صحيحٍ. وأيّده تفسير الآية: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ [الإسراء، ١٧:٦٠] الّذي أخرجه البخاري في الصحيح عن ابن عبّاسٍ رضي الله عنهما قال: ''هي رؤيا عين اُرِيها رسول الله ﷺ ليلة أسري به.'' ورُوِي ذالك عنه من طرقٍ وقال: ''إنّ الله تعالى اختصّ موسى بالكلام وإبراهيم بالخلّة ومحمّدًا ﷺ بالرّؤية.'' أخرجه النّسائي وابن أبي عاصم في السّنّة وابن خزيمة في التّوحيد والطبراني في الأوسط وصحّحه الحاكم ووافقه الذّهبي.

وروى الترمذي عن الشعبي قال لقي ابن عباس رضي الله عنهما كعباً بعرفة فسأله عن شيءٍ فكبّر حتى جاوبته الجبال فقال ابن عباسٍ رضي الله عنهما: إنّا بنو هاشم، فقال كعبٌ رضي الله عنه: ''إنّ الله قسّم رؤيته وكلامه بين محمّد وموسى، فكلّم موسى مرّتين ورآه محمّدٌ ﷺ مرّتين.'' وروى الترمذي عن عكرمة عن ابن عبّاس رضي الله عنهما بإسناد حسن، قال: ''رأى محمدٌ ﷺ ربّه، قلت: أليس الله يقول: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ﴾ [الأنعام، ٦:١٠٣] قال: ويحك! ذاك إذا تجلّى بنوره الّذي هو نوره، وقد رأى محمّدٌ ﷺ ربّه مرّتين.'' وقال ابن عبّاس رضي الله عنهما: ''قد رآه النّبي ﷺ.'' وقال الترمذي: هذا حديثٌ حسنٌ. وروى في قوله: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ [النجم، ٥٣:١١] قال ابن عبّاس رضي الله عنهما: ''رآه بقلبِهِ.'' وقال الترمذيُّ: هذا حديثٌ حسنٌ.

وروى أيضاً عنه ﷺ في قول الله: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰیo عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰیo﴾ [النجم، ٥٣: ١٣-١٤].

وروى مسلم عن عبد الله بن شفيق ﷺ قال: قلت لأبي ذرٍ ﷺ: ”لو رأيتُ رسول الله ﷺ لسألته، فقال: عن أيّ شيءٍ كنت تسأله؟ قال: كنتُ أسأله هل رأيتَ ربّک؟ فقال أبو ذرٍ ﷺ: قد سألته فقال: رأيتُ نورا.“ وروى الترمذي ولفظه: ”نورٌ أنّي أراه.“ وقال: هذا حديثٌ حسنٌ، وروى أحمد في المسند قال: حدّثنا عفّان حدّثنا همّام حدّثنا قتادة عن عبد الله بن شقيق ﷺ قال: قلت لأبي ذرّ ﷺ: ”لو رأيتُ رسول الله ﷺ لسألته قال: وماكنتَ تسأله قال: كنت أسأله هل رأى ربّه ﷻ قال: فإني قد سألته فقال: قد رأيته نورًا أنّى أراه. قال عفّان: بلغني عن ابن هشام يعني معاذًا أنه رواه عن أبيه كما قال همّام: قد رأيته.“

وروى أحمد أيضًا في المسند قال: حدّثنا وكيع وبَهْزٌ قالا: حدّثنا يزيد بن إبراهيم، عن قتادة قال بهز: حدّثنا قتادة. عن عبد الله بن شقيق ﷺ قال: قلت لأبي ذرّ ﷺ: ”لو أدركتُ رسول الله ﷺ سألته قال: عن أي شيء قلت: هل رأيتَ ربّک فقال: قد سألته فقال: ”نورٌ أنّى أراه يعني على طريق الإيجاب.“

وأخرج مسلم في الصحيح عن عطاء التّابعي ﷺ مثله، وعن أبي العالية التابعي ﷺ وقال: ”رآه بفؤاده مرّتين.“ روى ابن أبي حاتم عن محمّد بن كعب القرظي وربيع بن أنس ﷺ أنّ النّبي ﷺ سُئل هل رأيتَ ربّک؟ قال: ”رأيته بفؤادي.“ وروى عبد الرزاق ﷺ عن الحسن

البصري التابعي رضی اللہ عنہ ”أنّه كان يحلف بالله لقد رأى محمّدٌ ﷺ ربّه.“ وروى ابن إسحاق رضی اللہ عنہ عن مروان بن الحكم أنّه سأل أبا هريرة رضی اللہ عنہ: ”هل رأى محمّدٌ ﷺ ربّه؟ فقال: نعم.“ وحكى النّقاش عن أحمد بن حنبل رضی اللہ عنہ أنّه قال: ”أنا أقول بحديث ابن عبّاس رضي الله عنهما بعينه رآه حتىّ انقطع نفسه يعني نفس أحمد.“ وروى أبو عمر أحمد بن حنبل رضی اللہ عنہ مثله وروى عبد الله بن أحمد بن حنبل رضی اللہ عنہ عن أبيه مثله. قال مثله معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ وابن عمر وعكرمة التابعي والإمام جعفر بن محمّد الصادق رضی اللہ عنہ وقال أبو الحسن على بن إسماعيل الأشعري رضی اللہ عنہ وجماعة من أصحابه: ”أنّه رأى الله تعالى ببصره وعيني رأسه وهكذا بقلبه وبفؤاده.“

ففهم من وحيه صريح المعنى ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ [النجم، ٥٣:١١] من حقائق القرب والوصل بين العبدية والأحدية، والفصل بين الحدثية والقَدمية، ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىo﴾ [النجم، ٥٣:١٣] وما شغلته ملاحظة الملأ الأعلى، ﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰىo﴾ [النجم، ٥٣:١٤] حيث تجتمع البداية والانتها ويكون الأزل والوقت والأبد سواء، ﴿عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىo﴾ [النجم، ٥٣:١٥] مستقر الواصلين الأحياء إذ شاهدوا جنة الذات وأنهار الصفات عن الورى، ﴿اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰىo﴾ [النجم، ٥٣:١٦] من طرف الأسرار والأنوار في العلى، ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰىo﴾ [النجم، ٥٣:١٧] وكيف يزيغ من القدم إلى العدم الذي لا يُرى.

إنّ الله أمرنا أن نحمد على مُرسَل آلائه ومرفوعها، ونشكر

على مسلسل نعمائه وموصولها، بصحيح الحديث، وحسن الخبر، وقوي الأثر ما بين مؤتلف الفضل ومتّفقه ومختلف العدل ومفترقه، وشرّفه بأقوى سندٍ يتّصل به لأنّه هو الطّريق الموصلة إلى الغاية وهو الّذي يلجأ إليه ويُستند به ويُعتمد عليه وأنعمه بأعلى متن يُهتدى به لأنّه يخبر عن قول النّبي ﷺ وفعله ووصف النّبي ﷺ وتقريره ويراد بها السنن عند أهل الفن وأُرسل إلى الخلق كافة بشيرًا ونذيرًا، وأزال عنهم بصحة التوحيد عِلَل الشّرك والفسق والكذب والضلال، وشرح الدين الصحيح بعُلّو العدالة وتمام الضبط في كل مقالٍ، وحفظه عن الشذوذ في كل مجالٍ وبلّغه بالسّلامة عن العلّة والطعن وسوء الحال، وشرّف سندنا من أوله إلى منتهاه بالاتّصال ومن أطاعه ﷺ فقد أطاع الله، ومن عصاه ﷺ فقد عصى الله، لأنّه ﷺ فرّق بين الحقّ والباطل، والمقبول والمردود، وقسّم الأعمال والأحوال بين الصحيح والحسن والضعيف، وجعل الله ذكره ﷺ مَرْفُوْعًا له وحُبّه ﷺ مُسندًا إليه، وحكمه ﷺ مُتّصلا به، وجعل قبول العمل مَوْقُوْفًا على اتّباعه ﷺ، وقرّر كمال الإيمان مَقْطُوْعًا إلى ما جاء به ﷺ غير كونه منقطعًا ولا مُعْضلاً لا مُرسلًا، ومن قطع اتّصاله به ﷺ أو إسناده إليه ﷺ صار مُعلّقًا، ومَنْ بدّل هديه ﷺ صار مَقْلُوْبًا، ومن اختلف على الأوجه والتفرقة بغير الترجيح والجمع صار مُضْطَرِبًا، ومن دخلت علّةٌ قادحةٌ في صحة باطنه مع سلامة ظاهره صار مُعَلّلًا، ومن تبع ثقةً وخالف من كان أوثق منه بغير الجمع صار

شَاذًا، ومن خلط ظلام الترک والخفاء بنور الذکر والجلاء صار مُدَلِّسًا، ومن أخذ عن مُرشده إلى الطريق ولم يسمّ صار مُبْهَمًا، ومن أدخل على کلامه من کلام الغير کلمةً زائدةً صار مُدْرِجًا ومن أخذ عن مَثِيْله وقرينه الّذي تساوى به في السِّنِ والسند صار مُدَبَّجًا، ومن سقط بسبب الضّعف وانحطّ في بُؤرة الوضع صار مَطْرُوْحًا، ومن غيّر الحديث إعرابًا أو حروفا صار مُحَرِّفًا، ومن حوّل الکلمة شکلًا بتغيير النقط صار مُصَحِّفًا، ومن أطاع واحدًا متّهمًا بالکذب صار مَتْرُوْکًا، ولو خالف الضعيف معروفًا الّذي هو أولى وأوثق منه صار مُنْکِرًا ومن صنع واختلق وکذب وافترى عليه صار وَضَّاعًا، فهو شرّ الضعاف خطرًا وأشدّها ضررًا.

فاعلموا أنّ الله تعالى قسّم الأمّة المحمّدية الّتي أورثها الکتاب واصطفاها إلى ثلاثة أصنافٍ: فمنهم نَاقِصٌ، ومنهم مُتَوَسِّطٌ، ومنهم کَامِلٌ، فالناقص: هو ظالمٌ لنفسه، والمتوسط: هو مقتصدٌ، والکامل: هو سابقٌ بالخيرات وقال الله في کتابه: ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْکَبِيْرُ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًاۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرُ ○ نِالَّذِىْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ○﴾ [فاطر، ٣٥: ٣٢-٣٥] فالظالم لنفسه هو الضعيف،

والمقتصد هو الحسن، والسابق بالخيرات هو الصحيح. وكلٌ واحدٍ مِن هؤلاء الثلاثة ورث الكتاب، ودخل في العباد المُصْطفَين واستحقّ نعمة القبول للجنّة، ويعطى مِن أساوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ولؤلؤ وحَرِيْرٍ، كما ورد عن الرؤوف الرحيم العليم الخبير. وهذه الثلاثة تمثّل الدرجات الثلاث المذكورة في حديث جبريل عليه السلام: الإسلام والإيمان والإحسان.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيّاً،

ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ. متفق عليه وهذا لفظ مسلم.

وقال الله تعالى عن الإسلام: ﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○﴾ [الحجرات، ٤٩:١٤] فميّز الله تعالى المسلمين من المنافقين تمييزًا صريحًا بقوله: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا○﴾ [النساء، ٤:١٤٥-١٤٦] فإن الناس قبل الهجرة لم يكونوا إلا مؤمنًا أو كافرًا، فلم يكن هناك منافقٌ، فإنّ المسلمين كانوا مستضعفين، فكان من آمن، آمن باطنًا وظاهرًا، ومن لم يؤمن كان كافرًا، فبعد الهجرة إلى المدينة صار للمسلمين عزٌّ ونصرٌ وعلوٌّ وولايةٌ فدخل كثير من أهلها في الإسلام موافقة، أو رغبة ورهبة، فمن دخل في الإسلام موافقة ومتابعة كان مسلمًا ومن دخل في الإسلام ظاهرًا متربصًا وهو في الباطن كافرٌ كان منافقاً، ومن دخل في الإسلام مطمئناً مخلصاً متيقناً كان مؤمناً.

فجعل للمنافقين الدرك الأسفل فهي درجة مردودة. هذا مثل الإسناد الموضوع، فوصف المسلمين بالتوبة والإصلاح والاعتصام، والإخلاص وأخرجهم من الدرك الأسفل المردود. هذا

مثل الإسناد الضعيف، وشرّفهم بمعيّة المؤمنين الذين لهم أجرٌ عظيمٌ، وتنزل عليهم السّكينة: ﴿لِيَزْدَادُوْا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ﴾ [الفتح، ٤٨:٤] ويمشون معهم ﴿نُوْرُهُمْ، يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَ بِأَيْمَانِهِمْ﴾ [التحريم، ٦٦:٨] لن يستطيع المنافقون أن يقتبسوا من نورهم بل يقال لهم: ﴿ارْجِعُوْا وَرَآئَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًاط فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌط بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُo﴾ [الحديد، ٥٧:١٢-١٥] فإنّ المنافقين مثلهم مثل الإسناد الموضوع المردود، له الدرک الأسفل، وليس له القبول قطعاً، هذا الّذي لبث في النّار أحقابًا لا يذوق فيها بردًا ولا شرابًا إسمه مرقوم في كتٰبِ الفجّار لفي سِجّين فويلٌ للكاذبين الوضّاعين المكذّبين والمسلمون مثلهم مثل الإسناد الضعيف، الذي تعطي له المغفرة والقبول في الطّرف الأدنى، وليس له الدخول في مساكن الفردوس الأعلى، فإنه يأكل من فواكه الجنّة وجعل الله شربه شراباً طهورًا، ولم يكن قبل الشفاعة شيئا مذكورًا: ﴿فَوَقٰـهُمُ اللهُ شَرَّ ذَالِکَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا o﴾ [الدهر، ٧٦:١١] المؤمنون مثلهم مثل الإسناد الحسن. هو من ﴿إِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًاo عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًاo﴾ [الدهر، ٧٦:٥-٦] وهذا الذي اقتبس الحُسْنَ من غيره، والذين صاروا من الحسن لذاته فإنهم: ﴿وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًاo عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًاo وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَج إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا o﴾ [الدهر،

٧٦:١٧-١٩] فلا بُدّ للمسلمين أن ينتفعوا من معية الصالحين ودعواتهم واستغفارهم وشفاعتهم كما قال الله تعالى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَحۡمِلُوْنَ الۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَهٗ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ج رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَيۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَ اتَّبَعُوۡا سَبِيۡلَكَ وَ قِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ○ رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ نِ الَّتِيۡ وَعَدۡتَّهُمۡ وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّيّٰتِهِمۡ ط اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ○ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ ط وَذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ○﴾ [المؤمن، ٤٠:٧-٩] وقال الله تعالى: ﴿اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ لَمۡ يَرۡتَابُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ○﴾ [الحجرات، ٤٩:١٥] وقال: ﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ وَاَيَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ﴾ [المجادله، ٥٨:٢٢]. فالمؤمن صادقٌ مصدوقٌ مؤيّدٌ ومؤيِّدٌ فيزيد الله إيمانه بأعماله الصّالحة ويزيد إيمان عامّة المسلمين ويؤيّدهم ببركاته المؤثرة الشائعة. كما قال الله تعالى: ﴿وَإِذَا مَآ أُنزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ أَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖٓ إِيۡمَانًا فَأَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ إِيۡمَانًا وَّ هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ○﴾ [التوبة، ٩:١٢٤] وقال الله تعالي: ﴿هُوَ الَّذِي أَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِي قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لِيَزۡدَادُوۡا إِيۡمَانًا مَّعَ إِيۡمَانِهِمۡ﴾ [الفتح، ٤٨:٤] وقال الله تعالي: ﴿وَالَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا زَادَهُمۡ هُدًى وَآتَاهُمۡ تَقۡوَاهُمۡ﴾ [محمد، ٤٧:١٧] وقال الله تعالي: ﴿اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى ○ وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ﴾ [الكهف،

١٣:١٨-١٤] وقال الله تعالي: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ٥﴾ [الأنفال، ٢:٨] وقال الله تعالي: ﴿لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ يَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا﴾ [المدثر، ٣١:٧٤] وقال الله تعالي: ﴿اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ٥﴾ [آل عمران، ١٧٣:٣] وصَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا، أَوْسَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ (لَا يَدْرِي أَبُوْحَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ): مُتَمَاسِكُوْنَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوْهُهُمْ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. متفق عليه. وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ. رواه البخاري.

هناك الصّراحة بالآيات القرآنية، والأحاديث الصحيحة، والدلالة والاقتضاء القطعي فيها بأن الإيمان والإيقان يزيدان، وكذا الهداية والمعرفة تزيدان بمدد الأمور المباركة المفضّلة، ولهذا صار الحديث الحسن مؤيِّدًا بالخيرات والبركات، ويصير ناصرًا و مؤيِّدًا أيضًا للضّعاف في الحسنات والمبرات. فأما المحسن فهو في

المرتبة الرابعة الأعلى، فقال الله تعالى فيه: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا۝﴾ [النساء، ٤:١٢٥] وقال: ﴿بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝﴾ [البقرة، ٢:١١٢] وفي قوله ”وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ“ إشارةٌ إلى أن ليس لهم الخوف على نفوسهم أن لا يقبلوا ولا يصلوا الجنّة نعيمًا. وفي قوله ”وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ“ إشارةٌ إلى أن ليس لهم الحزن في أزواجهم وأحبابهم وأتباعهم وذرّيّاتهم لو تبعوهم في الإيمان أن يُرَدّوْا ويُلْقَوا في النّار تعذيبًا. وقال الله تعالى: ﴿اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾ [الأعراف، ٧:٥٦] وقال: ﴿وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾ [البقرة، ٢:١٩٥] فهذا معلوم أنّ الإحسان لا يوجد ولا يتحقق إلا بالسخاء والنصرة والعطاء للغير، وإذ اختار العباد المحسنون عمل الإحسان لم يفعلوا إلّا الإيثار للضعفاء، والإمداد للمساكين، والاستغفار للمذنبين، وإذا اختار الله ﷻ جزاء الإحسان لن يفعل إلّا بقبول شفاعة المحسنين المسندين في حق الخطّائين المنتسبين إليهم، وبمعونتهم وبمغفرتهم، لأن نفوسهم كانت راضيةً، وجعلها الله مرضيةً، كي تفرح وترضى في أعوانهم وأنصارهم ومحبيهم ومتبعيهم فهل جزاء الإحسان إلّا الإحسان ولا بدّ أن يكون إحسان الله العظيم المعين أوسع من إحسان العبد المستعين، فأما المحسنون فهم أهل الإسناد الصحيح. فإنهم يشربون من تسنيم:

﴿يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ○ خِتَامُهٗ مِسۡكٌ ط وَفِيۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ○﴾ [المطففين، ٨٣:٢٥-٢٦] فإن المحسن إيمانه بعيدٌ عن رجم الظّنون، ونظيفٌ كأمثال اللؤلؤ المكنون، ومعصوم من الخوف والحزن والرّيب، ومحفوظٌ من التّهمة والوهم والعيب، والمؤمن أي صاحب الإسناد الحسن هو ممنوع من الدّنس والدَّرَنِ، ولا يُوْصَفُ بكسل ولا أرن، نقيّ العرض والذّات، ومأمون عن الكبائر وخبائث الشّهوات، يبصر حسنه بالعين، لا يلفظ بلسان ولا شفتين، فأمّا المسلم وهو صاحب الإسناد الضّعيف، فتَنُقُصُ صحته بالعلّة، أمّا الشديد أو الخفيف فإنّه يقبل ويترقى من مرتبة الضعف إلى مرتبة العمل به، بالانتشار عند الثقات والانضمام بالمتابعات الطيبات، فإنّه يقبل بشفاعة الصحاح للكاملين والحسان المتقين، ويعتضد بتقوية الصالحين المحفوظين الثابتين، ويصلح بمتابعة المعروفين المقبولين الصادقين، ويتقوى بشهادة كثرة طرق الثقات المؤيدين العادلين، وينتفع بموافقة الحفّاظ المعدّلين والكبار المسندين، ويُحتجّ بتأييد القياس المعتبر، والإفتاء المشتهر، من العلماء المحققين، ويستشهد بقبول أهل العصور وتعامل أهل الدّهور من المحدثين.

فأما الأولياء والصلحاء المحسنون، أي أصحاب الإسناد الصحيح فقد قال الله تعالى في حقهم: ﴿اَلۡاَخِلَّآءُ يَوۡمَئِذٍ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ○ يَا عِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَا اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ○ الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا بِآيَاتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ○ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَ اَزۡوَاجُكُمۡ

تُحْبَرُوْنَ ○﴾ [الزخرف، ٤٣:٦٧-٧٠] إنَّ الله فرّق بين "أنتم" و"أزواجكم" في دخولهم الجنّة فقال: ادخلوا (أيها الأولياء) الجنة أنتم، لأنكم من العباد المتّقين الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون، ولكنّ "أزواجكم" أيضًا يدخلون الجنّة معكم فإنّهم لايدخلون باستحقاق أنفسهم، بل يكون دخولهم لأجل معيّتهم بالأقوياء المتّقين ولموافقتهم الصّلحاء الثّابتين، وبإعانة الصحاح الحسان المقبولين إنّ هذه المعيّة والموافقة والإعانة والتّقوية رفعت ضعف الأزواج الّذي كان في نفوسهم وأعمالهم وجعلتهم مقبولين مغفورًا لهم.

قال الله تعالى في مقام آخر: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَّ نَعِيْمٍ○ فَاكِهِيْنَ بِمَآ اٰتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًام بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَّ زَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ○ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنَاهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ط كُلُّ امْرِئٍم بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ○﴾ [الطور، ٥٢:١٧-٢١] إذا وقعت فطرة الذرّيّة مومنة سليمة طيّبة بقبول الفضائل والحسنات والخيرات والبركات. ولكنّها ضعيفة في صحّتها وعملها ودرجتها. وصل إليها فيض الآباء الأقوياء، وبركة الكبرآء ومدد الأولياء والصلحاء فيقوّيها، ويرفعها إلى مرتبة القبول، ويدخلها في الدرجات العليّة مع الأرواح الرفيعة المقرّبة الواصلة، فإنّه تعالى مبلغهم من الأدنى إلى الأعلى، ومخرجهم من الوحشة إلى الوصلة، وموصلهم من الغربة إلى القربة. كما قال الله تعالى:

﴿يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَأْثِيْمٌo﴾ [الطور، ٥٢:٢٣] إذا شرب هؤلاء الضعفاء شراب القبولية والقربة والوصال بعد رفع درجاتهم إلى مقامات الأولياء والصّلحاء من أهل الكمال فورثوا درجات الاستقامة بعد الموافقة من أهل الكرامة ﴿قَالُوْٓا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَo﴾ [الطور، ٥٢:٢٦] أي كنّا خائفين في حال الضّعف والفرقة والغربة، عالمين بأنّنا غير مقبولين وغير موصولين. ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِo﴾ [الطور، ٥٢:٢٧] أي أخرجنا الله تعالى من الذّلة و وصفنا بالعزّة وشرّفنا باللقاء والتّلقي والقبول. لأنّهم إذا رغبوا في حرص الثواب، والخوف من العقاب، وفي مناقب أهل الكمال وفضائل الأعمال اشتاق الصلحاء إليهم، وتلاقوا بهم، وتحابّ وتوافق الكبراء لهم، وتجالس وتماثل العمداء بهم، ورفعوهم وتقبّلوهم ووثّقوهم، ورجّحوهم حدّ الثقة والشهرة والترجيح.

فمن دخل في زمرهم تيسّر له المدد والبركة والموافقة المؤيّدة، وخرج من الظلمة إلى النور، وتعزّز بالتّلقي والظهور، وحصل له الترقي والقبول بتحيّة السّلام ومزيد الجوار الكرام كما قال الله تعالى: ﴿هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًاo تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلٰمٌ ج وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًاo﴾ [الأحزاب، ٣٣:٤٣-٤٤] هذا الأصل من القطعيّات الشرعية الثابتة من الكتاب والسّنّة كما ذُكِرَ في الدعاء في القرآن الكريم: ﴿وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

نَصِيْرًا﴾ [النساء، ٤:٧٥] قوله تعالى: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ [التوبة، ٩:٧١] وقوله تعالى: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة، ٥:٢] فمعناه لو كانت هناک علّة في الإسناد علة قبيحة شديدة مثل الوضع والكذب، أو غير ذالک، فلا تنفعه شفاعة الشافعين. وإن كانت في الإسناد علةٌ خفيفةٌ ضعيفةٌ، مثل سيّئة أو زلّة أو خطيئة إمّا صغيرة أو كبيرة، تمكن إزالة ضررها بالشّفاعة والمعاونة والموافقة من الأولياء والصّالحين والثّابتين، لينفعه ويعينه ويرفعه فيصير مقبولاً ومعمولاً به. كما قال اللہ تعالى: ﴿فَاِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَهِيْرٌo﴾ [التحريم، ٦٦:٤]. لأن اللہ جعل صالح المؤمنين ظهيرًا للضعاف المسلمين، فلا تنفع الشفاعة والولاية للكفار الظالمين، ولا للمنافقين.

وأمّا حكم المراسيل والضِعاف فالخبر المرسل هو قويٌّ وحجّةٌ عند أكثر الأئمة الكبار، غير محتاج للتقوية والاعتضاد والانتصار، كالضعيف والمجروح في الاعتبار، قال اللہ تعالى: ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَo﴾ [التوبة، ٩:١٢٢] دلّت الآية على أنّ الطائفة الّتي تفقّهت في الدّين، وتخصصت في العلم. إذا رجعت إلى قومها وأنذرتهم بما قال النّبي ﷺ. أنّه يجب قبول خبرهم، ولم تفرق الآية في الأخبار

والإنذار بين ما أسندوه، وما أرسلوه، ولا بين الصحابة والتابعين، ومن بعدهم. ولم يميز بين من أخبر وأنذر مِنْ مرسلٍ أو من مسند. فقد قال الله تعالى فيه: ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا﴾ [الحجرات، ٤٩:٦] رويت هناك قراء تان متواترتان "فتبيّنُوْا" أو "فتثبَّتُوْا" وما قال "فَلا تقبَلُوْا" أو "ردُّوْه" أو "اتركوه، بل الأمر فيه للتبين والتحقق والتثبت. فلم يأمر الله تعالى بالتبيّن والتثبّت إلا في خبر الفاسق، فدلّت الآية على أنّ العدل الثّقة لا يجب التبيُّن والتثبُّت والتحقّق في خبره، والمرسل عدلٌ ثقة فيجب قبول خبره لأنّ الآية لم تفرق بين ما أ سنده وما أرسله، وهكذا الأحاديث النبوية ﷺ الّتي وردت في التبليغ كقوله ﷺ: "بلغّوا عنّي ولو آية." و"ليبلّغ الشاهد منكم الغائب." رواهما البخاري لأنّه أمر بالتبليغ عنه في كلّ حالٍ ومجالٍ، فالأمر بالتبليغ لا بّد له من فائدة العمل بما يبلّغ الراوي من بعده، ولم يفرّق الحديث بين ما كان يبلّغه الراوي مسندًا أو مرسـلًا. واتّفق الصحابة على قبول روايات ابن عباس والنعمان بن بشير وابن الزبير ﷺ، وسائر الصغار من الصحابة والقرابة. مع أنّهم لم يسمعوا من النّبي ﷺ أكثرها ورووها مرسلة وهكذا إجماع التابعين على قبول المراسيل ولم يزل العمل بالإرسال وقبوله حتى حدث بعد المائتين القول بردّه. ولاريب أنّ خبر الفاسق هو الإسناد الضعيف جدًا فأشار بهذا الأمر إلى وجود الصلاحيّة الأصليّة للقبول في السند الضعيف، ولوكان "نبأ الفاسق" مردودًا قطعًا ومطلقاً لقال

الله تعالى: ﴿وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاج وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ [النور، ٢٤:٤] ولكن قوله: "فتبيّنوا" صريح الدلالة وصحيح الشهادة، لأنّ هذا الخبر والإسناد مطالب فيه بالتبيّن والتحقق للقبول، ولا يجوز الإنكار عليه والتكذيب به على الإطلاق فمعناه لوحصلت التقوية للإسناد الضعيف بعد التبيّن والتثبت لتأييد الثقات والأثبات فيقبل ويعمل به. أو وجد الخبر الضعيف في المناقب، وفي الفضائل وفي الترغيب والترهيب فيقبل ويُعمل به. أو وجد الخبر من طريقين: كل منهما ضعيف قوي أحد الطريقين بالآخر فيصير حسنًا. أو وجد الخبر، فصرّح أحد من أئمة الحديث والجرح وضعه أو ضعفه وآخر بالصحة، وتوجد كثرة طرق فيه أو تأيد متنه بروايات أخرى، فيصير في درجه الحسن. أو وجد الخبر بسند ضعيف وتوبع بمعتبر يقبل ولا ينحط إلى الضعف. أو وجد الخبر الضعيف وورد من جهة أخرى. أو وجد الخبر الضعيف في أمر لا يروى فيه حديث بإسناد أحسن منه، فيقبل ويعمل به. فإنّ الضعيف هو مانقص عن درجة الحسن قليلا، كما الحسن هو ما قصر عن رتبة الصحيح قليلا، وارتقى عن درجة الضّعيف، ولذا يقال آخر مراتب الحسن هي أوّل مراتب الضّعيف. وهكذا جعل المطروح ما نزل عن رتبة الضّعيف، وارتفع عن الموضوع، فمنزلته بين الضعيف والموضوع، حتى لا يقال الضعيف ولا المتروك ولا المطروح موضوعًا، لأنّ كلّ ضعيفٍ ليس بموضوعٍ، بل الموضوع هو المختلق المضبوع، هو في

الحقيقة ليس بحديث، ولكنّ المحدثين سمّوه حديثًا بالنظر إلى زعم راويه، فإنّ الموضوع لا يعادل الضّعيف ولا يساويه. أمّا الضعاف فيكفي لنا قول العفاف قول الإمام عبد الرحمٰن بن المهدي، رواه الحاكم في المدخل: ”إذا روينا في الثواب والعقاب وفضائل الأعمال تساهلنا في الأسانيد وسمحنا في الرجال، وإذا روينا في الحلال والحرام والأحكام تشدّدنا في الأسانيد وانتقدنا الرجال.“ وأيّد هذا القول الّذي صدر من أكابر الأئمة والرجال قول الإمام أحمد بن حنبل رواه الحاكم في المدخل إذا روينا عن رسول الله ﷺ في الحلال والحرام والسّنن تشدّدنا، وإذا روينا عن النّبي ﷺ في فضائل الأعمال وما لا يضع حكمًا ولا يرفعه تساهلنا في الأسانيد.

فَإِنَّ شِرَّ الضَّعِيُفِ الْمَوُضُوُعُ، وَأَخَفَّهَا الْمَتُرُوُكُ، ثُمَّ الْمُنُكَرُ، ثُمَّ الْمُعَلَّلُ، ثُمَّ الْمُدُرَجُ، ثُمَّ الْمَقُلُوُبُ، ثُمَّ الْمُضُطَرِبُ، فَهُوَ الْمُضُطَرٌّ هٰكَذَا رَتَّبَ ابُنُ حَجَرٍ.

أمّا بعد: فإنّ علم السّنّة والحديث أشرف المطالب وأعلاها وأنجح الرغائب وأغلاها وأطيب المكاسب وأز كاها وأهم الأمور بالعناية وأولاها قد بيّن الله شرفه وفضله ورفع أسانيد أهل الرواية وكملهم بمعارف لطائف الدراية ومنّ علينا بهباته الوافرة وآلائه المتكاثرة وأيّدنا بهذا الدين المتين برواية السّنّة المطهرة والأحاديث الشريفة المنوّرة في كل زمان ومكان.

كما نقل العلامة محمد جمال الدين القاسمي في قواعد

التحديث ''قال الإمام النووي قدس الله سرّه في ''مقدمة شرحه على صحيح مسلم'': ''إن من أهم العلوم تحقيق معرفة الأحاديث النبويات، أعني معرفة متونها، صحيحها وحسنها وضعيفها، وبقية أنواعها المعروفات، ودليل ذلک: أن شرعنا مبنيٌّ على الكتاب العزيز والسنن المرويات، وعلى السنن مدار أكثر الأحكام الفقهيات، فإنّ أكثر الآيات الفروعيات مجملاتٌ، وبيانها في السنن المحكمات.

وقد اتفق العلماء على أنّ من شرط المجتهد من القاضي والمفتي أن يكون عالما بالأحاديث الحكميات. فثبت بما ذكرناه: أنّ الاشتغال بالحديث من أجلّ العلوم الراجحات، وأفضل أنواع الخير، وآكد القربات. وكيف لا يكون كذلک وهو مشتمل على بيان حال أفضل المخلوقات، عليه من الله الكريم أفضل الصلوات والسلام والبركات؟

ولقد كان أكثر اشتغال العلماء بالحديث في الأعصار الخاليات، حتى لقد كان يجتمع في مجلس الحديث من الطالبين ألوفٌ متكاثراتٌ، فتناقص ذلک، وضعفت الهِمم، فلم يبق إلا آثارٌ من آثار هم قليلات، والله المستعان على هذه المصيبة وغيرها من البليات.

وقد جاء في فضل إحياء السنن المماتات أحاديث كثيرة، معروفات مشهورات، فينبغي الاعتناء بعلم الحديث، والتحريض

عليه لما ذكرنا من الدلالات، ولكونه أيضاً من النصيحة لله تعالى، وكتابه ورسوله وللأئمة والمسلمين والمسلمات، وذلك هو الدين كما صحّ عن سيد البريات صلوات الله وسلامه عليه، ولقد أحسن القائلُ: من جمع أدوات الحديث استنار قلبه واستخرج كنوزه الخفيات، وذلك لكثرة فوائده البارزات والكامنات، وهو جديرٌ بذلك، فإنه كلام أفصح الخلق، ومن أعطي جوامع الكلمات ﷺ صلوات متضاعفات.

وقال العلامة الشهاب أحمد المِنّيني الدمشقي الحنفي. في ''القول السديد في إتصال الأسانيد'': إن علم الحديث علمٌ رفيعُ القدر، عظيمُ الفخر، شريف الذكر، لا يعتني به إلا كلُّ حَبُرٍ، ولا يُحرمُهُ إلاّ كلُّ غِمُرٍ، ولا تَفُنَى محاسنُهُ على ممرّ الدهر، لم يزل في القديم والحديث يسمو عزة وجلالة، وكم عزّ به من كشف الله له عن مخبآت أسراره وجلاله، إذُ به يُعرف المراد من كلام رب العالمين، ويظهر المقصودُ من حَبُلِهِ المتصل المتين، ومنه يُدرَى شمائلُ مَنُ سَمَا ذاتًا ووصفًا واسمًا ويوقف على أسرار بلاغة مَنُ شرَّف الخلائق عُرُبًا وعجمًا، وتمتدُّ من بركاته للمُعتنى به موائدُ الإكرام من ربّ البرية، فيُدرك في الزمن القليل من المولى الجليل المقامات العلية والرتب السنية، مَنُ كَرَعَ من حِيَاضِه أو رَتَعَ في رياضه فَلُيَهُنهِ الأنسُ بجنى جنانه السنة المحمدية، والتمتع بمقصورات خيام الحقيقة الأحمدية، وناهيک بعلم من المصطفى ﷺ بدايتُهُ، وإليه مستندُهُ

وغايتُهُ، وحسبُ الراوي للحديث شرفاً وفضلاً، وجلالةً ونُبلاً، أن يكون أول سلسلة آخرها الرسولُ ﷺ، وإلى حضرته الشريفة بها الانتهاءُ والوصولُ، وطالما كان السلفُ الصالح يُقاسُون في تحمّله شدائدَ الأسفار، ليأخذوه عن أهله بالمشافهة، ولا يقنعون بالنقل من الأسفار فربما ارتكبوا غارب الاغتراب بالارتحال إلى البلدان الشاسعة لأخذ حديثٍ عن إمام انحصَرَتْ روايتُهُ فيه، أو لبيان وضع حديثٍ تتبعُوا سَنَدَهُ حتى انتهى إلى مَنْ يَختلِقُ الكذب ويفتريه، وتأسّى بهم مَنْ بعدهم من نَقَلةِ الأحاديث النبوية، وحَفَظَةِ السنة المصطفوية، فضبطُوا الأسانيد وقيدوا منها كلَّ شريدٍ، وسَبَروا الرواة بين تجريحٍ وتعديلٍ، وسلكوا في تحرير المتن أقوم سبيلٍ، ولا غرض لهم إلَّا الوقوفُ على الصحيح من أقوال المصطفى ﷺ وأفعاله، ونفي الشبهة بتحقيق السند واتصاله، فهذه هي المَنْقَبةُ التي تتسابقُ إليها الهِممُ العوالي، والمأثرة التي يُصرَف في تحصيلها الأيامُ والليالي.

وقال الإمام أبو الطيب الأثَري القَنُوجي رحمه الله في كتابه ”الحِطة في ذكر الصحاح الستة“: اعلم أنّ آنف العلوم الشرعية ومفتاحَها، ومشكاةَ الأدلة السمعية ومصباحَها، وعمدةَ المناهج اليقينية ورأسَها، ومبنى شرائع الإسلام وأساسَها، ومستندَ الروايات الفقهية كلّها، ومآخذَ الفنون الدينية دِقّها وجُلّها، وأسوةّ جملة الأحكام وأسَّها، وقاعدة جميع العقائد وأُسْطُقُسها، وسماءَ العبادات وقُطْبَ مَدَارها، ومركزَ المعاملات وَمَحطَّ حارّها وقارها، هو: علمُ

الحديث الشريف الذي تُعرف به جوامعُ الكَلِم، وتنفجرُ منه ينابيعُ الحِكَمَ، وتدورُ عليه رَحَى الشرح بالأسُر، وهو مِلاكُ كل نهي وأمر، ولولاهُ لقالَ من شاء ماشاء، وخَبَط الناسُ خَبْطَ عَشْواءَ، وركبوا متن عمياء، فطوبى لمن جَدَّ فيه، وحصل منه على تنويه يملك من العلوم النواصي، ويُقَرّبُ من أطرافها البعيد القاصي.

وَمَنْ لم يرضع من درّه، ولم يَخُضْ في بحره، ولم يقتطف من زهره، ثم تعرّض للكلام في المسائل والأحكام، فقد جار فيما حكم، وقال على الله تعالى مالم يعلم، كيف وهو كلام رسول الله ﷺ. والرسولُ (ﷺ) أشرفُ الخَلق كلّهم أجمعين، وقد أُوتي جوامعَ الكَلِم، وسواطعَ الحِكَم من عند رب العالمين. فكلا مُهُ أشرفُ الكَلِم وأفضلُها، وأجمعُ الحِكم وأكملُها، كما قيل: ’’كلامُ الملوك ملوكُ الكلام.‘‘ وهو تِلْوُ كلام الله تعالى العَلَّام، وثاني أدلة الأحكام، فإن علوم القرآن وعقائد الإسلام بأسرها، وأحكام الشريعة المطهرة بتمامها، وقواعد الطريقة الحقّه بحذافيرها، وكذا الكشفياتُ والعقلياتُ بنقيرها، وقِطْمِيرها، تتوقفُ على بيانه ﷺ، فإنها مالم تُوزَنْ بهذا القسطاس المستقيم، ولم تُضْرَب على ذلك المعيار القويم، لا يُعتمد عليها، ولا يُصار إليها.

فهذا العلم المنصوص، والبناءُ المرصوص، بمنزلة الصرّاف لجواهر العلوم، عقليّها ونقليّها، وكالنقَّاد لنقود كل الفنون، أَصليها وفرعيها من وجوه التفاسير والفقهيات ونصوص الأحكام، ومآخذ

عقائد الإسلام، وطرق السلوك إلى الله تعالى ذي الجلال والإكرام، فما كان منها كامل العيار، في نقد هذا الصرَّاف، فهو الحَرِيُّ بالترويج والاشتهار، وماكان زيفاً غيرا جيد عند ذاک النقاد، فهو القَمِين بالرد والطرد والإنكار.

فكلُّ قول يُصَدِّقُهُ خبرُ الرسول ﷺ، فهو الأصلحُ للقبول، وكلُّ ما لا يساعده الحديثُ والقرآن، فذلک في الحقيقة سَفُسَطَةٌ بلا برهان، فهی مصابيح الدُّجَى، ومعالِمُ الهدى، وبمنزلةِ البدر المنير، مَنْ انقاد فقد رَشَد واهتدى، وأوتي الخير الكثير، ومن أعرضَ عنها وتولّى فقد غَوَى وهَوَى، وما زاد نفسَهُ إلاّ التخسير، فإنه ﷺ نهى وأمر، وأنذرَ وبشَّر، وضَرَب الأمثالَ وذكّر، وإنها لَمِثْلُ القرآن بل هي أكثر، وقد ارتبطَ بها اتباعُهُ ﷺ الذي هو ملاک سعادة الدارين، والحياةُ الأبديةُ بلامَيْنٍ، كيف وما الحقُّ إلا فيما قاله ﷺ أو عَمِل به أو قرَّرَهُ أو أشار إليه أو تفكّر فيه، أو خطر بباله أو هَجَسَ في خَلَده واستقام عليه، فالعلمُ في الحقيقة هو علمُ السنة والكتاب، والعمل بهما في كل إياب وذهاب، ومنزلتُهُ من العلوم منزلةُ الشمس بين كواكب السماء، وَمَزِيّةُ أهله على غيرهم من العلماء، مزيةُ الرجال على النساء ﴿ذَلِکَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاْءُ﴾ [المائدة، ٥:٥٤]، فيَالَهُ من علم سِيْط بدمه الحقُّ والهدى، ونيْطَ بعنُقِهِ الفوزُ بالدرجات العُلى. وقد كان الإمام محمد ابن علي ابن الحسين (محمد الباقر) عليه السلام يقول: ”إنَّ من فقه الرجل بصيرتَهُ أو فِطنتَهُ

بالحديث.‘‘

فلذلک لا یزال یجري ذکر أقواله الکریمه وأحواله العظیمه وفضائله الشریفة وشمائله المنیفة علی لسان الصحابة والتابعین والرواة المحدثین ولم یبرح تمثال جماله الکریم وخیال وجهه الوسیم ونور حدیثه المستبین تحت أمر النبي الأمین المکین ﷺ:

١۔ کما روی ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ’’نضّر الله امرءًا سمع منّا شیئًا فبلّغه کما سمعه، فربّ مبلغٍ أوعٰی من سامع.‘‘

رواه الترمذي وأبوداوود.

٢۔ وعن زید بن ثابت رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: ’’نضّر الله المرء سمع منّا حدیثا فبلّغه غیره، فربّ حامل فقهٍ إلی من هو أفقه منه، وربّ حامل فقه لیس بفقیه.‘‘ رواه أبوداود.

٣۔ وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: ’’نضّر الله امرءًا سمع مقالتي، فحفظها ووعاها وأدّاها.‘‘ رواه الترمذي وأبوداود والشافعي واللفظ له والبیهقي.

٤۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ’’اللّهم ارحم خلفائي، قیل: ومن خلفاؤک؟ قال: الذین یأتون من بعدي یروون أحادیثي، ویعلّمونها الناس.‘‘ رواه الطبراني في الأوسط.

٥۔ وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: "بلّغوا عني ولو آية، وحدّثوا عن بني إسرائيل ولا حرج، ومن كذب عليّ متعمدًا فليتبوّأ مقعده من النار." رواه البخاري.

٦۔ وعن أبي قرصافة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: "حدّثوا عنّي بما تسمعون، ولا تقولوا إلا حقًا، ومن كذب عليّ بني له بيت في جهنم يرتعُ فيه." رواه الطبراني.

٧۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن رسول الله ﷺ أنه قال: "علِّموا ويسِّروا ولا تعسِّرو، وبشروا ولا تنفِّروا، وإذا غضب أحدكم فليسكت."

رواه أحمد والبخاري في الأدب.

٨۔ وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ: "تعلّموا الفرائض والقرآن، وعَلِّمُوا الناس، فإني مقبوض." رواه الترمذي.

٩۔ وعن عمرو بن عوف رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لبلال بن الحرث يومًا: "اعلم يا بلال قال: ما أعلم يا رسول الله، قال: أن من أحيا سنة من سنتي أميتت بعدي، كان له من الأجر مثل من عمل بها من غير أن ينقص من أجورهم شيء، ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله ورسوله، كان عليه مثل آثام من عمل بها، لا ينقص ذلك من أوزار الناس شيئا."

رواه الترمذي وابن ماجه.

١٠۔ وعن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ”المتمسّک بسنتي عند فساد أمتي له أجر شهيد.“ رواه الطبراني.

١١۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ”من تمسّک بسنّتي عند فساد أمتي فله أجر مئة شهيد.“ أخرجه البيهقي ورفعه.

١٢۔ وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنه قال: ”يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله، ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين.“ أخرجه ابن عدى في الكامل ورواه البيهقى في المدخل، والدارقطني في السنن، وأبونعيم في كتاب الضعفاء وذكر القسطلاني أنه يصير بطرقه حسنًا وجزم به العلائي.

١٣۔ وعن ثابت بن قيس رضی اللہ عنہ عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنه قال: ”تسمعون ويسمع منكم، ويسمع من الذين يسمعون منكم، ويسمع من الذين يسمعون من الذين يسمعون منكم.“ رواه الطبراني والحاكم.

١٤۔ وعن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ كان يقول: ”سيأتي قومٌ يجادلونكم بشُبُهات القرآن، فخذوهم بالسنن، فإنَّ اصحابَ السنن أعلم بكتاب الله عزوجل۔“ نقله الامام الشعراني في الميزان الكبرى.

فِإنَّ اللهَ جَعَلَ لَنَا الثِّقَاتَ لِإِسْنَادِ الرِّوَايَةِ وَإِبْلاَغِ الدِّيْنِ، لِأَنَّ الإِبْلاَغَ وَالإِسْنَادَ مِنْ خُصُوْصِيَاتِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، فَمَا مِنْ أُمَّةٍ مِّنْ أُمَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ كَانَتْ لَهَا هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ الْعِلْمِيَّةُ الرَّفِيْعَةُ تَبْلُغُ دِيْنَهَا

بِالإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ بَيْنَ نَبِيِّهَا وَبَيْنَ عُلَمَائِهَا، قَدْ فَاضَلَ اللهُ تَعَالَى بِهَا خَيْرَ أُمَّةٍ وَشَرَّفَ أَئِمَّتَهَا بِآدَابِهَا مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَى الْمُحَدِّثِيْنَ، وفي قوله تعالى: ﴿أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ﴾ [الأحقاف، ٤٦:٤] هي إشارةٌ إلى إسناد الحديث وروايته هذا الأمر في شأن الإسناد لرواية الدين، وقال الأئمّة الكبار من التّابعين:

١٥۔ منهم الإمام محمد بن سيرين رضي الله عنه (١١٠ھ) الّذي قال: ''إن هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم''. رواه مسلم.

١٦۔ وعنه قال: ''لم يكونوا يسألون عن الإسناد، فلما وقعت الفتنة قالوا: سمّوا لنا رجالكم، فيُنظر إلى أهل السنة فيؤخذ حديثهم، وينظر إلى أهل البدع فلا يؤخذ حديثهم''. رواه مسلم.

١٧۔ وعن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنهم (١٢٥ھ) قال: ''لا يحدِّث عن رسول الله ﷺ إلا الثقات''. رواه مسلم والدارمي.

١٨۔ وعن عبد الله بن المبارك رضي الله عنه (١٨١ھ) قال: ''الإسناد من الدين ولولا الإسناد لقال من شاء ماشاء''. رواه مسلم.

١٩۔ وعنه رضي الله عنه قال: ''بيننا وبين القوم القوائم يعني الإسناد.'' رواه مسلم.

٢٠۔ وعن الإمام الشافعي رضي الله عنه (٢٠٤ھ) قال: ''مَثَلُ الذي يطلب العلم بلا حجة، مثل حاطب ليل، يحمل حُزْمَةَ حطب فيها

أفعى، تَلْدغه وهو لا يدري.“

رواه البيهقي.

٢١۔ وعن الربيع بن سليمان المرادي رضی اللہ عنہ (١٧٤هـ) : ”مثل الّذي يطلب الحديث بلا إسناد، مثل حاطب ليل.“

٢٢۔ وعن سفيان الثوري رضی اللہ عنہ (١٦١هـ) قال: ”الإسناد سلاح المؤمن، فإذا لم يكن معه سلاح، فبأي شيء يقاتل.“ رواه الذهبي والخطيب.

٢٣۔ قال صالح بن أحمد (٣٨٤ هـ): ”يعني إن الحديث بلا إسناد ليس بشيء وإن الإسناد دُرج المتون به يوصل إليها.“ رواه الخطيب.

فجمع الأئمة سنته المطهرة وأحاديثه الشريفة في الكتب ورتّبوها في المؤلفات، وقسموها في الطبقات والدرجات قد صحّ طلوع شمسه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم على مطلع الصحاح، وأضاءت جميع لوامعه على منظر الجوامع، وتسنّنت عنه الأحكام والمِنَنُ في السّنن وتعدّدت طرقه بأسانيد أصحابه في المسانيد، وانتشرت مَعَالِمُه بالأسماء على الهجاء في المعاجم، واشتملت أحكامه مبوّبة في المصنفات، واستدرِكت روايات كماله على نفس الشرط في المستدركات، واستخرجت مرويّاته بأسانيد أخرى في المستخرجات، واختيرت اللآلى الجيّدة من كلامه في المنتقى، وجمعت أخباره المأثورة في

الآثار و نوّرت أنوار أشعته في الأجزاء.

وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الشُّهُوْدِ الْعُدُوْلِ الثِّقَاتِ، وَأَتْبَاعِهِ أَهْلِ الصِّدْقِ وَالْاِعْتِبَارِ وَالْمُتَابَعَاتِ، الَّذِيْنَ ضَبَطُوْا فِي صَدُوْرِهِمُ الْمَعَارِفَ وَالْمِنَنَ، وَبَلَّغُوْا إِلَيْنَا أَحْكَامَ الْكِتَابِ وَالسُّنَنَ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ مَوْصُوْفٌ بِالتَّدْلِيْسِ وَالتَّضْلِيْلِ. لِأَنَّهُمْ صَرَّحُوْا فِي الرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ وَالْهِدَايَةِ بَالْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ، حَتَّى جَعَلَ اللهُ بِهِمْ غَرِيْبَ الدِّيْنِ عَزِيْزًا مُؤَهَّلًا وَقَوِيَّ الشِّرْكِ ضَعِيْفًا مُسَلْسَلًا وَصَارَ قَوْلُ وَعَمَلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ صَحِيْحًا، حَسَنًا، جَيِّدًا، قَوِيًّا، صَالِحًا، مَعْرُوْفًا، مَحْفُوْظًا، ثَابِتًا، وَمُجَوَّدًا.

قد ألّفت هذه الرسالة ولخصت فيها مسألة مهمة عظيمة وسميتها ’’الخطبة المفيدة‘‘ تتضمن ما يأتي به شواهد الحق من النصيحة في أصول الحديث وفروعِ العقيدة الصحيحة السديدة وهذه الأنوار المكنونة والأسرار المخزونة، تنزل على سماء الروح من الملاء الأعلى وتضيء على مطلع القلب بعد كشف الغطاء فاشرب من هذه الكأسة على قدر ما تستطيع وما تشاء وانتفع بها بالأخذ والحفظ والتحمل والأداء على قدر ما اقتضى فتوكل على الله وأسأل الله تعالى أن يجعل هذه الخطبة نافعة ومفيدة وصحيحة وسديدة بحرمة سيد الأنبياء والمرسلين وصلّى الله عليه وآله وأصحابه وأتباعه أجمعين إلى يوم الدين.

كتبه

الرّاجى إلى الربّ الغفور العلى

والفقير إلى حضرة النّبي المصطفىٰ ﷺ

خادم العلم والحديث

الدكتور محمد طاهر القادري

ابن الشيخ الدكتور فريد الدين القادري

باكستان

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

﴿اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے ○ اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے ○﴾

(القرآن، النجم، ۵۳: ۳، ۴)

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

الإِيْمَانُ وَالإِسْلَامُ وَالإِحْسَانُ

﴿اِیمان، اِسلام اور اِحسان﴾

۱. فَصْلٌ فِي الْإِيُمَانِ

﴿ایمان کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي حَقِيُقَةِ الْإِيُمَانِ

﴿حقیقتِ ایمان کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ وَأَوُصَافِهِ

﴿مومن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۴. فَصْلٌ فِي الْإِسُلَامِ

﴿اِسلام کا بیان﴾

۵. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُسُلِمِ وَأَوُصَافِهِ

﴿مسلمان کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۶. فَصْلٌ فِي حَقِّ الْمُسُلِمِ عَلَى الْمُسُلِمِ

﴿مسلمان کے مسلمان پر حقوق کا بیان﴾

۷. فَصْلٌ فِي الْإِحُسَانِ

﴿اِحسان کا بیان﴾

۸. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُحُسِنِ وَأَوُصَافِهِ

﴿محسن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۹. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْكُفُرِ وَالنِّفَاقِ

﴿کفر اور نفاق کی علامات کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي الْإِيْمَانِ

﴿ ایمان کا بیان ﴾

١/ ١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا: إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا إله إلا الله (یعنی وحدانیتِ الٰہی) کا اقرار کرنا ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا ہے، اور حیاء بھی ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔''

٢/ ٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أمور الإيمان، ١/ ١٢، الرقم: ٩، ولفظه: الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةٌ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، ١/ ٦٣، الرقم: ٣٥، وزاد (أَوْبِضْعٌ وَسِتُّوْنَ)، والترمذى بنحوه فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فى استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ٥/ ١٠، الرقم: ٢٦١٤، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى ردّ الإرجاء، ٤/ ٢١٩، الرقم: ٤٦٧٦، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: ذكر شعب الإيمان، ٨/ ١١٠، الرقم: ٥٠٠٥، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/ ٢٢، الرقم: ٥٧۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حلاوةِ الإيمانِ، ١/ ١٤، الرقم: ١٦، وفى كتاب: الإيمان، باب: مَنْ كَرِهَ أن يعودَ فِى الكفرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِى النَّارِ مِنَ الْإِيْمَانِ، ١/ ١٦، الرقم: ٢١، وفى كتاب: الإكراهِ، باب: ←

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: (وفي رواية: حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ) أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَ أَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَ أَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس (اور ایک روایت میں ہے کہ اسلام کی مٹھاس) کو پالے گا: اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ عزوجل کی وجہ سے ہو، کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اسی طرح ناپسند کرتا جیسے وہ خود کو آگ میں پھینکا جانا ناپسند کرتا ہو۔‘‘

٣/٣. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

.......مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ، ٦/٢٥٤٦، وفى كتاب: الأدب، باب: الْحُبِّ فِى اللّٰهِ، ٥/٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم: ٤٣، والترمذي فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: (١٠)، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: طعم الإيمان، ٨/٩٤، الرقم: ٤٩٨٧، وفى باب: حلاوة الإيمان، ٨/٩٦، الرقم: ٤٩٨٨، وفى كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: حلاوة الإسلام، ٨/٩٧، الرقم: ٤٩٨٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ، ٢/١٣٣٨، الرقم: ٤٠٣٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٠٣، الرقم: ١٢٠٢١، وأبويعلى فى المسند، ٥/١٩٤، الرقم: ٢٨١٣، وابن حبان فى الصحيح، ١/٤٧٤، الرقم: ٢٣٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/١٦٤، الرقم: ٣٠٣٦٠.

الحديث رقم ٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: جامع أوصاف الإسلام، ١/٦٥، الرقم: ٣٨، والنسائى فى السنن الكبرى، سورة الأحقاف، ٦/٤٥٨، الرقم: ١١٤٨٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤١٣، والدارمى فى السنن، ٢/٣٨٦، الرقم: ٢٧١٠، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٣/٢٢٢، الرقم: ١٥٨٤، وابن منده فى الإيمان، ١/٢٨٦، الرقم: ١٤٠، وابن أبى عاصم فى السنة، ١/١٥، الرقم: ٢١.

اللهِ، قُلْ: لِي فِي الإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَکَ (وفي حديث أبي أسامة: غَيْرَکَ). قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ پھر میں آپ کے بعد (اور ابو اسامہ سے مروی روایت میں ہے کہ عرض کیا: آپ کے سوا) اسے کسی اور سے دریافت نہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، پھر اس پر پختگی سے قائم رہو۔“

٤/ ٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتَّى أَکُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَذَکَرَ نَحْوَهُ.(۱)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔“

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! (اِس کے بعد سابقہ الفاظِ حدیث ہیں)۔“

٥/ ٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الإِيْمَانِ، ١/ ١٤، الرقم: ١٥، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: وجوب محبّة رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أکثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ١/ ٦٧، الرقم: ٤٤.

(١) أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإِيْمَانِ، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الإِيْمَانِ، ١/ ١٤، الرقم: ١٤.

الحديث رقم ٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة ←

(وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلِ) حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘

٦/ ٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْکَ مِنْ نَفْسِکَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں (تم اس وقت تک مومن نہیں ہو

.......رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ١/ ٦٧، الرقم: ٤٤، وأحمد بن حنبل مثله في المسند، ٥/ ١٦٢، الرقم: ٢١٤٨٠، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٦، الرقم: ٣٨٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٢٩، الرقم: ١٣٧٥، وابن حيان في العظمة، ٥/ ١٧٨٠، الرقم: ٢٨٢٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٥٣، الرقم: ٦١٦٩، وابن منصور في كتاب السنن، ٢/ ٢٠٤، الرقم: ٢٤٤٣۔

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ، باب: كَيْفَ كَانَتْ يَمِيْنُ النَّبِيِّ ﷺ، ٦/ ٢٤٤٥، الرقم: ٦٢٥٧۔

سکتے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، چنانچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اب (تمہارا ایمان کامل ہوا) ہے۔‘‘

۷ / ۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے دینے سے ہاتھ روک لیا پس اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا ہے۔‘‘

۸ / ۸۔ عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ. قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ، وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے عفیر نامی

الحديث رقم ۷: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه ٤/ ٢٢٠، الرقم: ٤٦٨١، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٧٨ الرقم: ٢٦٩٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٤١، الرقم: ٩٠٨٣۔

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: اسم الفَرَسِ والحمار، ٣/ ١٠٤٩، الرقم: ٢٧٠١، وفي كتاب: اللباس، باب: إرداف الرَّجُلِ خلف الرجلِ، ٥/ ٢٢٢٤، الرقم: ٥٦٢٢، وفي كتاب: الاستئذان، باب: مَن أجاب ←

دراز گوش پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں تک نہ پہنچادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہیں یہ خوشخبری مت دو کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے)۔‘‘

٩/ ٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذُ ابْنَ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوْا. وَ أَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

------ بَلَبّيك وسعديك، ٥/ ٢٣١٢، الرقم: ٥٩١٢، وفى كتاب: الرقاق، باب: من جاهد نفسه فى طاعة الله، ٥/ ٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٥، وفى كتاب: التوحيد، باب: ماجاء فى دُعَاءِ النَّبِيِ ﷺ أُمَّتَهُ إلى توحيد الله تبارك وتعالى، ٦/ ٢٦٨٥، الرقم: ٢٩٣٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة، ١/ ٥٨۔ ٥٩، الرقم: ٣٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى افتراق هذه الأمة، ٥/ ٢٦، الرقم: ٢٦٤٣، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ٢/ ١٤٣٥، الرقم: ٤٢٩٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٣/ ٤٤٣، الرقم: ٥٨٧٧۔

الحديث رقم ٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: العلم، باب: مَن خصَّ بالعلم قوما دون قومٍ، كراهيةَ أن لَا يَفْهَمُوا، ١/ ٥٩، الرقم: ١٢٨، ومسلم فى الصحيح، ←

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت معاذ سے) فرمایا: اے معاذ بن جبل! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ و سعدیک! حضرت انس کہتے ہیں کہ تین مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ کو مخاطب کیا اور ہر مرتبہ حضرت معاذ نے یہی الفاظ دہرائے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس بات سے لوگوں کو مطلع نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اگر تم انہیں یہ بات بتا دو گے تو وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے) چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنے انتقال کے وقت بیان کی تاکہ حدیث بیان نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار نہ ہوں۔‘‘

------ كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ۱/ ۶۱، الرقم: ۳۲، والبيهقى فى شعب الإيمان، ۱/ ۱۴۷، الرقم: ۱۲۵، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ۴/ ۸۴۱، الرقم: ۱۵۶۴، وابن منده فى الإيمان، ۱/ ۲۳۴، الرقم: ۹۳، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲/ ۲۶۶، الرقم: ۲۳۴۴۔

فَصْلٌ فِي حَقِيقَةِ الإِيْمَانِ

﴿حقیقتِ ایمان کا بیان﴾

١٠/ ١٠. عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنهم، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’امام عبدالسلام بن ابی الصلت الہروی امام علی بن موسی الرضا سے وہ اپنے والد (امام موسی الرضا) سے وہ امام جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد (امام محمد الباقر) سے وہ امام علی بن حسین سے وہ اپنے والد (امام حسین علیہ السلام) سے وہ (اپنے والد) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) امام ابوصلت ہروی فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنهم﴾ کسی پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔‘‘

١١/ ١١. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ

الحديث رقم ١٠: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/ ٢٥، الرقم: ٦٥، والطبرانى فى العمجم الأوسط، ٦/ ٢٢٦، الرقم: ٦٢٥٤، ٨/ ٢٦٢، الرقم: ٨٥٨٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٤٧، الرقم: ١٦، والمروزى فى تعظيم قدر الصلاة، ٢/ ٧٤٢، والسيوطى فى شرحه سنن ابن ماجه، ١/ ٨، الرقم: ٦٥، وابن القيم فى حاشية على سنن أبى داود، ٢/ ٢٩٤.

الحديث رقم ١١: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/ ٢٦٦، الرقم: ٣٣٦٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/ ٣٦٢، الرقم: ١٠٥٩٠-١٠٥٩١، وابن أبى شيبة ←

اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ، قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُوْلُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيْقَةٌ، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِکَ؟ فَقَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِذَالِکَ لَيْلِي وَاظْمَأَنَّ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وفي رواية: قَالَ عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَاظْمَأْتُ نَهَارِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ عَرْشَ رَبِّي بَارِزًا) وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُوْنَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَـلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَبْتَ فَالْزَمْ، مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.[1]

”حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقت ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں (دیدارِ الٰہی کی طلب میں) پیاسا رہتا ہوں اور

...... فی المصنف، ٦/ ١٧٠، الرقم: ٣٠٤٢٣، وعبد بن حميد فی المسند، ١/ ١٦٥، الرقم: ٤٤٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/ ٥٧، وقال: رواه البزار، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١/ ٣٦.

(١) أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ١٧٠، الرقم: ٣٠٤٢٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/ ٣٦٣، الرقم: ١٠٥٩٢، وفی کتاب الزهد الکبير، ٢/ ٣٥٥، الرقم: ٩٧٣، وابن المبارک فی الزهد، ١/ ١٠٦، الرقم: ٣١٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/ ٥٧، وقال الهيثمی: رواه البزار.

حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

’’اور یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا، پس اس حالت کو قائم رکھنا، تو وہ مومن ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے۔‘‘

۱۲ / ۱۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الإِيْمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ لِلّٰهِ وَيَرْضَى لِلّٰهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ اسْتَحَقَّ حَقِيقَةَ الإِيْمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْکَرُوْنَ بِذِکْرِي وَأُذْکَرُ بِذِکْرِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز ومحور فقط خوشنودی ذاتِ الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پالیا، اور بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔‘‘

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۴۳۰، الرقم: ۱۵۶۳۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱ / ۲۰۳، الرقم: ۶۵۱، وابن أبي الدنيا في کتاب الأولياء، ۱ / ۱۵، الرقم: ۱۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۵ / ۱۵۲، الرقم: ۷۷۸۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴ / ۱۴، الرقم: ۴۵۸۹، وابن رجب في جامع العلوم والحکم، ۱ / ۳۶۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۵۸.

١٣/ ١٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ، وَ لَا يَدْخُلُ (الْجَنَّةَ رَجُلٌ) لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔‘‘

١٤/ ١٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الْإِيْمَانِ: مَنْ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُدْخِلْهُ غَضَبُهُ فِي بَاطِلٍ، وَمَنْ إِذَا رَضِيَ لَمْ يُخْرِجْهُ رِضَاهُ مِنْ حَقٍّ، وَمَنْ إِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں اخلاق ایمان میں سے ہیں: جب کسی کو غصہ آئے تو وہ غصہ اسے (عمل) باطل میں نہ ڈال دے، اور جب کوئی خوش ہو تو وہ خوشی اسے حق سے نکال نہ دے، اور وہ شخص جو قدرت رکھتا ہے مگر پھر بھی وہ چیز نہیں لیتا جو اس کی نہیں ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٩٨، الرقم: ١٣٠٧١، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٤١، الرقم: ٨، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢/ ٦٢، الرقم: ٨٨٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٤٠، الرقم: ٣٨٦٠، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٧٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد ووثّقه، ١/ ٥٣۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الطبرانى فى المعجم الصغير، ١/ ١١٤، الرقم: ١٦٤، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ٨٧، الرقم: ٢٤٦٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ٥٩، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ١٤٨۔

فَصْلٌ فِي عَـلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ وَ أَوْصَافِهِ

﴿مومن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

١٥ / ١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ ﷻ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ ﷻ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ ﷻ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔“

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاري فی الصحيح، كِتاب: الْأَدَبِ، باب: مَن كَانَ يُؤْمِنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، ٥/ ٢٢٤٠، الرقم: ٥٦٧٢، وَ فِی كِتاب الْأَدَبِ، باب: إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَ خِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ، ٥/ ٢٢٧٣، الرقم: ٥٧٨٥، وفی كتاب: الرِّقَاقِ، باب: حِفْظِ اللِّسَانِ، ٥/ ٢٣٧٦، الرقم: ٦١١٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير، ١/ ٦٩٦٨، الرقم: ٤٧-٤٨، والترمذی فی السنن، كتاب: الصفة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٠)، ٤/ ٦٥٩، الرقم: ٢٥٠٠، وقال أبوعيسى: هذا حديث صحيح، وفی الباب: عن عَائِشَةَ وَ أَنَسٍ وَ أَبِی شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ الْكَعْبِيِّ الْخَزَاعِيِّ وإسمُهُ خُوَيْلَدُ بْنُ عَمْرٍو، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی حق الجوار، ٤/ ٣٣٩، الرقم: ٥١٥٤، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: حق الجوار، ٢/ ١٢١١، الرقم: ٣٦٧٢، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٢٧٣، الرقم: ٥١٦، والدارمی فی السنن، ٢/ ١٣٤، الرقم: ٢٠٣٦.

١٦/ ١٦۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعضُهُ بَعْضًا، وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوموسیٰ (اَشعری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک (مضبوط) دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے، اور (اس بات کی وضاحت کے طور پر) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔‘‘

١٧/ ١٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وزاد مسلم: أَوْ قَالَ لِجَارِهِ.

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتابُ: المَظَالِمِ، باب: نَصرِ المَظْلُوْمِ، ٢/ ٨٦٣، الرقم: ٢٣١٤، وفی كتاب: الصلاة، باب: تشبيك الأصابع فی المسجد وغيره، ١/ ١٨٢، الرقم: ٤٦٧، وفی كتاب: الأدب، باب: تعاون المؤمنين بعضهم بعضا، ٥/ ٢٢٤٢، الرقم: ٥٦٨٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآدب، باب: تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ٤/ ١٩٩٩، الرقم: ٢٥٨٥، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی شفقة المسلم على المسلم، ٤/ ٣٢٥، الرقم: ١٩٢٨، والنسائی فی السنن، كتاب: الزكاة، باب: أجر الخازن إذا تصدق بإذن مولاه، ٥/ ٧٩، الرقم: ٢٥٦٠، وابن حبان فی الصحيح، ١/ ٤٦٧، الرقم: ٢٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٤٠٤۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإِيْمَانِ، باب: مِنَ الْإِيْمَانِ أَنْ يُحِبُّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ، ١/ ١٤، الرقم: ١٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، ١/ ٦٧، الرقم: ٤٥، والترمذی فی السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٤/ ٦٦٧، الرقم: ٢٥١٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨/ ١١٥، الرقم: ٥٠١٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ١/ ٢٦، الرقم: ٦٦۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (اور مسلم نے یہ اضافہ کیا:) یا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے پڑوسی کے لئے۔''

۱۸/ ۱۸۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيلَ :مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِى لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو شُریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون (مومن نہیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔''

۱۹/ ۱۹۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

الحديث رقم ۱۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتابُ: الأدَبِ، باب: إِثْمِ مَن لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، ۵/ ۲۲۴۰، الرقم: ۵۶۷۰، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان تحريم ايذاء الجار، ۱/ ۶۸، الرقم: ۴۶، والحاكم فی المستدرك، ۱/ ۵۳، الرقم: ۲۱، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح.

الحديث رقم ۱۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رَحْمَةِ النَّاسِ وَ البَهَائِمِ، ۵/ ۲۲۳۸، الرقم، ۵۶۶۵، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ۴/ ۱۹۹۹، الرقم: ۲۵۸۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/ ۲۷۰، والبيهقی فی السنن الكبری، ۳/ ۳۵۳، الرقم: ۶۲۲۳، وفی شعب الإيمان، ۶/ ۴۸۱، الرقم: ۸۹۸۵، والبزار فی المسند، ۸/ ۲۳۸، الرقم: ۳۲۹۹، وابن منده فی: الإيمان، ۱/ ۴۵۵، الرقم: ۳۱۹، وابن سليمان القرشی فی من حديث خيثمة، ۱/ ۷۴.

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی مثال ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، چنانچہ جب جسم کے کسی بھی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کا شریک ہوتا ہے۔‘‘

٢٠ / ٢٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُؤْمِنُ؟ قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: مَنْ أَمِنَهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ، وَ الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ فَاجْتَنَبَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم جانتے ہو مومن کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے اہلِ ایمان اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں، اور مہاجر وہ ہے جس نے برائی چھوڑ دی اور اس سے پرہیز کیا۔‘‘

٢١ / ٢١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ أَخِيْهِ إِذَا رَأَى فِيْهِ عَيْبًا أَصْلَحَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے، جب وہ اس میں کوئی برائی دیکھتا ہے تو اس برائی کی اصلاح کر لیتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٢٠٦، ٢١٥، الرقم: ٦٩٢٥، ٧٠١٧، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/ ٢٩١، الرقم: ٣١٨٨، وفى المعجم الكبير، ٣/ ٢٩٩، الرقم: ٣٤٦٢، والمروزى فى تعظيم قدر الصلاة، ٢/ ٦٠٣، الرقم: ٦٤٢.

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخارى فى الأدب المفرد، ١/ ٩٣، الرقم: ٢٣٨، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ٤٨٥، الرقم: ١٣٧٨، والعسقلانى فى تهذيب التهذيب، ٥/ ١٨١، الرقم: ٣٥٧، والمزى فى تهذيب الكمال، ١١/ ٤٢٨، الرقم: ٢٥١٥، ٣٢٥٦.

فَصْلٌ فِي الإِسْـلَامِ

﴿اِسلام کا بیان﴾

٢٢ / ٢٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

٢٣ / ٢٣۔ عَنْ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَ حَجُّوْا وَاعْتَمِرُوْا وَاسْتَقِيْمُوا يُسْتَقَمْ بِكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مَعَاجِمِهِ الثَّلَاثَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: قول النبى ﷺ: بُنى الإسلام على خمس، ١ / ٢١، الرقم: ٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان أركان الإسلام ودعائمه العظام، ١ / ٤٥، الرقم: ١٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء بني الإسلام على خمس، ٥ / ٥، الرقم: ٢٦٠٩، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: على كم بنى الإسلام، ٨ / ١٠٧، الرقم: ٥٠٠١۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١ / ٩٩، الرقم: ١٣٦، وفي المعجم الأوسط، ٢ / ٢٩٨، الرقم: ٢٠٣٤، وفي المعجم الكبير، ٧ / ٢١٦، الرقم: ٦٨٩٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٠١، الرقم: ١١١٥، وقال: رواه الطبراني في الثلاثة وإسناده جيد إن شاء الله تعالى، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١ / ٤٥، ٣ / ٢٠٥۔

”حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، استقامت اختیار کرو، تمہیں استقامت دی جائے گی۔“

٢٤ / ٢٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرَّةَ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ رَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ وَ صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَصُمْتُ الشَّهْرَ وَقُمْتُ رَمَضَانَ وَآتَيْتُ الزَّکَاةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا کَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ قضاعہ کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، ماہ رمضان کے روزے بھی رکھوں اور اس ماہ میں قیام بھی کروں اور زکوٰۃ بھی ادا کروں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں فوت ہوجائے وہ (روز قیامت) صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہوگا۔“

٢٥ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَمْسٌ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٤٠، الرقم: ٢٢١٢، وابن حبان في الصحيح، ٨ / ٢٢٣، الرقم: ٣٤٣٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٣٠٨، الرقم: ٣٦١٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ١٤٥، ٣٠٢، الرقم: ٥٣١، ١١٢٠، ٢ / ٦٤، الرقم: ١٥٠٥، وقال: رواه البزار بإسناد حسن وابن خزيمة وابن حبان، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٥ / ٢٣، الرقم: ٢٥٥٨، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٠٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١ / ٤٦، وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح، وفي موارد الظمآن، ١ / ٣٦، الرقم: ١٩.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في المحافظة على وقت الصلوات، ١ / ١١٦، الرقم: ٤٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ←

مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوْئِهِنَّ وَرُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ کام ایسے ہیں جنہیں جو شخص بھی ایمان کی حالت میں سرانجام دے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جو شخص وضو، رکوع، سجود اور اوقات کا خیال رکھ کر پانچ وقت کی نماز کی پابندی کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور زکوٰۃ ادا کرکے اپنے نفس کی پاکیزگی کا سامان کرے اور امانت ادا کرے۔‘‘

٢٦ / ٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَقَرَى الضَّيْفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، رمضان کے روزے رکھے اور مہمان

------ ٢/ ٥٦، الرقم: ٧٧٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ١٤٨، ٣٠٠، الرقم: ٥٤٤، ١١٠٥، وقال: رواه الطبراني في الكبير بإسناد جيد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٤٧، وقال: رواه الطبراني بإسناد جيد، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/ ٢١٥، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/ ٣٢، الرقم: ١٤، وقال: إسناده حسن.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ١٣٦، الرقم: ١٢٦٩٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ٩٢، الرقم: ٩٥٩٣، وابن راشد في الجامع، ١١/ ٢٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٣٠١، الرقم: ١١١٦، ٣/ ٢٥٢، الرقم: ٣٩١٤، وقال: رواه الطبراني في الكبير وله شواهد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٤٥.

نوازی کی وہ جنت میں داخل ہوگیا۔‘‘

۲۷ / ۲۷۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضي الله عنهما قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ، فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا، بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: يَا أُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: فَقَالَ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا، وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا. وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: بَعْثُ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ، ٤ / ١٥٥٥، الرقم: ٤٠٢١، وفي كتاب: الديات، باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَ مَنْ أَحْيَاهَا، [المائدة: ٣٢]، ٦ / ٢٥١٩، الرقم: ٦٤٧٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لَا إِله إلا الله، ١ / ٩٧، الرقم: ٩٤-٩٧، وابن منده في الإيمان، ١ / ٢٠٨، ٢١٠، الرقم: ٦٣-٦٥، وَ قَالَ ابن منده: هَذَا حَدِيْثٌ مُجْمَعٌ عَلَى صِحَّتِهِ، والبزار في المسند، ٧ / ٦٣، الرقم: ٢٦١٢، والطيالسي في المسند، ١ / ٨٧، الرقم: ٦٢٦، وأبونعيم في المسند المستخرج، ١ / ١٧١، الرقم: ٢٧٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢ / ١٩٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٢ / ٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤ / ٥٤٧۔

الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اسْتَغْفِرْلِي. قَالَ: وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَزِيْدُهُ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِلاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کے لئے حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔ ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور انہیں شکست دے دی۔ میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا، جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ۔ انصاری تو (اس کی زبان سے) کلمہ سن کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار مار کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا؟ حضور ﷺ بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں افسوس کر رہا تھا کہ کاش آج سے پہلے اِسلام نہ لایا ہوتا۔

’’ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو تکلیف دی، چند صحابہ کرام کا نام لے کر بتایا کہ فلاں فلاں کو اس نے شہید کیا ہے۔ میں نے اس پر حملہ کیا جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے قتل کر دیا؟ عرض کیا: جی حضور! فرمایا: جب روزِ قیامت لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار کیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جب روزِ قیامت لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ حضور ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے کہ جب قیامت کے دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کا کلمہ آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے؟‘‘

٢٨ / ٢٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإِيْمَانِ، باب: حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ، ١ / ٢٤، الرقم: ٤١، والنسائی فی السنن، کتاب: الإيمان وشرائعه، باب: حسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ، ٨ / ١٠٥، الرقم: ٤٩٩٨۔

إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ، يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص نے اسلام قبول کرلیا اور اس کا اسلام خوب نکھرا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام گزشتہ خطائیں معاف فرما دیتا ہے اور پھر اس کے بعد اس کا بدلہ ہے، اس کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور برائی کا صرف اسی کے برابر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی درگزر فرما دے۔“

٢٩/ ٢٩۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، قُلْتُ: وَ مَا الإِسْلَامُ؟ فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ، وَتُؤْمِنُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا، لِخَيْرِهَا وَشَرِّهَا، حُلْوِهَا وَ مُرِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لو، سلامتی میں رہو گے۔ میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور تقدیر پر ایمان لاؤ، خواہ بھلی ہو یا بری، شیریں ہو یا تلخ۔“

٣٠/ ٣٠۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَالَّذِي

الحديث رقم ٢٩: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: في القدر، ١/ ٣٤، الرقم: ٨٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٧/ ٨١، الرقم: ١٨٢، وابن أبى عاصم فى السنة، ١/ ٧٦، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٧/ ١٩٩، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ١/ ١٤، الرقم: ٣٠۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١/ ٣٧٦، ٣٧٧، الرقم: ١٦٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣، الرقم: ٢٠٠٢٢، والطبرانى في المعجم ←

بَعَثَکَ بِالْحَقِّ! مَا أَتَيْتُکَ حَتَّى حَلَفْتُ عَدَدَ أَصَابِعِي هَذِهِ أَنْ لَا آتِيَکَ فَمَا الَّذِي بَعَثَکَ بِهِ؟ قَالَ: الإِسْلَامُ. قَالَ: وَ مَا الإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تُسْلِمَ قَلْبَکَ ِللهِ، وَأَنْ تُوَجِّهَ وَجْهَکَ ِللهِ وَأَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُوَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، أَخَوَانِ نَصِيْرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْ أَحَدٍ تَوْبَةً أَشْرَکَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں اس وقت تک آپ کے پاس نہیں آیا جب تک میں نے اپنی ان انگلیوں کے برابر قسم نہ کھالی کہ میں آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔ وہ کون سی چیز ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا؟ فرمایا: اسلام۔ عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنا دل اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے اور یہ کہ تو فرض نماز ادا کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر، یہ دونوں (نماز و زکوٰۃ) دو مددگار بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں فرماتا جس نے اسلام لانے کے بعد شرک کیا۔‘‘

۳۱ / ۳۱۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ مَا لَهُ! وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَبٌ مَا لَهُ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ،

الكبير، ١٩ / ٤٢٦، الرقم: ١٠٣٦، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٣٢، والمروزی فی تعظيم قدر الصلاة، ١ / ٤١٠، الرقم: ٤٠٣، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٣٧، الرقم: ٢٨.

الحديث رقم ٣١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٢ / ٥٠٥، الرقم: ١٣٣٢، وفی كتاب: الأدب، باب: فضل صِلَةِ الرَّحِمِ، ٥ / ٢٢٣١، الرقم: ٥٦٣٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإيمان الذی يدخل به الجنة، وأن من تمسك بما أمربه دخل الجنة، ١ / ٤٢، الرقم: ١٣، والنسائی فی السنن الكبرى، ٣ / ٤٤٥، الرقم: ٥٨٨٠، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ٣٨، الرقم: ٣٢٤٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٤١٨، الرقم: ٢٣٥٩٦، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤ / ١٣٩، الرقم: ٣٩٢٥، وابن منده فی الإيمان، ١ / ٢٦٧، الرقم: ١٢٦.

وَتَصِلُ الرَّحِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کو انجام دینے سے میں جنت میں داخل ہو سکوں۔ (اس شخص کو آگے بڑھتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتے دیکھ کر) لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ کیوں اس طرح بات کر رہا ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ نہیں ہوا۔ اسے مجھ سے کام ہے۔ اسے کہنے دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں سے میل جول اور حسنِ سلوک کرو۔“

٣٢ / ٣٢۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَ صِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَ ذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ

الحديث رقم ٣٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الزّكاةُ مِنَ الإسلام، ١ / ٢٥، الرقم: ٤٦، وفى كتاب: الصوم، باب: وجوب صوم رمضان، ٢ / ٦٦٩، الرقم: ١٧٩٢، وفى كتاب: الشهادات، باب: كيفَ يُسْتَحْلَفُ، ٢ / ٩٥١، الرقم: ٢٥٣٢، وفى كتاب: الحِيَل، باب: في الزكاة، وأن لا يُفرّق بينَ مُجتَمِعٍ ولا يُجمَعَ بين مُتَفرّقٍ، خشيةَ الصَّدَقَةِ، ٦ / ٢٥٥١، الرقم: ٦٥٥٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الصلوات التي هي أحد أركان الإسلام، ١ / ٤٠، الرقم: ١١، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: فرض الصلاة، ١ / ١٨، الرقم: ٣٩١، والنسائى فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: كم فرضت فى اليوم والليلة، ١ / ٢٢٦، الرقم: ٤٥٨، وفى كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: الزكاة، ٨ / ١١٨، الرقم: ٥٠٢٨، ومالك فى الموطأ، ١ / ١٧٥، الرقم: ٤٢٣، والشافعى فى المسند، ١ / ٢٣٤، وابن حبان فى الصحيح، ٥ / ١١، الرقم: ١٧٢٤۔

عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَ هُوَ يَقُوْلُ: وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نجد کا رہنے والا ایک شخص اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی گنگناہٹ تو سنائی دیتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہیں آتی تھی، حتی کہ جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات کے (چوبیس گھنٹوں) میں پانچ نمازیں (فرض ہیں)۔ اس نے سوال کیا: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز بھی مجھ پر فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے۔ ہاں، اگر تم نفل نماز ادا کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے (فرض ہیں)۔ سائل نے دریافت کیا: کیا رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے البتہ اگر تم نفل رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ آپ ﷺ نے اسے زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا۔ اس شخص نے دریافت کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کوئی ادائیگی ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے البتہ تم رضا کارانہ طور پر کچھ (صدقہ) دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑ گیا اور کہتا جاتا تھا: بخدا! میں نہ اس میں کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کسی قسم کی کمی کروں گا۔ آپ ﷺ نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) فرمایا: وہ فلاح پا گیا اگر اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی۔‘‘

٣٣ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٢/ ٥٠٦، الرقم: ١٣٣٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الإيمان الذی يدخل به الجنة وأن تمسك بما أمربه دخل الجنة، ١/ ٤٤، الرقم: ١٤، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤/ ١٢، وأبوعوانة فی المسند، ١/ ١٧، الرقم: ٤، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/ ٢٠٧۔

شَيْئًا، وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَ تُؤَدِّى الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جسے انجام دینے سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں ان اَحکام پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پس جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی کو دیکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہے تو اسے دیکھ لے۔‘‘

فَصْلٌ فِي عَـلَامَاتِ الْمُسْلِمِ وَأَوْصَافِهِ

﴿مسلمان کی علامات اور صفات کا بیان﴾

٣٤/ ٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔‘‘

٣٥/ ٣٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں، اور حقیقی مہاجر وہ ہے

الحديث رقم ٣٤: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الإنتهاء عن المعاصى، ٥/ ٢٣٧٩، الرقم: ٦١١٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١/٦٥، الرقم: ٣٩، وابن حبان فى الصحيح، ٢/١٢٤، الرقم: ٣٩٩.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: المسلم من سَلِمَ المسلمون من لسانه ويده، ١/١٣، الرقم: ١٠، وأبوداود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى الهجرة هل انقطعت، ٣/٤، الرقم: ٢٤٨١، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: صفة المسلم، ٨/١٠٥، الرقم: ٤٩٩٦، وابن حبان فى الصحيح، ١/٤٦٧، الرقم: ٢٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/١٦٣، الرقم: ٦٥١٥.

جس نے ان کاموں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔‘‘

٣٦/ ٣٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور مال محفوظ ہوں۔‘‘

٣٧/ ٣٧۔ عَنِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَايُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ٥/ ١٧، الرقم: ٢٦٢٧۔ والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: صفة المؤمن، ٨/ ١٠٤، الرقم: ٤٩٩٥ وابن حبان فى الصحيح، ١/ ٤٠٦، الرقم: ١٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٧٩، الرقم: ٨٩١٨۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المظالم، باب: لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَ لَا يُسْلِمُهُ، ٢/ ٨٦٢، الرقم: ٢٣١٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الظلم، ٤/ ١٩٩٦، الرقم: ٢٥٨٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فى الشر على المسلم، ٤/ ٣٤، الرقم: ١٤٢٥، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: المؤاخاة، ٤/ ٢٧٣، الرقم: ٤٨٩٣ والنسائى فى السنن الكبرى، ٤/ ٣٠٩، الرقم: ٧٢٩١ وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٩١، الرقم: ٥٦٤٦۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے نہ (مشکل حالات میں) اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اُخروی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

۳۸/ ۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا (وَيُشِيْرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) بِحَسْبِ امْرِيءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو اور ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے رُخ نہ موڑو، اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! باہم بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس

الحديث رقم ۳۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم ظلم والمسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ۴/ ۱۹۸۶، الرقم: ۲۵۶۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/ ۲۷۷، الرقم:۷۷۱۳، وعبد بن حميد فی المسند، ۱/ ۴۲۰، الرقم: ۱۴۴۲، والبيهقی فی السنن الکبری، ۶/ ۹۲، الرقم: ۱۱۲۷۶، وفی شعب الإيمان، ۵/ ۲۸۰، الرقم: ۶۶۶۰، والديلمی فی مسند الفردوس، ۲/ ۴۷۰، الرقم: ۴۰۰۲، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱/ ۳۲۶، والعسقلانی فی فتح الباری، ۱۰/ ۴۸۳۔

پر نہ تو ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے، اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے (اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ کیا)۔ کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ایک مسلمان پر دوسرے کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت (و آبرو پامال کرنا) حرام ہے۔‘‘

۳۹/ ۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا، بِحَسْبِ امْرِيءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت (کی پامالی) اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔ (آپ ﷺ نے قلبِ اطہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:) تقویٰ یہاں ہے، کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔‘‘

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ، باب: ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم، ۴/ ۳۲۵، الرقم: ۱۹۲۷، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱/ ۳۲۶۔

فَصْلٌ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

﴿مسلمان کے مسلمان پر حقوق کا بیان﴾

٤٠ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، اس کے جنازہ کے ساتھ جانا، اس کی دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔‘‘

٤١ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ. قِيْلَ: مَا هُنَّ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَ إِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَ إِذَا

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الأمر باتباع الجنائز، ١ / ٤١٨، الرقم: ١١٨٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: السلام، باب: من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ٤ / ١٧٠٤، الرقم: ٢١٦٢، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ٤٧٦، الرقم: ٢٤١، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٥٥٠، الرقم: ١٢٩٢، والنسائی فی السنن الكبری، ٦ / ٦٤، الرقم: ١٠٠٤٩، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی عيادة المريض، ١ / ٤٦١، الرقم: ٦٤٣٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٥٤٠، الرقم: ١٠٩٧٩۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: السلام، باب: من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ٤ / ١٧٠٥، الرقم: ٢١٦٢، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ٤٧٧، الرقم: ٢٤٢، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٥٧، الرقم: ٢٦٣٣، ←

عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ، وَ إِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَ إِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے حق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو مسلمان کو ملے تو اسے سلام کر اور جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب وہ تجھ سے مشورہ چاہے تو اسے اچھا مشورہ دے، اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب میں (یرحمک اللہ) کہہ، اور جب بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کر، اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ شامل ہو۔‘‘

۴۲ / ۴۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اُنْصُرْ أَخَاکَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ نَحْوُهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

.......وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۳۷۲، الرقم: ۸۸۳۲، والبیهقی فی السنن الکبری، ۵ / ۳۴۷، الرقم: ۱۰۶۹۱۔

الحديث رقم ۴۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإکراه، باب: يَمِينِ الرَّجُلِ لِصاحِبِهِ، إِنَّهُ أَخُوهُ، إذا خاف عليهِ القتلَ أَوْ نَحْوَهُ، ۶ / ۲۵۵۰، الرقم: ۶۵۵۲، وفی کتاب: المظالم، باب: أعِن أخاك ظالماً أو مظلوما، ۲ / ۸۶۳، الرقم: ۲۳۱۱۔ ۲۳۱۲، ومسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: نصر الأخ ظالما أو مظلوما، ۴ / ۱۹۹۸، الرقم: ۲۵۸۴، والترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (۶۸)، ۴ / ۵۲۳، الرقم: ۲۲۵۵، والدارمی فی السنن، ۲ / ۴۰۱، الرقم: ۲۷۵۳، وابن حبان فی الصحيح، ۱۱: ۵۷۰، الرقم: ۵۱۶۶۔۵۱۶۸، وأحمد بن حنبل فی المسند ۳ / ۹۹، الرقم: ۱۱۹۶۷، ۱۳۱۰۱، ۱۴۵۰۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱ / ۲۰۲، الرقم: ۶۴۹، ۷۷۹، والبیهقی فی السنن الکبری، ۶ / ۹۴، الرقم: ۱۱۲۸۹۔۱۱۲۹۰۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تب تو میں اس کی مدد کروں لیکن مجھے یہ بتایئے کہ جب وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ظلم سے باز رکھو، یا فرمایا: اُسے (اس ظلم سے) روکو، کیونکہ یہ بھی اس کی مدد ہے۔‘‘

٤٣ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ. أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! وَ كَيْفَ أُطْعِمُکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْکَ وَأَنْتَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاکَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّکَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک

الحديث رقم ٤٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل عيادة المريض، ٤ / ١٩٩٠، الرقم: ٢٥٦٩، والبخاری فی الأدب المفرد، ١:١٨٢، الرقم: ٥١٧، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ٥٠٣، الرقم: ٢٦٩، ٩٤٤، ٧٣٦٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦ / ٥٣٤، الرقم: ٩١٨٢، وابن راهوية فی المسند، ١ / ١١٥، الرقم: ٢٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٧، الرقم: ١٤٠٦.

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری مزاج پرسی نہیں کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنہار ہے؟ ارشاد ہو گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میری بارگاہ سے پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: پروردگار! میں تجھے پانی کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ ارشاد ہوگا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب تجھے میری بارگاہ سے ملتا؟‘‘
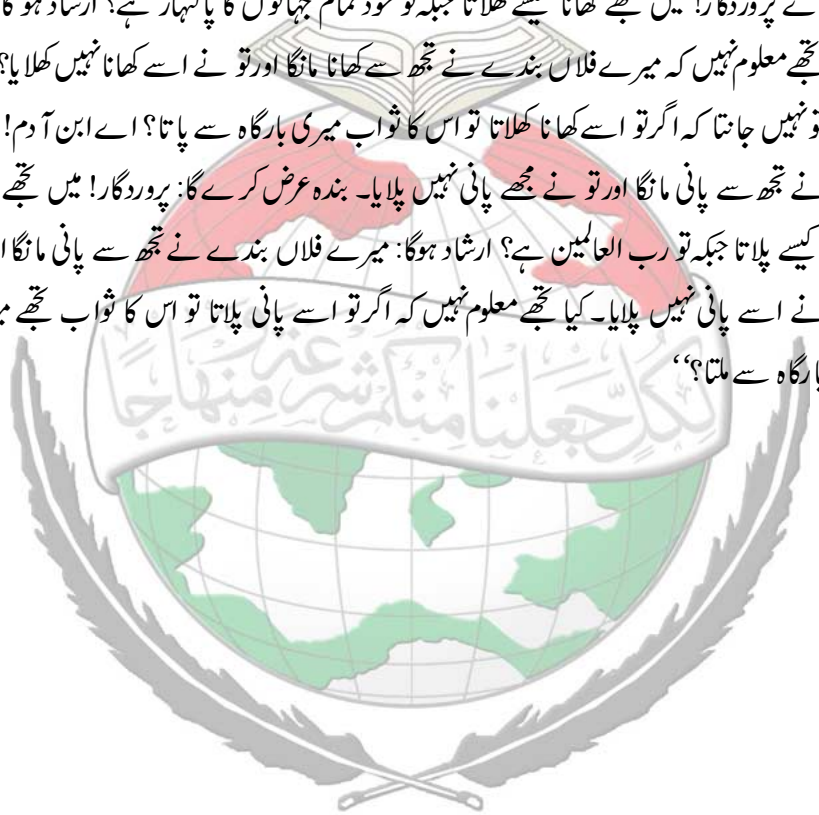
فَصْلٌ فِي الإِحْسَانِ

﴿اِحسان کا بیان﴾

٤٤/ ٤٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الإِيْمَانِ وَ الإِسْلَامِ وَ الإِحْسَانِ وَ عِلْمِ السَّاعَةِ، ١/ ٢٧، الرقم: ٥٠، وفی كتاب: التفسير/ لقمان، باب: إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ/ ٣٤، ٤/ ١٧٩٣، الرقم: ٤٤٩٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ١/ ٣٦، الرقم: ٨-٩، والترمذی فی السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی وصف جبريل للنبي ﷺ الإيمان والإسلام، ٥/ ٦، الرقم: ٢٦٠١، وأبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی القدر، ٤/ ٢٢٢، الرقم: ٤٦٩٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: نعت الإسلام، ٨/ ٩٧، الرقم: ٤٩٩٠، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١/ ٢٤، الرقم: ٦٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٥١، الرقم: ٣٦٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤/ ١٢٧، الرقم: ٢٥٠٤، وابن حبان فی الصحيح، ١/ ٣٨٩، الرقم: ١٦٨.

الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيّاً، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص ہماری محفل میں آیا، اس کے کپڑے نہایت سفید، بال گہرے سیاہ تھے، اس پر سفر کے کچھ بھی اثرات نمایاں نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ بالآخر وہ شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنے سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے اور عرض کیا: یا محمد مصطفی! مجھے بتائیں: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور استطاعت رکھنے پر بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ عزوجل کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو یہ جان لے کہ یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا: اچھا اب مجھے (وقوعِ) قیامت کے (وقت کے) بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس مسئلہ پر سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی جو کچھ مجھے معلوم

ہے وہ تمہیں بھی معلوم ہے اور دوسرے حاضرین کے لئے اسے ظاہر کرنا مفید نہیں ہے۔) اس شخص نے عرض کیا: اچھا پھر قیامت کی علامات ہی بتا دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علاماتِ قیامت یہ ہیں کہ نوکرانی اپنی مالکہ کو جنم دے گی (یعنی بیٹی ماں کے ساتھ نوکرانیوں والا سلوک کرے گی) اور برہنہ پاؤں اور ننگے بدن والے مفلس چرواہے اونچے اونچے محلات پر فخر کریں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔‘‘

٤٥ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ أَنْ أَخْشَى اللهَ كَأَنِّي أَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَانِي. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ میں خشیتِ الٰہی میں ایسا ہو جاؤں گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں، پس اگر میں اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو یقیناً مجھے دیکھ ہی رہا ہے۔‘‘

٤٦ / ٤٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِلَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ.

رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح عمل کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أبونعيم فى كتاب الأربعين، ١/ ٣٩، الرقم: ١٢، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ١٢٦۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن الربيع فى المسند، ١/ ٤٢، الرقم: ٥٦، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٦۔

٤٧ / ٤٧۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُنْ كَأَنَّكَ تَرَى اللهَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے بندۂ خدا!) اس طرح ہو جا گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقینًا تمہیں دیکھ رہا ہے۔“

٤٨ / ٤٨۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں اِحسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور ذبح کرنے والے کو چاہیے کہ چھری کو اچھی طرح تیز کرے اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام دے۔“

الحديث رقم ٤٧: أخرجه أبونعيم فی كتاب الأربعين، ١/ ٤٠، الرقم: ١٣، وفی حلية الأولياء، ٨/ ٢٠٢، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣/ ٢٧٤، الرقم: ٤٨٤٣، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٦۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب: الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ٣/ ١٥٤٨، الرقم: ١٩٥٥، والترمذی فی السنن، كتاب: الديات عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی النهی عن المثلة، ٤/ ٢٣، الرقم: ١٤٠٩، وأبوداود فی السنن، كتاب: الضحايا، باب: في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ٣/ ١٠٠، الرقم: ٢٨١٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الضحايا، باب: الأمر بإحداد الشفرة، ٧/ ٢٢٧، الرقم: ٤٤٠٥، وفی كتاب: الضحايا، باب: ذكر المنفلتة التی لا يقدر علی أخذها، ٧/ ٢٢٩، الرقم: ٤٤١١، وفی كتاب: الضحايا، باب: حسن الذبح، ٧/ ٢٢٩، الرقم: ٤٤١٢۔٤٤١٤، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الذبائح، باب: إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ٢/ ١٠٥٨، الرقم: ٣١٧٠ وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ١٢٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٣/ ١٩٩، الرقم: ٥٨٨٣، وابن الجارود فی كتاب المنتقی، ١/ ٢١٤، الرقم: ٨٣٩، والدارمی فی السنن، ٢/ ١١٢، الرقم: ١٩٧٠۔

فَصْلٌ فِي عَـلَامَاتِ الْمُحْسِنِ وَأَوْصَافِهِ

﴿محسن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

٤٩ / ٤٩. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَابَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَ أَتَى أَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: وَاللهِ! لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيءٍ أَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا، میں نے کہا: اگر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس (مال) کے برابر ہی، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سارا مال لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا: ان کے لئے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے (دل میں) کہا: بخدا! میں کبھی ان سے کسی (نیک) بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔‘‘

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب أبى بكر وعمر رضى الله عنهما كليهما، ٦/ ٥٢، الرقم: ٣٦٧٥، وأبوداود فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرخصة فى ذلك، ٢/ ١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمى فى السنن، ١/ ٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والبزار فى المسند، ١/ ٢٦٣، الرقم: ١٥٩، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ١/ ١٧٣، الرقم: ٨١، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ٣٣، الرقم: ١٤، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢/ ٥٧٩، الرقم: ١٢٤٠.

٥٠ / ٥٠۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷛، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوذر ﷛ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، گناہ کے بعد نیکی کیا کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اخلاق حسنہ کے ساتھ پیش آیا کرو۔‘‘

٥١ / ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ:

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في معاشرة الناس، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ١٩٨٧، والدارمى فى السنن، ٢ / ٤١٥، الرقم: ٢٧٩١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٥٣، الرقم: ٢١٣٩٢، والطبرانى عن معاذ ﷛ فى المعجم الكبير، ٢٠ / ١٤٤، الرقم: ٢٩٦، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥ / ٢١١، الرقم: ٢٥٣٢٤، والبزار فى المسند، ٩ / ٤١٦، الرقم: ٤٠٢٢۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قولِ الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ [الفتح: ١٥]، ٦ / ٢٧٢٤، الرقم: ٧٠٦٢، وفى كتاب: الرقاق، باب: مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْسَيِّئَةٍ، ٥ / ٢٣٨٠، الرقم: ٦١٢٦، ومسلم فى الصحيح، باب: إذا همّ العبد بحسنة كتبت وإذا همّ سيّئة لم تكتب، ١ / ١١٧، الرقم: ١٢٨-١٣١، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورةِ الأَنْعَامِ، ٥ / ٢٦١، الرقم: ٣٠٧٣، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ١٠٣، ١٠٥، الرقم: ٣٧٩-٣٨٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣١٥، الرقم: ٨١٥١، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ٢٦٥، الرقم: ٨٦٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٣٠٠، الرقم: ٣٣٦، ٥ / ٣٨٩، الرقم: ٧٠٤٣، ٧٠٤٦، وأبو عوانة فى المسند، ١ / ٨١، الرقم: ٢٣٩-٢٤٢، وأبونعيم فى المسند المستخرج، ١ / ٢٧، الرقم: ٣٣٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٢٧، الرقم: ٢١-٢٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ١٨٢۔

إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا، وَ إِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، وَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے تو اس کی کوئی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اس برائی کا ارتکاب نہ کر لے، اور جب وہ برائی کر لے تو اس کے برابر ہی (گناہ) لکھو، اور اگر میری وجہ سے ترک کردے تو اس (ترک گناہ) کو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ اور جب اس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر نیکی نہ کر سکا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کر لے تو اس نیکی کو اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔‘‘

۵۲ / ۵۲۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى أَكُوْنُ مُحْسِنًا؟ قَالَ: إِذَا قَالَ جِيْرَانُكَ: أَنْتَ مُحْسِنٌ فَأَنْتَ مُحْسِنٌ، وَإِذَا قَالُوْا: إِنَّكَ مُسِيْءٌ فَأَنْتَ مُسِيْءٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں محسن کب بنوں گا؟ فرمایا: جب تیرا پڑوسی تجھے کہے کہ تو محسن

الحديث رقم ۵۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الثناء الحسن، ۲ / ۱۴۱۱، الرقم: ۴۲۲۲۔۴۲۲۳، وابن حبان في الصحيح، ذكر العلامة التي يستبدل المرء بها على إحسانه، ۲ / ۲۸۴، الرقم: ۵۲۵، والحاكم في المستدرك، ۱ / ۵۳۴، الرقم: ۱۳۹۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷ / ۸۵، الرقم: ۱۳۹۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۱ / ۴۸، الرقم: ۹۷، والمناوي في فيض القدير، ۱ / ۲۴۴۔

ہے تو تو محسن ہے، اور جب وہ تجھے کہیں کہ تو برا ہے۔ تو تو برا ہے۔‘‘

٥٣ / ٥٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يُنَادِي مُنَادٍ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: أَيْنَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ؟ أَيْنَ الْمُحْسِنُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَقِفُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَقُوْلُ. وَهُوَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ الَّذِيْنَ عَرَّفْتَنَا إِيَّاكَ وَجَعَلْتَنَا أَهْلاً لِذَلِكَ. فَيَقُوْلُ: صَدَقْتُمْ. ثُمَّ يَقُوْلُ لِلآخَرِيْنَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ الْمُحْسِنُوْنَ. قَالَ: صَدَقْتُمْ، قُلْتُ لِنَبِيِّ: ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ [التوبة، ٩: ٩١] مَا عَلَيْكُمْ مِنْ سَبِيْلٍ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي. ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ نَجَّاهُمُ اللهُ مِنْ أَهْوَالِ بَوَائِقِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین و آخرین کے لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آ کھڑا ہو گا۔ پس وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہم اہلِ معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: ’’صاحبانِ احسان پر اِلزام کی کوئی راہ نہیں۔‘‘ لہٰذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے احوال اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔‘‘

الحديث رقم ٥٣: أخرجه أبونعيم فى كتاب الأربعين، ١ / ١٠٠، الرقم: ٥١، والمناوى فى فيض القدير، ١ / ٤٢٠، الرقم: ٤۔

فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ

﴿کفر اور نفاق کی علامات کا بیان﴾

٥٤/ ٥٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔‘‘

٥٥/ ٥٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر، ١/ ٢٧، الرقم: ٤٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان قول النبى ﷺ: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، ١/ ٨١، الرقم: ٦٤، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٢)، ٤/ ٣٥٣، الرقم: ١٩٨٣، والنسائى فى السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: قتال المسلم، ٧/ ١٢١، الرقم: ٤١٠٥، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/ ٢٧، الرقم: ٦٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٤١١، الرقم: ٣٩٠٣، والبزار فى المسند، ٤/ ١٣، الرقم: ١١٧٢۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من نوقش الحساب عذب، ٥/ ٢٣٩٥، الرقم: ٦١٧٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: طلب الكافر الفداء بملء الأرض ذهبا، ٤/ ٢١٦١، الرقم: ٢٨٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٢٩١، الرقم: ١٤١٣٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٣٤٨، الرقم: ٧٣٥١، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٧/ ١١٨، الرقم: ٧٠٢٦، وأبويعلى فى المسند، ٥/ ٣٠٤، الرقم: ٢٩٢٦۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: قیامت کے روز کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تم اسے اپنی رہائی کے بدلے میں فدیہ دینے کو تیار ہو جاتے؟ وہ کہے گا: ہاں! تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز مانگی گئی تھی (اور تو نے انکار کر دیا تھا)۔‘‘

٥٦ / ٥٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کوئی ایک شخص اس کفر کے ساتھ لوٹا (یعنی اگر جسے کہا گیا وہ کافر نہ ہوا تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا)۔‘‘

٥٧ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال، ٥ / ٢٢٦٤، الرقم: ٥٧٥٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب، بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم يا كافر، ١ / ٧٩، الرقم: ٦٠، ومالك فی المؤطا، ٢ / ٩٨٤، الرقم: ١٧٧٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٨، الرقم: ٤٦٨٧، وأبو عوانة فی المسند، ١ / ٣٢، الرقم: ٥٤، والبخاري فی الأدب المفرد، ١ / ١٥٧، الرقم: ٤٣٩۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٤ / ٢٢٧٢، الرقم: ٢٩٥٦، والترمذي فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، ٤ / ٥٦٢، الرقم: ٢٣٢٤، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ٢ / ١٣٧٨، الرقم: ٤١١٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣٢٣، الرقم: ٨٢٧٢، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٤٦٢، الرقم: ٦٨٧، والحاكم عن سلمان رضی الله عنه فی المستدرك، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، ٣ / ٦٩٩، الرقم: ٦٥٤٥، والبزار عن سلمان رضی الله عنه فی المسند، ٦ / ٤٦١، الرقم: ٢٤٩٨۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔‘‘

٥٨ / ٥٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ. ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ. ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ. حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ. فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا. ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا، دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا۔ پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسری صبح وہ اسلام لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے بکری دوہنے کا حکم دیا تو اس نے دودھ پی لیا پھر دوسری بکری دوہنے کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں سے پیتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٥٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة، ٣ / ١٦٣٢، الرقم: ٢٠٦٣، والترمذي في السنن، كتاب: الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ٤ / ٢٦٧، الرقم: ١٨١٩، ومالك فى الموطأ، ٢ / ٩٢٤، الرقم: ١٦٤٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٢٠٠، الرقم: ٦٨٩٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٦، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٣٧٩، الرقم: ١٦٢۔

٥٩ / ٥٩ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً. يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الآخِرَةِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ، فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کے حوالے سے مومن پر ظلم نہیں فرماتا۔ دنیا میں بھی اس (مومن) کو اس (نیکی) کا اجر دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ رہا کافر تو اس نے دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کے لئے نیکیاں کی ہیں ان کا اجر اسے دنیا میں ہی دے دیا جائے گا اور جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کی اسے جزا دی جائے۔“

٦٠ / ٦٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَرْتَدُّوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض، بعض کی گردنیں اڑانے لگیں۔“

الحديث رقم ٥٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: جزاء المؤمن بحسناته فی الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر فی الدنيا، ٤/٢١٦٢، الرقم: ٢٨٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢٨٣، الرقم: ١٤٠٥٠، وابن حبان فی الصحيح، ٢/١٠١، الرقم: ٣٧٧، والطيالسی فی المسند، ١/٢٦٩، الرقم: ٢٠١١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤/٣٥٧، الرقم: ٧٠٢٨.

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض، ٦/٢٥٩٤، الرقم: ٦٦٦٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٢٦٩، الرقم: ٤١٦٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٦/٢٨٣.

٦١/ ٦١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا. يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے، ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر ہو جائے گا اور معمولی سی دنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاعِ ایمان فروخت کر ڈالے گا۔“

٦٢/ ٦٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید میں (من مانی تحریفات وتاویلات کرکے) جھگڑا کرنا کفر ہے۔“

الحديث رقم ٦١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، ١/ ١١٠، الرقم: ١١٨، والترمذي فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، ٤/ ٤٨٧، الرقم: ٢١٩٥، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٩٦، الرقم: ٦٧٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٠٣، الرقم: ٨٠١٧۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: النهى عن الجدال فى القرآن، ٤/ ١٩٩، الرقم: ٤٦٠٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٣٣، الرقم: ٨٠٩٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٠٠، الرقم: ٧٩٧٦ وابن حبان فى الصحيح، ٤/ ٣٢٤، الرقم: ١٤٦٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣/ ٦١، الرقم: ٢٤٧٨، والهيثمى فى المجمع الزوائد، ١/ ١٥٧۔

٦٣/ ٦٣۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوْبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافر کی موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے۔ پس جو چیز بھی اس کے سامنے ہوتی ہے وہ اسے سخت ناپسند ہو جاتی ہے سو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا بھی ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔‘‘

٦٤/ ٦٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ. وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٥/ ٢٣٨٦، الرقم: ٦١٤٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١٠٧، الرقم: ١٢٠٦٦، وابن حبان فی الصحيح، ٧/ ٢٧٩، الرقم: ٣٠٠٩، والدارمی فی السنن، ٢/ ٤٠٢، الرقم: ٢٧٥٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ١٧١، الرقم: ٥٢٩٨۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة المنافق، ١/ ٢١، الرقم: ٣٣، وفی كتاب: الشهادات، باب: من أمر بإنجاز الوعد، ٢/ ٩٥٢، الرقم: ٢٥٣٦، وفی كتاب: الوصايا، باب: قول الله تعالی: مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصَي بِهَا أَوْ دَيْنٍ، ٣/ ١٠١٠، الرقم: ٢٥٩٨، وفی كتاب: الأدب، باب: قول الله تعالی: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِيْنَ، ٥/ ٢٢٦٢، الرقم: ٥٧٤٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال المنافق، ١/ ٧٨، الرقم: ٥٩، والترمذی فی السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی علامة المنافق، ٥/ ١٩، الرقم: ٢٦٣١، وَ حَسَّنَهُ، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة المنافق، ٨/ ١١٦، الرقم: ٥٠٢١، وفی السنن الكبری، ٦/ ٣٢٩، الرقم: ١١١٢٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٣٥٧، الرقم: ٨٦٧٠۔

و زاد مسلم: وَإِنْ صَامَ وَ صَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔‘‘

’’اور مسلم نے اپنی روایت میں ’’آیة المنافق ثلاث‘‘ کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے۔‘‘

۶۵ / ۶۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے (وہ خصلتیں یہ ہیں): جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو

الحديث رقم ٦٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة المنافق، ١ / ٢١، الرقم: ٣٤، وفى كتاب: المظالم والغصب، باب: إذا خاصم فجر، ٢ / ٨٦٨، الرقم: ٢٣٢٧، وفى كتاب: الجزية، باب: إثم من عاهد ثم غدر، ٣ / ١١٦٠، الرقم: ٣٠٠٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال المنافق، ١ / ٧٨، الرقم: ٥٨، والترمذى فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى علامة المنافق، ٥ / ١٩، الرقم: ٢٦٣٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ٤ / ٢٢١، الرقم: ٤٦٨٨، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة المنافق، ٨ / ١٦، الرقم: ٥٠٢٠، وفي السنن الكبرى، ٥ / ٢٢٤، الرقم: ٨٧٣٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٨٩، الرقم: ٦٧٦٨، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٤٨٨، الرقم: ٢٥٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩ / ٢٣٠۔

خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ گوئی کرے۔‘‘

٦٦/٦٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے، اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔‘‘

٦٧/٦٧. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: کوئی منافق علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کرتا اور کوئی مومن علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض نہیں رکھتا۔‘‘

٦٨/٦٨. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: وَالَّذِي فَلَقَ

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة الإيمان حب الأنصار، ١/١٤، الرقم: ١٧، وفی كتاب: فضائل الصحابة، باب: حب الأنصار من الإيمان، ٣/١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي رضي الله عنه من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، ١/٨٥، الرقم: ٧٤، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨/١١٦، الرقم:٥٠١٩، وفی السنن الكبرى، ٦/٥٣٤، الرقم: ٨٣٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند عن أبی سعيد الخدری رضي الله عنه، ٣/٧٠، الرقم: ١١٦٨٦، ١٢٣٣٨، ١٢٣٩٢، ١٣٦٣٢، وأبويعلى فی المسند، ٧/١٩٠، الرقم: ٤١٧٥، ٤٣٠٨.

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (٢١)، ٥/٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، وأبويعلى فی المسند، ١٢/٣٦٢، الرقم: ٦٩٣١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٣/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦، وأبوالمحاسن فی معتصر المختصر، ٢/٢٤٧.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، ١/٨٦، ←

الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

وفي رواية عنه: قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.(١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت زِرّ بن حبیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت رکھے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔“

”اور ایک روایت میں انہی (حضرت زِر بن حبیش رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: (اے علی!) تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے منافق ہی بغض رکھے گا۔“

------ الرقم: ٧٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٤٧، الرقم: ٣٢٠٦٤، والبزار فی المسند، ٢/ ١٨٢، الرقم: ٥٦٠، وقال: إِسْنَادُهُ أَحْسَنَ، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١/ ٢٣٧، الرقم: ١٩٢، وأبويعلی فی المسند، ١/ ٢٥٠، الرقم: ٢٩١، وابن منده فی الإيمان، ٢/ ٦٠٧، الرقم: ٥٣٢، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/ ٥٩٨، الرقم: ١٣٢٥، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/ ٣٥٤۔

(١) أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٢١)، ٥/ ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٦، والنسائی فی السنن، کتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨/ ١١٥، الرقم: ٥٠١٨، وفی باب: علامة المنافق، ٦/ ١١٧، الرقم: ٥٠٢٢، وفی السنن الکبری، ٥/ ١٣٧، الرقم: ٨٤٨٦، ١١٧٥٣، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ١/ ٤٢، الرقم: ١١٤، وأبويعلی فی المسند، ١/ ٣٤٧، الرقم: ٤٤٥۔

اَلْبَابُ الثَّانِي:

حُكْمُ الْخَوَارِجِ وَالْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُتَنَقِّصِيْنَ النَّبِيَّ ﷺ

﴿خوارج و مرتدین اور گستاخانِ مصطفیٰ کا بیان﴾

٦٩ / ١ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ ابْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِکَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَلاَ تَأْمَنُوْنِي وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، اتَّقِ اللهَ، قَالَ: وَيْلَکَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي. فَقَالَ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: بعث على بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ٤ / ١٥٨١، الرقم: ٤٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢ / ٧٤٢، الرقم: ١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٤، الرقم: ١١٠٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤ / ٧١، الرقم: ٢٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٢٠٥، الرقم: ٢٥، وأبويعلى في المسند، ٢ / ٣٩٠، الرقم: ١١٦٣، وأبونعيم في المسند المستخرج، ٣ / ١٢٨، الرقم: ٢٣٧٥، وفي حلية الأولياء، ٥ / ٧١، والعسقلاني في فتح البارى، ٨ / ٦٨، الرقم: ٤٠٩٤، وفى حاشية ابن القيم، ١٣ / ١٦، والسيوطي في الديباج، ٣ / ١٦٠، الرقم: ١٠٦٤، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١ / ١٨٨، ١٩٢.

خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے۔ جب یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اس کی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا تھا اور وہ اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! خدا سے ڈریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہلِ زمین سے زیادہ خدا سے ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں؟ سو جب وہ آدمی جانے کے لئے مڑا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، شاید یہ نمازی ہو، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بہت سے ایسے نمازی بھی تو ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے پھر اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت سے زبان تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر

شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔"

۲/۷۰۔ وفي رواية مسلم زاد: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللهِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا، (وَقَالَ: قَالَ عَمَّارَةُ: حَسِبْتُهُ) قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

"اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے کہ حضرت عمر فاروق ﷺ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی اچھا پڑھیں گے (راوی) عمارہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو (قومِ) ثمود کی طرح ضرور انہیں قتل کر دیتا۔"

۳/۷۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ

الحديث رقم ۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ۲/۷۴۳، الرقم: ۱۰٦٤.

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في قول الرجل ويلك، ٥/۲۲۸۱، الرقم: ٥۸۱۱، وفي كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: من ترك قتال الخوارج للتألف وأن لا ينفر الناس عنه، ٦/۲٥٤۰، الرقم: ٦٥۳٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ۲/۷٤٤، الرقم: ۱۰٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/۱٥۹، الرقم: ۸٥٦۰-۸٥٦۱، ٦/۳٥٥، الرقم: ۱۱۲۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/٦٥، الرقم: ۱۱٦۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۱٥/۱٤۰، الرقم: ٦۷٤۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱۷۱، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۱٤٦.

ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اعْدِلُ، قَالَ: وَيْلَکَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِئْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَی نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيئٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَی رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيئٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَی نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيئٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَی قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيئٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلَی حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَی يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ. قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَی فَأُتِيَ بِهِ عَلَی النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مالِ (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے جو کہ بنی تمیم سے تھا کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ اس کے (ایسے) ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث پاک

حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان (خارجی) لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو مقتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔‘‘

٧٢ / ٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوْا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَ يَدَعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللهَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَمَنْ يُطِيعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَ لَا تَأْمَنُوْنِي؟ فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ (وفي رواية أبي نعيم: فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللهَ، وَاعْدِلْ، فَقَالَ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: تعرج الملائكة والروح إليه، ٦/ ٢٧٠٢، الرقم: ٦٩٩٥، وفي كتاب: الأنبياء، باب: قول الله ﷻ: وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر شديدة عاتية، ٣/ ١٢١٩، الرقم: ٣١٦٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/ ٧٤١، الرقم: ١٠٦٤، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/ ٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٤، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/ ١١٨، الرقم: ٤١٠١، وفي كتاب: الزكاة، باب: المؤلفة قلوبهم، ٥/ ٨٧، الرقم: ٢٥٧٨، وفي السنن الكبرى، ٦/ ٣٥٦، الرقم: ١١٢٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٦٨، ٧٣، الرقم: ١١٦٦٦، ١١٧١٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/ ١٥٦، وأبونعيم في المسند المستخرج، ٣/ ١٢٧، الرقم: ٢٣٧٣.

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْمَنُنِي أَهْلُ السَّمَاءِ وَلَا تَأْمَنُوْنِي؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَذَهَبَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي، فَجَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ؟) فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الإِسْلَامِ وَ يَدْعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا تھوڑا سا سونا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے اقرع بن حابس جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی، جو بنی مبہان سے تھا ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہلِ نجد کے سرداروں کو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی تالیفِ قلب کے لئے کرتا ہوں۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈرو، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے؟ اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ تو صحابہ میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع فرما دیا (اور ابو نعیم کی روایت میں ہے کہ ’’اس شخص نے کہا: اے محمد اللہ سے ڈرو اور عدل کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان والوں کے ہاں میں امانتدار ہوں اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن کاٹ دوں؟ فرمایا: ہاں، سو وہ گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، تو (واپس پلٹ آئے اور) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اسے نماز پڑھتے پایا (اس لئے قتل نہیں کیا) تو کسی دوسرے صحابی نے عرض کیا: میں اس کی گردن کاٹ دوں؟)

جب وہ چلا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح ضرور انہیں قتل کر دوں۔‘‘

٧٣ / ٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و أخرجه أبوعيسى الترمذي عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه في سننه وقال: وفي الباب عن علي وأبي سعيد وأبي ذرّ رضی الله عنهم وهذا حديث حسن صحيح وقد رُوِي في غير هذا الحديث: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ وَصَفَ

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/ ٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢/ ٧٤٦، الرقم: ١٠٦٦، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: في صفة المارقة، ٤/ ٤٨١، الرقم: ٢١٨٨، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/ ١١٩، الرقم: ٤١٠٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١/ ٥٩، الرقم: ١٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٨١، ١١٣، ١٣١، الرقم: ٦١٦، ٩١٢، ١٠٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٣، الرقم: ٣٧٨٨٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/ ١٥٧، والبزار في المسند، ٢/ ١٨٨، الرقم: ٥٦٨، وأبويعلى في المسند، ١/ ٢٧٣، الرقم: ٣٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٧٠، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/ ٢١٣، الرقم: ١٠٤٩، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٤٤٣، الرقم: ٩١٤، والطيالسي في المسند، ١/ ٢٤، الرقم: ١٦٨۔

هَؤُلَاءِ الْقَومَ الَّذِينَ يَقرَءُونَ الْقُرآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. إنما هم الخوارج الحروريّة وغيرهم من الخوارج.

’’حضرت علی ﷛ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو نوعمر اور عقل سے کورے ہوں گے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ یوں خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔‘‘

’’امام ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی سنن میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ روایت حضرت علی، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ذر ﷡ سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبکہ ایک ایسی قوم ظاہر ہو گی جس میں یہ اوصاف ہوں گے جو قرآن مجید کو تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔ بیشک وہ خوارج حروریہ ہوں گے اور اس کے علاوہ خوارج میں سے (دیگر فرقوں پر مشتمل) لوگ ہوں گے۔‘‘

٦/٧٤. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷛ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: وَيْحَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي

الحديث رقم ٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: استابة المرتدين والمعاندين، باب: مَن ترك قتال الخوارجِ لِلتَّألُّفِ، وَ لِئَلَّا يَنفِرَ النَّاسُ عَنه، ٦/ ٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٢، ٦٥٣٤، وفى كتاب: المناقب، باب: علاماتِ النُّبُوّةِ في الإِسلامِ، ٣/ ١٣٢١، الرقم: ٣٤١٤، وفى كتاب: فضائل القرآن، باب: البكاء عند قراءة ←

فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنَ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! انصاف سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کمبخت اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے میں اس (خبیث منافق) کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یاہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور

......القرآن، ٤/١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، وفى كتاب: الأدب، باب: ما جاء فى قول الرَّجلِ ويُلَكَ، ٥/٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، ونحوه النسائى عن أبى برزة رضي الله عنه فى السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه فى الناس، ٧/١١٩، الرقم: ٤١٠٣، وفى السنن الكبرى، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى ذكر الخوارج، ١/٦١، الرقم: ١٧٢، وابن الجارود فى المنتقى، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠٨٣، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، والحاكم عن أبي برزة رضي الله عنه فى المستدرك، ٢/١٦٠، الرقم: ٢٦٤٧، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٥٦، الرقم: ١١٥٥٤، ١٤٨٦١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/٥٦٢، الرقم: ٣٧٩٣٢، وعبد الرزاق فى المصنف، ١٠/١٤٦، ونحوه البزار عن أبى برزة رضي الله عنه فى المسند، ٩/٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨/١٧١، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٩/٣٥، الرقم: ٩٠٦٠، وأبويعلى فى المسند، ٢/٢٩٨، الرقم: ١٠٢٢، والبخارى عن جابر رضي الله عنه فى الأدب المفرد، ١/٢٧٠، الرقم: ٧٧٤.

روزوں کو حقیر جانو گے لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسی ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق نہ ہوگا)۔‘‘

٧٥/ ٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ يُعْطِيهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَکَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَکُنْ أَعْدِلُ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَارَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيْثَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ کَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: جعرانہ کے مقام پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑوں (گود) میں چاندی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کے لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں تو ایک شخص نے کہا: عدل کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو۔ اگر میں بھی عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں اس خبیث منافق کو قتل کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کے اس قول سے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہوں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے ساتھی (نہایت شیریں انداز میں) قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا، وہ دین کے دائرے سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو

الحديث رقم ٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٥٤، الرقم: ١٤٦١، وأبونعيم في المسند المستخرج، ٣/ ١٢٧، الرقم: ٢٣٧٢.

جاتا ہے۔‘‘

٧٦/٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ إِلَى فُوْقِهِ، قِيْلَ: مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ أَوْ قَالَ: التَّسْبِيْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وفي رواية: عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رضی الله عنه هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْا تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن پاک پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا: سر منڈائے رکھنا ہے۔

الحديث رقم ٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قراءة الفاجر والمنافق وأصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حنا جرهم، ٦/٢٧٤٨، الرقم: ٧١٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الخوارج شر الخلق والخليفة، ٢/٧٥٠، الرقم: ١٠٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٤، الرقم: ١١٦٣٢، ٣/٤٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٦٣، الرقم: ٣٧٣٩٧، وأبويعلى في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم: ١١٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٩١، الرقم: ٥٦٠٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٩٠، الرقم: ٩٠٩، وقال: إسناده صحيح، وأبونعيم في المسند المستخرج، ٣/١٣٥، الرقم: ٢٣٩٠.

اورمسلم کی روایت میں ہے: یُسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے خوارج کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے سنا ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرکے کہا: وہ (وہاں سے نکلیں گے اور) اپنی زبانوں سے قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔‘‘

٧٧ / ٩۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ الَّذِيْنَ سَارُوْا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلاَ صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ لاَ تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ......الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا (خوبصورت) قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی اور نہ ہی ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی حیثیت ہو گی اور نہ ہی ان کے روزوں کے

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢ / ٧٤٨، الرقم: ١٠٦٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤ / ٢٤٤، الرقم: ٤٧٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ١٦٣، الرقم: ٨٥٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٩١، الرقم: ٧٠٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠ / ١٤٧؛ والبزار في المسند، ٢ / ١٩٧، الرقم: ٥٨١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٤٤٥۔ ٤٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ١٧٠۔

سامنے تمھارے روزوں کی کوئی حیثیت ہو گی۔ وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہے لیکن در حقیقت وہ ان کے لئے مضر ہو گا، نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔‘‘

٧٨/ ١٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَومًا يَكُوْنُوْنَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُوْنَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ، قَالَ: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ (أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ) يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا: الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ (أَوْ قَالَ: الْغَرَضَ) فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوْقِ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ ﷺ کی امت میں پیدا ہو گی، اس کا ظہور اس وقت ہو گا جب لوگوں میں فرقہ بندی ہو جائے گی۔ ان کی علامت سر منڈانا ہو گی اور وہ مخلوق میں سب سے بدتر (یا بدترین) ہوں گے اور انہیں دو جماعتوں میں سے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہو گی، پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کی ایک مثال بیان فرمائی کہ جب آدمی کسی شکار یا نشانہ کو تیر مارتا ہے تو پر کو دیکھتا ہے اس میں کچھ اثر نہیں ہوتا اور تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اور وہاں بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اس حصہ کو دیکھتا ہے جو تیر انداز کی چٹکی میں ہوتا ہے تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں پاتا۔‘‘

٧٩/ ١١۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضي الله عنه فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/ ٧٤٥، الرقم: ١٠٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٥، الرقم: ١١٠٣١، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٦٢٢، الرقم: ١٤٨٢، وقال: إسناده صحيح.

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/ ٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٢، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: إثم من راءى بقراءة القرآن ←

مَا الْحَرُوْرِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ لَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے؟ ہاں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایک ایسی قوم نکلے گی (بلکہ لوگ فرمایا) جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن یہ (قرآن) ان کے حلق سے نہیں اترے گا یا یہ فرمایا کہ ان کے نرخرے سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔‘‘

٨٠ / ١٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَ يُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ (وفي رواية:

------ أو تاكل به أو فخر به، ٤/ ١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/ ٧٤٣، الرقم: ١٠٦٤، ومالك في الموطأ، كتاب: القرآن، باب: ماجاء في القرآن، ١/ ٢٠٤، الرقم: ٤٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/ ٣١، الرقم: ٨٠٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٦٠، الرقم: ١١٥٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ١٣٢، الرقم: ٦٧٣٧، والبخاري في خلق أفعال العباد، ١/ ٥٣ وا بن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٦٠، الرقم: ٣٧٩٢٠، وأبويعلى في المسند، ٢/ ٤٣٠، الرقم: ١٢٣٣۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/ ٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر ←

يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ) يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوْقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِي شَيءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيْقُ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ وَ التَّسْبِيْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجه مُخْتَصَرًا وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی ہوگی، ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے، قرآن پاک پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نہیں اترے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے) وہ دین سے ایسے خارج جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے، اور واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر کمان میں واپس نہ آ جائے وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، خوشخبری ہو اسے جو انہیں قتل کرے اور جسے وہ قتل کریں۔ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: سر منڈانا۔

ایک اور روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی

------ الخوارج، ١/ ٦٠، الرقم: ١٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٢٤، الرقم: ١٣٣٦٢، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٦١، الرقم: ٢٦٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ١٥، الرقم: ٢٣٩١۔ ٢٣٩٢، وقال: إسناده صحيح، وأبويعلى في المسند، ٥/ ٤٢٦، الرقم: ٣١١٧، والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ٨/ ١٢١، الرقم: ٧٥٥٣، والمروزي في السنة، ١/ ٢٠، الرقم: ٥٢۔

طرح فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا اور اکثر منڈائے رکھنا ہے۔‘‘

١٣/٨١۔ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيْتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَومِ عِيْدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِأُذُنِي وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ، رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ (وزاد أحمد: بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُوْدِ)، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَ قَالَ: وَاللهِ، لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ (وفي رواية: قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ كَانَ هٰذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هٰكَذَا) يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ١١٩/٧، الرقم: ٤١٠٣، وفي السنن الكبرى، ٣١٢/٢، الرقم: ٣٥٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢١/٤، والبزار في المسند، ٢٩٤/٩، ٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والحاكم في المستدرك، ١٦٠/٢، الرقم: ٢٦٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٥٩/٧، الرقم: ٣٧٩١٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٤٥٢، الرقم ٩٢٧، والطيالسي في المسند، ١٢٤/١، الرقم: ٩٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٩٢/١٢، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ١١٠١/٣، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١٨٨/١۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت شریک بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا، اے محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی۔ وہ شخص سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا (اور امام احمد بن حنبل نے اضافہ کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) سجدوں کا اثر نمایاں تھا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ شدید ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے، پھر فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ شخص بھی انہیں لوگوں میں سے ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی یہ آدمی بھی ان لوگوں میں سے ہے اور ان کا طور طریقہ بھی یہی ہوگا) وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کردو۔ وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔‘‘

٨٢ / ١٤۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: هَلْ

الحديث رقم ١٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١ / ٦٠، الرقم: ١٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٣، الرقم: ١١٣٠٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٥٥٧، الرقم: ٣٧٩٠٩.

سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُوْنَ (وفي رواية أحمد: يَتَعَمَّقُوْنَ فِي الدِّيْنِ) يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي قِدْحِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي الْقُذَذِ فَتَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ (یعنی خوارج) کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا ہے جو خوب عبادت کرے گی (امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ وہ دین میں انتہائی پختہ نظر آئیں گے) اور (یہاں تک کہ) تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھوگے۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گی جیسے تیر شکار سے، کہ آدمی اپنے تیر کو اٹھا کر اس کے پھل کو دیکھے تو اس میں کوئی خون وغیرہ نظر نہ آئے پھر وہ تیر کی لکڑی کو دیکھے اس میں کوئی نشان نہ پائے پھر اس کی نوک کو دیکھے اور کوئی بھی نشان نظر نہ آئے پھر تیر کے پر کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہ آئے۔''

٨٣ / ١٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: نسبة اليمن إلى إسماعيل، ٣/ ١٢٩٣، الرقم: ٣٣٢٠، وفي كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس وجنوده، ٣/ ١١٩٥، الرقم: ٣١٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤/ ٢٢٢٩، الرقم: ٢٩٠٥، ومالك في الموطأ، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء في المشرق، ٢/ ٩٧٥، الرقم: ١٧٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٧٣، الرقم: ٥٤٢٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٥، الرقم: ٦٦٤٩.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار ہو جاؤ! فتنہ اِدھر ہے آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔“

٨٤/ ١٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ ﷺ مشرق کی جانب چہرہ مبارک کرکے فرما رہے تھے: خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ اُدھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔“

٨٥/ ١٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاکَ الزَّلَازِلُ

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: الفتنة من قبل المشرق، ٦/ ٢٥٩٨، الرقم: ٦٦٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤/ ٢٢٢٨، الرقم: ٢٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٩١، الرقم: ٥٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٢٢، الرقم: ٣٨٧، والمقرئ في السنن الواردة، ١/ ٢٤٦، الرقم: ٤٣.

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: الفتنة من قبل المشرق، ٦/ ٢٥٩٨، الرقم: ٦٦٨١، وفي كتاب: الاستسقاء، باب: ما قيل في الزلازل والآيات، ١/ ٣٥١، الرقم: ٩٩٠، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الشام واليمن، ٥/ ٧٣٣، الرقم: ٣٩٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١١٨، الرقم: ٥٩٨٧، وابن حبان في ←

وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، (بعض) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی؟ آپ ﷺ نے (پھر) دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ (بعض) لوگوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (فتنہ وہابیت و نجدیت) وہیں سے نکلے گا۔''

٨٦/ ١٨۔ أخرج البخاري في صحيحه في ترجمة الباب: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ﴾ [التوبة، ٩: ١١٥] وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى

------ الصحيح، ١٦/ ٢٩٠، الرقم: ٧٣٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٣٨٤، الرقم: ١٣٤٢٢، والمقرى في السنن الواردة في الفتن، ١/ ٢٥١، الرقم: ٤٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٩، الرقم: ٤٦٦٦۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: (٥) قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/ ٢٥٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب: الخوارج شر الخلق والخليقة، ٢/ ٧٥٠، الرقم: ١٠٦٧، وفي كتاب: الزكاة، باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢/ ٧٤٩، الرقم: ١٠٦٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/ ٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٥، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/ ١١٩۔ ١٢٠، الرقم: ٤١٠٣، وابن ماجه في السنة، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١/ ٦٠، الرقم: ١٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٥، ٢٢٤، الرقم: ١١١٣٣، ١٣٣٦٢، ٤/ ٤٢١، ٤٢٤، ←

الْمُؤْمِنِيْنَ.

وقال العسقلاني في الفتح: وصله الطبري في مسند علي من تهذيب الآثار من طريق بكير بن عبد الله بن الأشج: أَنَّهُ سَأَلَ نَافِعًا كَيْفَ كَانَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ؟ قَالَ: كَانَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، انْطَلَقُوْا إِلَى آيَاتِ الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ.

قلت: وسنده صحيح، وقد ثبت في الحديث الصحيح المرفوع عند مسلم من حديث أبي ذر رضي الله عنه في وصف الخوارج: هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ. وعند أحمد بسند جيد عن أنس مرفوعًا مثله.

وعند البزار من طريق الشعبي عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: هُمْ شِرَارُ أُمَّتِي يَقْتُلُهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. وسنده حسن.

وعند الطبراني من هذا الوجه مرفوعا: هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ يَقْتُلُهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ. وفي حديث أبي سعيد رضي الله عنه عند أحمد: هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ.

وفي رواية عبيد الله بن أبي رافع عن علي رضي الله عنه عند مسلم: مَنْ أَبْغَضِ

.... ٥/ ٣١، ١٧٦، الرقم: ٢١٥٧١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٨٧، الرقم: ٦٩٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٧، ٥٥٩، الرقم: ٣٧٩٠٥، ٣٧٩١٧، والبزار في المسند، ٩/ ٢٩٤، ٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٦٧، الرقم: ٢٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ١٨٦، الرقم: ٦١٤٢، ٧/ ٣٣٥، الرقم: ٧٦٦٠، وفي المعجم الصغير، ١/ ٤٢، الرقم: ٣٣، وفي المعجم الكبير، ٥/ ١٩، الرقم: ٤٤٦١، ٨/ ٢٦٦، الرقم: ٨٠٣٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٨٨، وأبويعلى في المسند، ٥/ ٣٣٧، الرقم: ٢٩٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٣٠، ٢٣٩، والعسقلاني في فتح الباری، ١٢/ ٢٨٦، الرقم: ٦٥٣٢، وفي تغليق التعليق، ٥/ ٢٥٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/ ٣٣٥۔

خَلْقِ اللهِ إِلَيهِ.

وفي حديث عبد الله بن خباب رضي الله عنه يعني عن أبيه عند الطبراني: **شَرُّ قَتْلَى أَظَلَّتْهُمُ السَّمَاءُ وَأَقَلَّتْهُمُ الْأَرْضُ.** وفي حديث أبي أمامة رضي الله عنه نحوه.

وعند أحمد وابن أبي شيبة من حديث أبي برزة مرفوعًا في ذكر الخوارج: **شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا.**

وعند ابن أبي شيبة من طريق عمير بن إسحاق **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رضي الله عنه: **هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ.** وهذا مما يؤيد قول من قال بكفرهم.

’’امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب کے عنوان (ترجمۃ الباب) کے طور پر یہ حدیث روایت کی ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ’’اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی قوم کو گمراہ کر دے۔ اس کے بعد کہ اس نے انہیں ہدایت سے نواز دیا ہو، یہاں تک کہ وہ ان کے لئے وہ چیزیں واضح فرما دے جن سے انہیں پرہیز کرنا چاہیئے۔‘‘ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خوارج) کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے۔ (کیونکہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کرنا شروع کر دیا۔‘‘

اور امام عسقلانی ’’فتح الباری‘‘ میں بیان کرتے ہیں کہ امام طبری نے اس حدیث کو تہذیب الآثار سے بکیر بن عبد اللہ بن اُشج کے طریق سے مسند علی رضی اللہ عنہ میں شامل کیا ہے کہ ’’انہوں نے نافع سے پوچھا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حروریہ (خوارج) کے بارے میں کیا رائے تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق خیال کیا کرتے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کیا۔

میں ’’امام عسقلانی‘‘ کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور تحقیق یہ سند حدیث صحیح مرفوع میں امام مسلم کے ہاں ابو ذر غفاری کی خوارج کے وصف والی حدیث میں ثابت ہے اور وہ حدیث یہ ہے کہ ’’وہ خَلق اور خُلق میں بدترین لوگ ہیں‘‘ اور امام احمد بن حنبل کے ہاں بھی اسی کی مثل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع حدیث ہے۔

اور امام بزار کے ہاں شعبی کے طریق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ''وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں اور انہیں میری امت کے بہترین لوگ قتل کریں گے۔'' اور اس حدیث کی سند حسن ہے۔

اور امام طبرانی کے ہاں اسی طریق سے مرفوع حدیث میں مروی ہے کہ ''وہ (خوارج) بدترین خَلق اور خُلق والے ہیں اور ان کو بہترین خَلق اور خُلق والے لوگ قتل کریں گے۔''

اور امام احمد بن حنبل کے ہاں حضرت ابو سعید والی حدیث میں ہے کہ ''وہ (خوارج) مخلوق میں سے سب سے بدترین لوگ ہیں۔''

اور امام مسلم نے عبید اللہ بن ابی رافع کی روایت میں بیان کیا جو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ''یہ (خوارج) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اس کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہیں۔''

اور امام طبرانی کے ہاں عبد اللہ بن خباب والی حدیث میں ہے جو کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''یہ (خوارج) بدترین مقتول ہیں جن پر آسمان نے سایہ کیا اور زمین نے ان کو اٹھایا۔'' اور ابو امامہ والی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں۔

اور امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مرفوعا خوارج کے ذکر میں بیان کرتے کہ ''وہ (خوارج) بدترین خَلق اور خُلق والے ہیں۔'' ایسا تین دفعہ فرمایا۔

اور ابن ابی شیبہ کے ہاں عمر بن اسحاق کے طریق سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''وہ (خوارج) بدترین مخلوق ہیں۔'' اور یہ وہ چیز ہے جو اس شخص کے قول کی تائید کرتی ہے جو ان کو کافر قرار دیتا ہے۔''

٨٧/ ١٩۔ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: رَأَى أَبُوْأُمَامَةَ رضي الله عنه رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ٥/ ٢٢٦، الرقم: ٣٠٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٥٦، الرقم: ٢٢٢٦٢، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٢٦٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٨٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/ ٢٤٨، الرقم: ١٢٧٩، وفي المعجم الكبير، ٨/ ٢٧١، الرقم: ٨٠٤٤، والمحالي ←

عَلَى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُوْأُمَامَةَ رضي الله عنه: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [آل عمران، ٣: ١٠٦] قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’ابو غالب نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے مسجدِ دمشق کی سیڑھیوں پر (خارجیوں کے) سر نصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا: (یہ) جہنم کے کتے، آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔ اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ’’جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔‘‘ ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ایک، دو، تین، چار یہاں تک کہ سات بار تک گنا، سنا ہوتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی ایک دو بار نہیں بلکہ بارہا سنا ہے)۔‘‘

٨٨ / ٢٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَالَ: الْفِتْنَةُ هَاهُنَا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

...... في الأمالي، ١/ ٤٠٨، الرقم: ٤٧٨-٤٧٩، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٦٤٣، الرقم: ١٥٤٢-١٥٤٦، وقال: إسناده صحيح، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ١٨٩.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الخمس، باب: ما جاء في بيوت أزواج النبي ﷺ وما نسب من البيوت إليهن، ٣/ ١١٣٠، الرقم: ٢٩٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٨، الرقم: ٤٦٧٩، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ١/ ٢٤٥، الرقم: ٤٢.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جبکہ آپ ﷺ بابِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہوئے تھے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فتنہ وہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔‘‘

٨٩ / ٢١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: اَلْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبکہ آپ ﷺ بابِ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ اپنے دستِ اقدس سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فتنہ وہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا آپ ﷺ نے یہ (کلمات) دو یا تین مرتبہ ادا فرمائے۔‘‘

٩٠ / ٢٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمَنِنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَ فِي مَشْرِقِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ هُنَالِکَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَلَهَا تِسْعَةُ أَعْشَارِ الشَّرِّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما اور ایسا آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہمارے مشرق میں (بھی برکت ہو) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہاں سے تو شیطان کا سینگ نکلے گا اور وہاں دس میں سے نو حصوں (کے برابر) شر ہوگا۔‘‘

الحديث رقم ٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: الفتنة من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤ / ٢٢٢٩، الرقم: ٢٩٠٥.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٩٠، الرقم: ٥٦٤٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٢٤٩، الرقم: ١٨٨٩، والروياني في المسند، ٢ / ٤٢١، الرقم: ١٤٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٥٧، وقال: رجال أحمد رجال عبدالرحمن بن عطاء وهو ثقة.

٩١ / ٢٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ: إِنَّ فِيْكُمْ قَوْمًا يَعْبُدُوْنَ وَيَدْأَبُوْنَ حَتَّى يُعْجَبَ بِهِمُ النَّاسُ وَتُعْجِبَهُمْ نُفُوْسُهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور میں نے خود یہ آپ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم میں ایسے لوگ ہوں گے جو عبادت کریں گے اور اپنی عبادت میں تندہی سے کام لیں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں کو بھلے لگیں گے اور وہ خود بھی اپنے آپ (اور اپنی نمازوں) پر اترائیں گے حالانکہ وہ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح کہ تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔‘‘

٩٢ / ٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رِبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا ﷺ يَقُوْلُ: لِلشَّهِيْدِ نُوْرٌ وَلِمَنْ قَاتَلَ الْحَرُوْرِيَّةَ عَشْرَةُ أَنْوَارٍ (وفي رواية ابن أبي شيبة: فَضْلُ ثَمَانِيَةِ أَنْوَارٍ عَلَى نُوْرِ الشُّهَدَاءِ) وَكَانَ يَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْحَرُوْرِيَّةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبداللہ بن رباح انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید کے لئے ایک نور ہو گا اور اس شخص کے لئے جو حروریہ (خوارج) کے ساتھ قتال کرے گا دس نور ہوں گے (اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: (دیگر) شہداء کے نور کے مقابلہ میں وہ نور آٹھ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہو گا۔) اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے تین حروریہ (خوارج) کے لئے (مختص) ہیں۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٨٣، الرقم: ١٢٩٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٢٢٩، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١٠ / ١٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٥٥٧، الرقم: ٣٧٩١١.

۹۳ / ۲۵۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْإِسْلَامِ غَيْرَهُ إِلَى مَاشَاءَ اللهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَ نَبَذَهُ وَرَاءَ ظُهْرِهِ وَ سَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَمِ الرَّامِي قَالَ: بَلِ الرَّامِي.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مجھے جس چیز کا تم پر خدشہ ہے وہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ جب اس پر اس قرآن کا جمال دیکھا گیا اور وہ اس وقت تک جب تک اللہ نے چاہا اسلام کی خاطر دوسروں کی پشت پناہی بھی کرتا تھا۔ پس وہ اس قرآن سے دور ہو گیا اور اس کو اپنی پشت پیچھے پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں میں سے کون زیادہ شرک کے قریب تھا شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: شرک کا الزام لگانے والا۔‘‘

۹۴ / ۲۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها يَدْعُوْ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَبَارِكْ

الحديث رقم ۲۵: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱ / ۲۸۲، الرقم: ۸۱، والبزار في المسند، ۷ / ۲۲۰، الرقم: ۲۷۹۳، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤ / ۳۰۱، الرقم: ۲۹۰۷، والطبراني عن معاذ بن جبل ﷺ في المعجم الكبير، ۲۰ / ۸۸، الرقم: ۱۶۹، وفي مسند الشاميين، ۲ / ۲۵٤، الرقم: ۱۲۹۱، وابن أبي عاصم في السنة، ۱ / ۲٤، الرقم: ٤۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۱۸۸، وقال: إسناده حسن، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲ / ۲٦٦۔

الحديث رقم ۲٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷ / ۲۵۲، الرقم: ۷٤۲۱، وأبونعيم في المسند المستخرج، ٤ / ٤٤، الرقم: ۳۱۸۳۔

لَنَا فِي صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمَنِنَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْمَشْرِقَ فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَالزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْ هَاهُنَا الْفَدَّادُوْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب دعا کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ’’اے اللہ! ہمارے مد اور ہمارے صاع (مد اور صاع غلہ ماپنے کے دو آلے ہیں) میں برکت ڈال اور ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما، پھر آپ ﷺ مشرق رخ ہو گئے اور فرمایا: یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور (یہیں سے) زلزلے اور فتنے ظاہر ہوں گے اور یہیں سے سخت گفتار، تکبر کے ساتھ چلنے والے (لوگ ظاہر) ہوں گے۔‘‘

٢٧/٩٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى عَدَّهَا زِيَادَةً عَلَى عَشْرَةِ مَرَّاتٍ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِي بَقِيَّتِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں مشرق کی جانب سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی (صورت) میں نکلے گا وہ کاٹ دیا جائے گا۔ ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں نکلے گا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٩٨، الرقم: ٦٨٧١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٣٣، الرقم: ٨٤٩٧، وابن حماد في الفتن، ٢/٥٣٢، وابن راشد في الجامع، ١١/٣٧٧، والآجري في الشريعة، ١/١١٣، الرقم: ٢٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٢٨.

یوں ہی دس دفعہ سے بھی زیادہ بار دہرایا اور فرمایا: ان میں جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں ظاہر ہوگا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ان ہی کی باقی ماندہ نسل سے دجال نکلے گا۔‘‘

٩٦ / ٢٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں جمع ہوں گے اور نمازیں ادا کریں گے لیکن ان میں سے مومن کوئی نہیں ہوگا۔‘‘

٩٧ / ٢٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ (وفي رواية: أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ) وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ، يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَبِي يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُوْلَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ

الحديث رقم ٢٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ١٦٣، الرقم: ٣٠٣٥٥، ٧ / ٥٠٥، الرقم: ٣٧٥٨٦، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٤٨٩، الرقم: ٨٣٦٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٤٤١، الرقم: ٨٠٨٦، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢ / ٢٦٦، والفريابي في صفة المنافق، ١ / ٨٠، الرقم: ١٠٨-١١٠.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٤ / ٦٠٤، الرقم: ٢٤٠٤-٢٤٠٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٢٣٥، الرقم: ٣٥٦٢٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥ / ٣٦٢، الرقم: ٦٩٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٣٧٩، وابن المبارك في الزهد، ١ / ١٧، الرقم: ٥٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٥١٠، الرقم: ٨٩١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٢، الرقم: ٤١، وابن هناد في الزهد، ٢ / ٤٣٧، الرقم: ٨٦٠.

مِنْهُمْ حَيْرَانًا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے حاصل کریں گے، لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھالوں کا نرم لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی (ایک روایت میں ہے کہ شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی) اور ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں کی طرح (خونخوار) ہوں گے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ’’کیا یہ لوگ مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں؟ (کہ مجھ سے نہیں ڈرتے؟) مجھے اپنی (ذات کی) قسم! جو لوگ ان میں سے ہوں گے۔ میں ضرور ان پر ایسے فتنے بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران کر دیں گے۔“

۹۸/ ۳۰۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : سَيَخْرُجُ قَوْمٌ أَحْدَاثٌ أَحِدَّاءُ أَشِدَّاءُ ذَلِقَةٌ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ يَقْرَءُوْنَهُ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ. فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَأَنِيْمُوْهُمْ ثُمَّ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ قَاتِلُهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب نوعمر لوگ نکلیں گے جو کہ نہایت تیز طرار اور قرآن کو نہایت فصاحت و بلاغت سے پڑھنے والے

الحديث رقم ۳۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۶، ۴۴، والحاكم في المستدرك، ۲/ ۱۵۹، الرقم: ۲۶۴۵، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۴۵۶، الرقم: ۹۳۷، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲/ ۶۳۷، الرقم: ۱۵۱۹، وقال: إسناده حسن، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/ ۱۸۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۳۲۲، الرقم: ۳۴۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/ ۲۳۰، والحارث في المسند، (زوائد الهيثمي)، ۲/ ۷۱۴، الرقم: ۷۰۴.

ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ سو جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو پھر جب (ان کا کوئی دوسرا گروہ نکلے اور) تم انہیں ملو تو انہیں بھی قتل کر دو یقیناً ان کے قاتل کو اجر عطا کیا جائے گا۔‘‘

۹۹ / ۳۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ أَبَابَكْرٍ رضي الله عنه جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِوَادٍ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا رَجُلٌ مُتَخَشِّعٌ، حَسَنُ الْهَيْئَةِ، يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اِذْهَبْ إِلَيْهِ، فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْبَكْرٍ، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ كَرِهَ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: اِذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَذَهَبَ عُمَرُ فَرَآهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ الَّتِي رَآهُ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ: فَكَرِهَ أَنْ يَقْتُلَهُ، قَالَ: فَرَجَعَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُتَخَشِّعًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ، قَالَ: يَا عَلِيُّ! اِذْهَبْ فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ عَلِيٌّ، فَلَمْ يَرَهُ فَرَجَعَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ لَمْ يَرَهُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ فِي فُوْقِهِ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں فلاں وادی سے گزرا تو میں نے ایک نہایت متواضع ظاہراً خوبصورت دکھائی دینے والے شخص کو نماز پڑھتے

الحديث رقم ۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۵، الرقم: ۱۱۱۳۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/ ۲۲۵، وقال: رجاله ثقات، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۲/ ۲۲۹، وابن حزم في المحلى، ۱۱/ ۱۰۴، والشوكاني في نيل الأوطار، ۷/ ۳۵۱۔

دیکھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے پاس جا کر اسے قتل کر دو۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے تو انہوں نے جب اسے اس حال میں (نہایت خشوع سے نماز پڑھتے) دیکھا تو اسے قتل کرنا مناسب نہ سمجھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (اسے بغیر قتل کئے) لوٹ آئے راوی نے کہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ اسے قتل کرو، حضرت عمر گئے اور انہوں نے بھی اسے اسی حالت میں دیکھا جیسے کہ حضرت ابوبکر نے دیکھا تھا۔ انہوں نے بھی اس کے قتل کو ناپسند کیا۔ بیان کیا کہ وہ بھی لوٹ آئے۔ اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اسے نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھتے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا پسند نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جاؤ اسے قتل کر دو بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے، تو انہیں وہ نظر نہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لوٹ آئے، پھر عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر وہ اس میں پلٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر پلٹ کر کمان میں نہ آ جائے (یعنی ان کا پلٹ کر دین کی طرف لوٹنا ناممکن ہے) سو تم انہیں (جب بھی پاؤ) قتل کر دو وہ بدترین مخلوق ہیں۔“

١٠٠ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَنْطَلِقُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَرَجَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَسَرَ عَنْ يَدَيْهِ فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنَا فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ

الحديث رقم ٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٤٢، الرقم: ١٩٥٣٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٤٥٧، الرقم: ٩٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٢٢٥، وقال: رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد رجال الصحيح، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي) ٢ / ٧١٣، الرقم: ٧٠٣، وابن رجب فيجامع العلوم والحكم ١ / ١٣١۔

حَتَّى أُرْعِدَتْ يَدُهُ، فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلاً سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَتَلْتُمُوْهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو حالت سجدہ میں تھا۔ اور آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور اس کی طرف لوٹے اور وہ اس وقت بھی (حالتِ) سجدہ میں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوگئے پھر فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے اپنے بازو چڑھائے تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اس کی طرف دیکھا تو اس کی ظاہری دینی وضع قطع کو دیکھ کر متاثر ہوگیا) پھر عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں کیسے اس شخص کو قتل کر دوں جو حالتِ سجدہ میں ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا، عرض کیا: میں، تو اس نے اپنے بازو چڑھائے اور اپنی تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اسے قتل کرنے ہی لگا تھا) کہ اس کے ہاتھ کانپے، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں کیسے ایسے شخص کو قتل کروں جو حالت سجدہ میں گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر تم اسے قتل کر دیتے تو وہ فتنہ کا اول و آخر تھا (یعنی یہ فتنہ خارجیت اسی پر ختم ہوجاتا)۔''

۱۰۱/ ۳۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه أبويعلى في المسند، ۱/ ۹۰، الرقم: ۹۰، ۷/ ۱۵۵، ۱۶۸، الرقم: ۴۱۴۳، ۴۱۲۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/ ۱۵۵، الرقم: ۱۸۶۷۴، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۳/ ۵۲، والمروزي في السنة، ۱/ ۲۱، الرقم: ۵۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۷/ ۶۹، الرقم: ۲۴۹۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/ ۲۲۶۔

اللهِ ﷺ رَجُلٌ يُعجِبُنا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ (وفي رواية: حَتَّى جَعَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَيْهِمْ) قَدْ عَرَّفْنَاهُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِاسْمِهِ وَ وَصَّفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ قُلْنَا: هُوَ، هَذَا. قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُوْنَ عَنْ رَجُلٍ إِنَّ عَلَى وَجْهِهِ سُفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، هَلْ قُلْتَ فِي نَفْسِكَ حِيْنَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ أَوْ أَخْيَرُ مِنِّي؟ قَالَ: اَللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي (وفي رواية: ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَى نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَطَّ خَطًّا بِرِجْلِهِ ثُمَّ صَفَّ كَعْبَيْهِ فَقَامَ يُصَلِّي) فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي؟ وَقَدْ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ. قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، فَدَخَلَ فَوَجَدَهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ، قَالَ عُمَرُ: أَبُوبَكْرٍ أَفْضَلُ مِنِّي، فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ ِللهِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ. قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا، قَالَ: أَنْتَ لَهُ إِنْ أَدْرَكْتَهُ. قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ قَدْ خَرَجَ فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ وَقَدْ خَرَجَ قَالَ: لَوْ قُتِلَ مَا اخْتَلَفَ فِي أُمَّتِي رَجُلَانِ كَانَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ. قَالَ مُوْسَى: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: هُوَ الَّذِي قَتَلَهُ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ ذَا الثَّدْيَةِ.

وفي رواية: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَذَا أَوَّلُ قَرْنٍ مِنَ الشَّيْطَانِ طَلَعَ فِي

أُمَّتِي (أَوْ أَوَّلُ قَرْنٍ طَلَعَ مِنْ أُمَّتِي) أَمَّا إِنَّكُمْ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ مَا اخْتَلَفَ مِنْكُمْ رَجُلَانِ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ اخْتَلَفُوْا عَلَى إِحْدَى أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَإِنَّكُمْ سَتَخْتَلِفُوْنَ مِثْلَهُمْ أَوْ أَكْثَرَ، لَيْسَ مِنْهَا صَوَابٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا هَذِهِ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ، وَآخِرُهَا فِي النَّارِ.

رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص تھا جس کی عبادت گزاری اور مجاہدہ نے ہمیں حیرانگی میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ (اور ایک روایت میں یہاں تک ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے بعض اسے خود سے بھی افضل گرداننے لگے تھے) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا نام اور اس کی صفات بیان کرکے اس کا تعارف کرایا۔ ایک دفعہ ہم اس کا ذکر کر رہے تھے کہ وہ شخص آ گیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) وہ شخص یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم جس شخص کی خبریں دیتے تھے یقیناً اس کے چہرے پر شیطانی رنگ ہے سو وہ شخص قریب آیا یہاں تک کہ ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے سلام بھی نہیں کیا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں (کہ سچ بتانا) جب تو مجلس کے پاس کھڑا تھا تو نے اپنے دل میں یہ نہیں کہا تھا کہ ان لوگوں میں مجھ سے افضل یا مجھ سے زیادہ برگزیدہ شخص کوئی نہیں؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں (میں نے کہا تھا)۔ پھر وہ (مسجد میں) داخل ہوا نماز پڑھنے لگا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر وہ شخص مڑا مسجد کے صحن میں آیا، نماز کی تیاری کی، ٹانگیں سیدھی کیں اور نماز پڑھنے لگا) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا سو وہ اس کے پاس گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا کہنے لگے۔ سبحان اللہ میں نماز پڑھتے شخص کو (کیسے) قتل کروں؟ جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو وہ (اسے قتل کئے بغیر) باہر نکل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اسے قتل کرنا ناپسند کیا جبکہ آپ ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا سو وہ اس کے پاس گئے تو اسے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں چہرہ جھکائے دیکھا۔ حضرت عمر نے کہا: حضرت ابوبکر مجھ سے افضل ہیں لہٰذا وہ بھی (اسے قتل کئے بغیر) باہر نکل گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر جھکائے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا نا پسند کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون اس شخص کو قتل کرے گا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی اس کے (قتل کے) لئے ہو اگر تم نے اسے پالیا تو (تم ضرور اسے قتل کرلو گے) راوی نے بیان کیا کہ وہ اندر اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ چلا گیا تھا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ حضرت علی نے عرض کیا: میں نے دیکھا تو وہ چلا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ قتل کر دیا جاتا تو میری امت میں دو آدمیوں میں بھی کبھی اختلاف نہ ہوتا وہ (فتنہ میں) ان کا اول و آخر تھا۔ حضرت موسیٰ نے بیان کیا میں نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا: فرماتے ہیں: وہ وہی پستان (کے مشابہ ہاتھ) والا شخص تھا جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوگا (یا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوا) جبکہ اگر تم اسے قتل کر دیتے تو تم میں سے دو آدمیوں میں کبھی اختلاف نہ ہوتا۔ بے شک بنی اسرائیل میں اختلاف سے وہ اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور تم عنقریب اتنے ہی یا اس بھی زیادہ فرقوں میں بٹ جاؤ گے ان میں سے کوئی راہ راست پر نہیں ہوگا سوائے ایک کے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جماعت (سب سے بڑا گروہ) اس کے علاوہ دوسرے سب آگ میں جائیں گے۔‘‘

۱۰۲ / ۳٤۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ إِلَى

الحديث رقم ٣٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٦١، الرقم: ٨٥٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٠٧، الرقم: ٨٤٨، وفي فضائل الصحابة، ٢/ ٧١٤، الرقم: ١٢٢٤، والخطيب البغدادى في تاريخ بغداد، ١٤/ ٣٦٢، الرقم: ٧٦٨٩، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ٢٥٦، الرقم: ٢٤٧، والمزي في تهذيب الكمال، ١٣/ ٣٣٨، الرقم: ٢٩٤٨.

الْخَوَارِجِ فَقَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حَلْقَهُمْ، يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ...... الحديث. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت طارق بن زیاد نے بیان کیا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف (ان سے جنگ کے لیے) نکلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کیا پھر فرمایا: دیکھو بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ نکلیں گے کہ حق کی بات کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ حق سے یوں نکل جائیں گے جیسے کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔‘‘

١٠٣ / ٣٥۔ عَنْ مِقْسَمٍ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما ...... فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ فِيْهِ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَهُ شِيَعَةٌ يَتَعَمَّقُوْنَ فِي الدِّيْنِ حَتَّى يَخْرُجُوْا مِنْهُ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ...... وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

’’عبداللہ بن حارث بن نوفل مولی مقسم ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب اس کا ایک گروہ ہوگا جو دین سے (ظاہراً) بہت گہری وابستگی رکھنے والے نظر آئیں گے مگر دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے...... پھر مکمل حدیث ذکر کی۔‘‘

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢١٩، الرقم: ٧٠٣٨، وابن أبي عاصم في السنة ٢/ ٤٥٣۔ ٤٥٤، الرقم: ٩٢٩۔ ٩٣٠، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٦٣١، الرقم: ١٥٠٤، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ٢٣٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/ ٢٩٢، والطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ١٧٦۔

۱۰٤ / ۳٦۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَخْرُجُ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَشْرَبُوْنَ الْقُرْآنَ كَشُرْبِهِمُ اللَّبَنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْمَنَاوِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی الله عنه سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو یوں (غٹ غٹ) پڑھیں گے گویا وہ دودھ پی رہے ہیں۔‘‘

۱۰۵ / ۳۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول

الحديث رقم ۳٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷ / ۲۹۷، الرقم: ۸۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ۲۲۹، والمناوي في فيض القدير، ٤ / ۱۱۸۔

الحديث رقم ۳۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ۲ / ٦٥٥، الرقم: ۱۷٤۹، وفي كتاب: الجهاد والسير، ۳ / ۱۱۰۷، الرقم: ۲۸۷۹، وفي كتاب: المغازي، باب: أين ركز النبي ﷺ الرأية يوم الفتح، ٤ / ۱٥٦۱، الرقم: ٤۰۳٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: جواز دخول مكة بغير إحرام، ۲ / ۹۸۹، الرقم: ۱۳٥۷، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في المغفر، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ٤ / ۲۰۲، الرقم: ۱٦۹۳، وأبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: قتل الأسير ولايعرض عليه الإسلام، ۳ / ٦۰، الرقم: ۲٦۸٥، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: دخول مكة بغير إحرام، ٥ / ۲۰۰، الرقم: ۲۸٦۷، وفي السنن الكبرى، ۲ / ۳۸۲، الرقم: ۳۸٥۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۱۸٥، ۲۳۱۔۲۳۲، الرقم: ۱۲۹٥٥، ۱۳٤۳۷، ۱۳٤٦۱، ۱۳٥٤۲، وابن حبان في الصحيح، ۹ / ۳۷، الرقم: ۳۷۲۱، والطحاوى في شرح معاني الآثار، ۲ / ۲٥۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹ / ۲۹، الرقم: ۹۰۳٤۔

اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ! آپ کا گستاخ) ابنِ خطل (جان بچانے کے لئے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (وہاں بھی) قتل کر دو۔‘‘

۱۰۶/ ۳۸۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِيْنَ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی الله عنه فَقَتَلَهَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’عروہ بن محمد نے بلقین کے کسی شخص سے روایت کی کہ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے اور اسے قتل کر دیا۔‘‘

۱۰۷/ ۳۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَبَارَزَهُ، فَقَتَلَهُ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَلَبَهُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون میرے دشمن سے بدلہ لے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں پھر میدان میں نکل کر اسے قتل کر دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے جسم کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔‘‘

الحديث رقم ۳۸: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۵/ ۳۰۷، الرقم: ۹۷۰۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/ ۲۰۲، وابن تيمية في الصارم المسلول، ۱/ ۱۴۰۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۵/ ۲۳۷، ۳۰۷، الرقم: ۹۴۷۷، ۹۷۰۴، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۸/ ۴۵، وابن تيمية في الصارم المسلول، ۱/ ۱۵۴۔

١٠٨/ ٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُمَا.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل لے (یعنی اس سے پھر جائے) اسے قتل کر دو۔‘‘

١٠٩/ ٤١. عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ أَبِي حُرَّةٍ أَنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه لَمَّا بَعَثَ أَبَا مُوْسَى لِإِنْفَاذِ الْحَكُوْمَةِ، اجْتَمَعَ الْخَوَارِجُ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهَبِ الرَّاسِبِيِّ مِنْ رُؤُوْسِ الْخَوَارِجِ، فَخَطَبَهُمْ خُطْبَةً بَلِيْغَةً زَهَّدَهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَرَغَّبَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ثُمَّ قَالَ: فَاخْرُجُوْا بِنَا إِخْوَانَنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا إِلَى جَانِبِ هَذَا السَّوَادِ إِلَى بَعْضِ كُوَرِ الْجِبَالِ أَوْ بَعْضِ هَذِهِ الْمَدَائِنِ مُنْكَرِيْنَ لِهَذِهِ الْبِدَعِ الْمُضِلَّةِ...... ثُمَّ اجْتَمَعُوْا فِي مَنْزِلِ شُرَيْحِ بْنِ أَوْفَى الْعَبَسِيِّ فَقَالَ ابْنُ وَهَبٍ: اشْخَصُوْا بِنَا إِلَى بَلَدَةٍ نَجْتَمِعُ فِيْهَا لِإِنْفَاذِ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: لا يعذب بعذاب الله، ٣/ ١٠٩٨، الرقم: ٢٨٥٤، والترمذي فى السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى المرتد، ٤/ ٥٩، الرقم: ١٤٥٨، وأبوداود فى السنن، كتاب: الحدود، باب: الحكم فيمن ارتد، ٤/ ١٢٦، الرقم: ٤٣٥١، والنسائى فى السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: الحكم فى المرتد، ٧/ ١٠٣، الرقم: ٤٠٥٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الحدود، باب: المرتد عن دينه، ٢/ ٨٤٨، الرقم: ٢٥٣٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٢٢، الرقم: ٢٩٦٨، وابن حبان فى الصحيح، ١٠/ ٣٢٧، الرقم: ٤٤٧٥.

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن جرير الطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ٣/ ١١٥، وابن الأثير في الكامل، ٣/ ٢١٣. ٢١٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٧/ ٢٨٥. ٢٨٦ وابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ٥/ ١٣٠. ١٣١.

حُكْمِ اللهِ فَإِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَقِّ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْأَثِيرِ وَابْنُ كَثِيرٍ.

’’عبدالملک نے ابوحرہ سے روایت بیان کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) کو (اپنا گورنر بنا کر) نفاذ حکومت کے لئے بھیجا تو خوارج (اپنے سردار) عبداللہ بن وھب راسبی کے گھر میں جمع ہوئے اور اس نے انہیں بلیغ خطبہ دیا جس میں اس نے انہیں اس دنیا سے بے رغبتی اور آخرت اور جنت کی رغبت دلائی اور انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارا پھر کہا: ہمارے لئے ضروری ہے ہم پہاڑوں یا دوسرے شہروں کی طرف نکل جائیں تاکہ ان گمراہ کرنے والی بدعتوں سے ہمارا انکار ثابت ہوجائے...... پھر سب شریح بن ابی اوفی عبسی کے گھر جمع ہوئے تو ابن وھب نے کہا: اب کوئی شہر ایسا دیکھنا چاہیئے کہ (اسے اپنا مرکز بنا کر) ہم سب اسی میں جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ کا حکم جاری کریں کیونکہ اہلِ حق اب تم ہی لوگ ہو۔‘‘

۱۱۰ / ٤٢۔ ذكر ابن الأثير في الكامل: خَرَجَ الْأَشْعَثُ بِالْكِتَابِ يَقْرَؤُهُ عَلَى النَّاسِ حَتَّى مَرَّ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنِ أُدَيَّةِ أَخُوْ أَبِي بِلَالٍ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُرْوَةُ: تَحَكِّمُوْنَ فِي أَمْرِ اللهِ الرِّجَالُ؟ لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ.

’’امام ابن اثیر نے ’’الکامل‘‘ میں بیان کیا: ’’اشعث بن قیس نے اس عہدنامہ کو (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا تھا) لے کر ہر ہر قبیلہ میں لوگوں کو سنانا شروع کیا۔ جب قبیلہ بنی تمیم میں پہنچے تو عروہ بن اُدیہ (خارجی) جو ابوبلال کا بھائی تھا بھی ان میں تھا جب اس نے وہ معاہدہ انہیں سنایا تو عروہ (خارجی) کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کے امر میں آدمیوں کو حَکَم بناتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حُکم نہیں کرسکتا۔‘‘

۱۱۱ / ٤٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْخَوَارِجِ بِالنَّهْرِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ عَبْدِ اللهِ عَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ وَ

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن الأثير في الكامل، ٣ / ١٩٦، وابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ٥ / ١٢٣۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه ابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٣ / ١١٧، وابن الأثير في الكامل، ٣ / ٢١٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٧ / ٢٨٧، وابن الجوزي في المنتظم، ٥ / ١٣٢۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ وَ مَنْ مَعَهُمَا مِنَ النَّاسِ. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ ارْتَضَيْنَا حَكَمَيْنِ قَدْ خَالَفَا كِتَابَ اللهِ وَاتَّبَعَا هَوَاهُمَا بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ فَلَمْ يَعْمَلَا بِالسُّنَّةِ وَلَمْ يُنْفِذَا الْقُرْآنَ حُكْمًا فَبَرِيءَ اللهُ مِنْهُمَا وَرَسُوْلُهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، فَإِذَا بَلَغَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَأَقْبِلُوْا إِلَيْنَا فَإِنَّا سَائِرُوْنَ إِلَى عَدُوِّنَا وَ عَدُوِّكُمْ وَ نَحْنُ عَلَى الْأَمْرِ الْأَوَّلِ الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ.

فَكَتَبُوْا (الخوارج) إِلَيْهِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّکَ لَمْ تَغْضَبْ لِرَبِّکَ وَ إِنَّمَا غَضِبْتَ لِنَفْسِکَ فَإِنْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِکَ بِالْكُفْرِ وَاسْتَقْبَلْتَ التَّوْبَةَ نَظَرْنَا فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَکَ وَ إِلَّا فَقَدْ نَبَذْنَاکَ عَلَى سَوَاءٍ، إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ.

فَلَمَّا قَرَأَ كِتَابَهُمْ أَيِسَ مِنْهُمْ وَرَأَى أَنْ يَدَعَهُمْ وَيَمْضِيَ بِالنَّاسِ حَتَّى يَلْقَى أَهْلَ الشَّامِ حَتَّى يَلْقَاهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْأَثِيْرِ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے خوارج کو نہروان سے خط لکھا: ’’اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے: اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المؤمنین علی کی طرف سے زید بن حصین اور عبداللہ بن وھب اور ان کے پیروکاروں کے لئے۔ واضح ہو کہ یہ دو شخص جن کے فیصلہ پر ہم راضی ہوئے تھے انہوں نے کتاب اللہ کے خلاف کیا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ جب انہوں نے قرآن وسنت پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ اور سب اہل ایمان ان سے بری ہو گئے۔ تم لوگ اس خط کو دیکھتے ہی ہماری طرف چلے آؤ تاکہ ہم اپنے اور تمہارے دشمن کی طرف نکلیں اور ہم اب بھی اپنی اسی پہلی بات پر ہیں۔

اس خط کے جواب میں انہوں نے (یعنی خوارج نے) حضرت علی ﷺ کو لکھا: ’’واضح ہو کہ اب تمہارا غضب اللہ کے لئے نہیں ہے اس میں نفسانیت شریک ہے اب اگر تم اپنے کفر

پر گواہ ہو جاؤ (یعنی کافر ہونے کا اقرار کرلو) اور نئے سرے سے توبہ کرتے ہو تو دیکھا جائے گا ورنہ ہم نے تمہیں دور کردیا کیونکہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔‘‘

سو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا جوابی خط پڑھا تو ان کے (ہدایت کی طرف لوٹنے سے) مایوس ہوگئے لہٰذا انہیں ان کے حال پر چھوڑنے کا فیصلہ کرکے اپنے لشکر کے ساتھ اہلِ شام سے جا ملے۔‘‘

١١٢ / ٤٤۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ حُدَيْرٍ (الخارجي) نَجَا بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْ حَرْبِ النَّهْرَوَانِ وَبَقِيَ إِلَی أَيَّامِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ. ثُمَّ أَتَی إِلَی زِيَادِ بْنِ أَبِيهِ وَمَعَهُ مَولًی لَهُ، فَسَأَلَهُ زِيَادُ عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: كُنْتُ أَوَالِي عُثْمَانَ عَلَی أَحْوَالِهِ فِي خِلَافَتِهِ سِتَّ سِنِيْنَ. ثُمَّ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِکَ لِلْأَحْدَاثِ الَّتِي أَحْدَثَهَا، وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ. وَسَأَلَهُ عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: كُنْتُ أَتَوَلَّاهُ إِلَی أَنْ حَكَّمَ الْحَاكِمِيْنَ، ثُمَّ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِکَ، وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ وَسَأَلَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فَسَبَّهُ سَبًّا قَبِيْحًا...... فَأَمَرَ زِيَادُ بِضَرْبِ عُنُقِهِ. رَوَاهُ الشَّهْرَسْتَانِيُّ.

’’زیاد بن امیہ سے مروی ہے کہ عروہ بن حدیر (خارجی) نہروان کی جنگ سے بچ گیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہا پھر وہ زیاد بن ابیہ کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ اس کا غلام بھی تھا تو زیاد نے اس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا: ابتدا میں چھ سال تک انہیں میں بہت دوست رکھتا تھا پھر جب انہوں نے بدعتیں شروع کیں تو ان سے علیحدہ ہوگیا اس لئے کہ وہ آخر میں (نعوذ باللہ) کافر ہوگئے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا؟ کہا: وہ بھی اوائل میں اچھے تھے جب حکم بنایا (نعوذ باللہ) کافر ہوگئے۔ اس لئے ان سے بھی علیحدہ ہوگیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا؟ تو وہ انہیں سخت گالیاں دینے لگا...... پھر زیاد نے اسکی گردن مارنے کا حکم دے دیا۔‘‘

الحديث رقم ٤٤: أخرجه عبدالكريم الشهرستاني في الملل والنحل، ١ / ١٣٧.

١١٣/ ٤٥۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ رَجُلًا وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخَذَ بِبَشَرَةِ وَجْهِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَنَبَتَتْ شَعَرَةٌ فِي جَبْهَتِهِ كَهَيْئَةِ الْقَوْسِ وَشَبَّ الْغُلَامُ فَلَمَّا كَانَ زَمَنَ الْخَوَارِجِ أَحَبَّهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعَرَةُ عَنْ جَبْهَتِهِ فَأَخَذَهُ أَبُوْهُ فَقَيَّدَهُ وَ حَسَبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعَظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيْمَا نَقُوْلُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعْوَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ وَقَعَتْ عَنْ جَبْهَتِکَ فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ عَنْ رَأْيِهِمْ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ الشَّعَرَةَ بَعْدُ فِي جَبْهَتِهِ وَتَابَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا آپ ﷺ نے اسے اس کے چہرے سے پکڑا اور اسے دعا دی اور اس کا یہ اثر ہوا کہ اس کی پیشانی پر خاص طور پر بال اگے جو تمام بالوں سے ممتاز تھے وہ لڑکا جوان ہوا اور خوارج کا زمانہ آیا تو اسے ان سے محبت ہو گئی (یعنی خوارج کا گرویدہ ہو گیا) اسی وقت وہ بال جو دستِ مبارک کا اثر تھے جھڑ گئے اس کے باپ نے جو یہ حال دیکھا اسے قید کر دیا کہ کہیں ان میں مل نہ جائے۔ ابو طفیل کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس کے پاس گئے اور اسے وعظ و نصیحت کی اور کہا دیکھو تم جب ان لوگوں کی طرف مائل ہوئے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جاتی رہی غرض جب تک اس شخص نے ان کی رائے سے رجوع نہ کیا ہم اس کے پاس سے ہٹے نہیں۔ پھر جب خوارج کی محبت اس کے دل سے نکل گئی تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس کی پیشانی میں وہ مبارک بال لوٹا دیئے پھر تو اس نے ان کے عقائد سے سچی توبہ کر لی۔‘‘

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٥٦، الرقم: ٢٣٨٥٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٦، الرقم: ٣٧٩٠٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ١٧٤، الرقم: ٢٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٤٣، ١٠/ ٢٧٥، وقال: رواه أحمد والطبراني ورجاله رجال علي ابن زيد وقد وثق، والعسقلاني في الإصابة، ٥/ ٣٥٩، الرقم: ٦٩٧٢۔

۱۱٤/ ٤٦۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُهْمَان قَالَ: كَانَتِ الْخَوَارِجُ قَدْ تَدْعُوْنِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فِيهِمْ، فَرَأَتْ أُخْتُ أَبِي بِلَالٍ فِي النَّوْمِ أَنَّ أَبَا بِلَالٍ كَلْبٌ أَهْلَبُ أَسْوَدُ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. فَقَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ يَا أَبَا بِلَالٍ مَا شَأْنُكَ أَرَاكَ هٰكَذَا؟ وَكَانَ أَبُوْ بِلَالٍ مِنْ رُؤُوْسِ الْخَوَارِجِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’سعید بن جہمان سے مروی ہے بیان کیا کہ خوارج مجھے (اپنی طرف) دعوت دیا کرتے تھے (سواس سے متاثر ہوکر) قریب تھا کہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتا کہ ابو بلال کی بہن نے خواب میں دیکھا کہ ابو بلال کالے لمبے بالوں والے کتوں کی شکل میں ہے اس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ بیان کیا کہ اس نے کہا: اے ابو بلال میرا باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس حال میں دیکھ رہی ہوں؟ اس نے کہا ہم لوگ تمہارے بعد دوزخ کے کتے بنا دیئے گئے ہیں وہ ابو بلال خارجیوں کے سرداروں میں سے تھا۔‘‘

۱۱۵/ ٤٧۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ، أَوْ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ. عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنْ ﴿الذَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالنَّازِعَاتِ﴾. أَوْ عَنْ بَعْضِهِنَّ، فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْ عَنْ رَأْسِكَ، فَإِذَا لَهُ وَفْرَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَمَا وَاللهِ لَوْ رَأَيْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ، ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَوْ قَالَ إِلَيْنَا. أَنْ لَا تُجَالِسُوْهُ، قَالَ: فَلَوْ جَاءَ وَنَحْنُ مِائَةٌ تَفَرَّقْنَا.

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ كَمَا قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ.

’’حضرت ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی یربوع یا بنی تمیم کے ایک آدمی

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٥، الرقم: ٣٧٨٩٥، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٦٣٤، الرقم: ١٥٠٩۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ١٩٥۔

نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ’’الزَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلاتِ وَالنَّازِعَاتِ‘‘ کے کیا معنی ہیں؟ یا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے سر سے کپڑا اتارو، جب دیکھا تو اس کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ انہوں نے فرمایا: بخدا! اگر میں تمہیں سر منڈا ہوا پاتا تو تمہارا یہ سر اڑا دیتا جس میں تمہاری آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں۔ شعبی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے نام خط لکھا یا کہا کہ ہمیں خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ آتا، ہماری تعداد ایک سو بھی ہوتی تو بھی ہم الگ الگ ہو جاتے تھے۔‘‘

۱۱۶/ ۴۸۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ: قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا يُغَدِّي النَّاسَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَ عِمَامَةٌ فَتَغَدَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، ﴿وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَنْتَ هُوَ فَقَامَ إِلَيْهِ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوْ وَجَدْتُکَ مَحْلُوْقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَکَ. رَوَاهُ اللَّالْكَائِيُّ.

’’حضرت سائب بن یزید نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بیٹھے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں ایک شخص آیا اس نے (اعلیٰ قسم کے) کپڑے پہن رکھے تھے اور عمامہ باندھا ہوا تھا تو اس نے بھی دوپہر کا کھانا کھایا جب فارغ ہوا تو کہا: اے امیر المومنین ﴿وَالزَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ کا کیا معنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو وہی (گستاخِ رسول ﷺ) ہے۔ پھر اس کی طرف بڑھے اور اپنے بازو چڑھا کر اسے اتنے کوڑے مارے یہاں تک کہ اس کا عمامہ گر گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں تجھے سر منڈا ہوا پاتا تو تیرا سر کاٹ دیتا۔‘‘

۱۱۷/ ۴۹۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْخَوَارِجِ وَهُوَ

الحديث رقم ۴۸: أخرجه اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/ ۶۳۴، الرقم: ۱۱۳۶، والشوكاني في نيل الأوطار، ۱/ ۱۵۵، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۱/ ۱۶۶، وابن قدامة في المغني، ۱/ ۶۵، ۹/ ۸۔

الحديث رقم ۴۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۵۵۴، الرقم: ۳۷۸۹۱۔

يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ: ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾، [الزمر، ٣٩:٦٥]، قَالَ فَتَرَكَ سُوْرَتَهُ الَّتِي كَانَتْ فِيْهَا قَالَ: وَقَرَأَ ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ﴾، [الروم، ٣٠:٦٠].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’ابو یحیٰی سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک خارجی نے صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی: ’’اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور اُن (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔‘‘ مزید بیان کیا: پھر اس سورت کو چھوڑ کر اس نے دوسری سورت کی یہ آیت پڑھ ڈالی: ’’پس آپ صبر کیجئے، بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، جو لوگ یقین نہیں رکھتے کہیں آپ کو کمزور ہی نہ کر دیں۔‘‘ (خوارج ان آیاتِ قرآنی کو چن چن کر نماز میں پڑھتے تھے جن سے بزعمِ خویش ان بدبختوں کے معاذ اللہ حضور ﷺ کی تنقیصِ شان کا کوئی شائبہ پیدا ہوتا تھا۔ (یہ ان کی گستاخانہ سوچ اور بدبختی تھی)۔‘‘

۱۱۸ / ۵۰۔ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَجَاءُوْا بِسَبْعِيْنَ رَأْسًا مِنْ رُؤُوْسِ الْحُرُوْرِيَّةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دُرَجِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ أَبُوْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: كِلَابُ جَهَنَّمَ، شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوْا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَ مَنْ قُتِلُوْا خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ السَّمَاءِ، وَ بَكَى فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: يَا أَبَا غَالِبٍ! إِنَّكَ مِنْ بَلَدِ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعَاذَكَ، قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: اللهُ مِنْهُمْ، قَالَ: تَقْرَأُ آلَ عِمْرَانَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٤، الرقم: ٣٧٨٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٢٦٧-٢٦٨، الرقم: ٨٠٣٤-٨٠٣٥، والحارث في المسند، (زوائد الهيثمي)، ٢/ ٧١٦، الرقم: ٧٠٦.

مُحکَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْکِتَابِ وَ أُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ إِلَّا اللهُ، وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ﴾، [آل عمران، ٣: ٧]، قَالَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ أَکَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِکُمْ فَذُوْقُوْا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ﴾ [آل عمران، ٣: ١٠٦]، قُلْتُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! إِنِّي رَأَيْتُکَ تُهْرِيْقُ عِبْرَتَکَ قَالَ: نَعَمْ، رَحْمَةٌ لَهُمْ إِنَّهُمْ کَانُوْا مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ، قَالَ: افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ عَلَی وَاحِدَةٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَ تَزِيْدُ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِرْقَةً وَاحِدَةً، کُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ، وَإِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا، وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلَاغُ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْفِرْقَةِ وَالْمَعْصِيَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! أَمِنْ رَأْيِکَ تَقُوْلُ أَمْ شَيءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ حَتَّی ذَکَرَ سَبْعًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’ابو غالب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجدِ دمشق میں تھا کہ خارجیوں کے ستر سر دمشق میں مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کئے گئے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں اور زیرِ آسمان تمام مقتولوں سے بدتر ہیں اور ان کے ہاتھوں سے جو شہید ہوئے وہ زیرِ آسمان تمام مقتولوں سے بہتر ہیں یہ کہا اور رو پڑے پھر میری طرف دیکھا اور پوچھا: اے ابو غالب: کیا تو اس شہر سے ہے میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے محفوظ رکھے انہوں نے کہا کیا تم سورۂ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر یہ آیات: ’’جس میں سے کچھ آیتیں محکم (یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنی رکھنے والی) ہیں وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیات متشابہ (یعنی معنی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے

صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیرِاثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے۔‘‘ اور فرمایا: ’’جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو کفر تم کرتے رہے تھے سو اس کے عذاب (کا مزہ) چکھ لو۔‘‘ میں نے کہا ابو امامہ! میں دیکھتا ہوں کہ آپ رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ ان لوگوں (خارجیوں پر ترس کھاتے ہوئے کیونکہ یہ (قبل از خروج) اہل اسلام میں سے تھے۔ اور کہا: قوم بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور یہ امت ان سے ایک فرقہ بڑھے گی (یعنی بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی) اور سوادِ اعظم (جو سب سے بڑا طبقہ ہے) اس کو چھوڑ کر باقی سارے جہنم میں جائیں گے۔ وہ اس کے جواب دہ ہیں جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اور تم اس کے جواب دہ ہو جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی اور اگر تم رسول اکرم ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول اکرم ﷺ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہی ہے اور غور سے (احکامات کو) سننا اور ان کو بجا لانا تفرقہ اور نافرمانی سے بہتر ہے۔ پس (یہ سن کر) ایک شخص نے کہا: اے ابو امامہ! کیا آپ اپنی طرف سے یہ باتیں کہہ رہے ہو یا ان میں سے کچھ آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: (اگر میں اپنی طرف سے کہوں) تب تو میں بہت بڑی جسارت کرنے والا ہوں نہیں بلکہ میں نے (یہ باتیں) ایک یا دو دفعہ نہیں بلکہ سات بار (حضور نبی اکرم ﷺ سے) سنی ہیں۔‘‘